10/-
Ref.

سیر الاسلام

مطبوعہ قدیم

سیر الاسلام

پہلا باب

ذکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا

بیان ملک عرب

عربستان کے شمال مغربی مین شام اور بیت المقدس واقع ہی اور شمال مشرقی مین اُسکے خلیج فارس اور دریائے فرات اور جنوب مشرقی مین بحر ہند اور جنوب مغربی مین بحر قلزم یہہ ملک بعضے بعضے وجوہ سے جزیرہ یا ٹاپو کہلا گیا ہی — وسعت اُس ملک کی باوجودیکہ پندرہ سو میل یعنے شمالی سرحد بلیس سے جو دریائے فرات پر واقع ہی آبنائے باب المانڈیل تک ہے لیکن قطعہ اُس ملک کا قطعات دوسرے ملکون وسیع سے زرخیز کم ہی — یونان اور لیٹن والون نے اُس ملک کے تین ٹکڑے کئی ہین یعنے عرب سنگستانی و ریگستانی اور دلکشا اور اس تقسیم سے مجملاً احوال صحیح خواص زمین اور آب وہوا کا معلوم ہوتا ہے — اکثر میدان جنمین ریت کے سبب سے قسم نبات وحیوان اور پہاڑ دیکھنے کو نہین اور صرف ایلی یا کیکر پیدا ہوتا ہے امتیاز دو پہلے حصون کا کرتے ہین — پہاڑون عرب سنگستانی مین سے دو جبل مطہر یعنے حورب اور سینائی ہین اور عرب ریگستانی مین جہان کہ طوفان ریت کی مثل موج سمندر کی لہراتے ہین مکہ معظمہ اور مدینہ واقع ہین — اسباب عیش وطرب اور خوراک وغیرہ شہر اعظم مین دوسرے بلاد [illegible] سے آتا ہے — کنارے عرب

ریگستانی ہین جو خلیج فارس سے ملحق ہین جزیرہ ٹاہیس اور شہر جیرا یا الکتف
زمانہ سابق اور حال مین مشہور ہین جزیرہ ٹیلس واسطے موتیون کے اور خیرادا ملیطے
سوداگری عطریات کے صابیون کی بستیون سے لائی جاتی ہے اور جو دریائے فرات
سے تہبیکس کو اور صحرا سے گذر کر ٹیرا کو لائی جاتی تہی — جنوبی اضلاع عربستان
کے سبب افراط غلہ اور انگورون کے جو پہارون مین نزدیک بحر ہند کے پیدا
ہوتی ہین اور بباعث اعتدال ہوا اور ہونے نہرون کے جنکا پانی ریت مین جلد غایب
ہو جاتا ہے موسوم باسم دلکشا ہین — سوداگر ہمیشہ ملک یمن کہ وہ عربی نام
ان اضلاع کا ہی بسبب درختون بُن کے آتے ہین — ورستنی آب و ہوا اور بلندی
و نمی زمین کی واسطے پیدا ہونے درخت مذکور کے بہ نسبت قطعہ کسی اور ملک
کے جہان وہ بویا جاتا ہے خوب ہے — کنارون عربستان پر سے سہر کے
سوداگر جنہون نے اپنے حسد کے سبب سے سوداگرون غیر ملک کو کنارون سے
اپنے نکال دیا تہا سونا اور عطریات بہر کر روانہ کیا کرتے تہے اور اسی سبب سے
عربستان کی شہرت ہوئی کہ اسمین اشیاء مذکور ہین جو حقیقت مین ہندوستان مین
پیدا ہوتی تہین — وہان کبہی سونے کی کان نہ تہی یا وہ ایک مدت سے غایب
ہو گئی تہی اور عرب واسطے اکثر مصالح خوشبو جزایر ہند سے لاتے ہین اور
انکو خلیج عرب و فارس کی راہ سے انہین روم کو لیجاتے ہین بسبب جس ملک مین کہ چیزین
کہانے کی بہت کم ہین اسکی آبادی بڑہنے نہین پاتی ہے — بیچ لکہنے احوال
اہل عرب کے فرق درمیان کسانون اور گلہ پالنے والون کا فرق بیان کیا
جاویگا کسان اپنی زمین پر ہمیشہ رہتے ہین اور چونکہ وہ تابع ایک سلطنت پایدار کے
ہین تو اسی لیے وہ [illegible] ایسے فواید حاصل کرتے ہین جو متفق رہنے

پہلا باب

رہنیے سے نکلتے ہین یمن کے لوگ اور اولاد ان عرب کی جو پہلے پہل فتحیاب ہوئے
اور اسیطرح کی ہین جنمین سے کچھہ شام اور مصر اور ب اضلاع باربری مین نکلتے ہین —
قومین عربون صحرائی کے مانند تاتار کے رہنیوالون کے اپنی بہیڑون اور گہوڑون
اور اونٹون کو لیکر تلاشس مین ان چراگاہون کی جو کہین کہین ریگستان مین ہوتی ہین پہرتے
ہین اور اکثر اوقات یعنے ماہی خور قومین ہر زمانہ مین کنارون بحر قلزم و خلیج فارس
اور سمندر پر تلاشس اپنے خوراک کی کرتے تہے جو کم دستیاب ہوتی تہی —
عرب کے لوگ اضلاع ایشیا اور افریقہ مین پہیلے ہوئے ہین اور یہودیون کی مانند
انہون نے اپنی زبان اور عادات و اطوار کو محفوظ رکہا — دریائے سینیگیل سے
سندہ کے دریا تک اور آب فرات سے موزمبیک اور میڈیگاسکر تک قومین
عرب بدوی یعنے صحرا کے رہنیے والے نکلتے ہین اور اپنی باپ دادا کے
طریق ظلم و غارت گری پر چلتے ہین — مشرق کے جس ملک مین کہ عرب رہتے
ہین انکی صورت و شکل وہان کے قدیم رہنیے والون سے بالکل مختلف ہی —
انکی انکہون سے سرور ظاہر ہوتا ہے وہ کلام شتابی و صفائی کے ساتہہ
کرتے ہین انکا طریق اور صورت مردانہ اور باعظمت ہین وہ تیز فہم اور درست
حواس ہین چہرون سے اُنکے شریف سے رذیل تک عزم آزادی کا پیدا ہی
چہٹی صدی عیسوی مین معابد یہود و نصاری کے اس ملک مین تہے اور مجوسی رسمون
زردشت کو عمل مین لاتے تہے اور صابی پرستش کواکب سیارہ کی کرتے تہے
ذکر مذاہب — ابتدا مین اہل عرب عبادت شمس و قمر اور ثوابت کی کرتے تہے اور یہہ
طریق عبادت کا ان لوگون نے جو بڑے بڑے جنگلون مین سفر کرتے اور
کواکب کو غور کرتے اور سلسلہ انکے حرکات سے منازل طے کرتے تہے

یہود و نصارا و مجوس و صابی و عرب

سیرۃ الاسلام

ہم بنایا اور اختیار کیا بسبب یقین کرنے اہل عرب کے تناسخ مین یہہ ظاہر ہوتا ہے

ذکر انتظام حکومت کا

کہ وہ عقبیٰ کے قایل ہین اور اونٹ کے چہنڈ رکہنے سے قبر پر اسکے مالک

کے ظاہر ہوتا ہے کہ انہین قیامت کا اقرار تہا مین کو ایشیا و فارس و مصر

اور روم والون نے نوبت بنوبت فتح کیا نہ۔ مکہ و مدینہ بارہا تاتار والون کے ہات

لگے لیکن ان سے وہ تمام ملک مسخر کبہی نہوا۔ بسبب جزیرہ نما ہونے قطعہ

اس ملک کے جنوبی و مشرقی و مغربی اطراف اسکے محفوظ رہی قوی لشکر پہلے سلاطین

ایسیریا اور ایران کے اگر قصد فتح کرنے عربستان کا کرتے تو بسبب ناواقف

ہونے کے چشمے پانی کے کہان ہین صحرا کے اندر ہلاک ہوجاتے اور فتحین ٹرجن

کی عربستان مین جنکو مورخین خوشامد گو نے بڑے مبالغہ کے ساتھہ بیان کیا ہے

سوائے ابعد اضلاع شمالی اس ملک کے معلوم نہین ہوتین۔ اہل عرب حکومت

آبائی رکہتے ہین ایک خاندان ایک فریق مین سے ایک قوم کی حکومت کیا کرتا تہا

لیکن اکثر بیچ سلسلہ جانشینی کے خلل واقع ہوتا تہا لیکن آب اسکی رسوم اطاعت

اور حمایت کی اس خاندان مین مستحکم و پایدار رہوتی ہین گبن صاحب بچاسوین

باب مین اپنی تواریخ کے لکہتے ہین کہ شہر مکہ و مدینہ مین جو ممالک ایشیا کے ناف

مین واقع ہین سلطنت جمہور ہے اور باپ دادا اور محمد صاحب کے دادا کے اسلاف اسکے خاص

اپنے اور دو غیر ملک کے معاملون سے معلوم ہوتے ہین کہ وہ اپنے ملک کے

سردار تہے لیکن وہ قوم پریکلز کے مانند بیچ ایتہنس کے یا بطور مڈیچی کے بیچ فلورنس

کے بسبب اپنی دانائی اور دیانت کے حکومت کرتے تہے بادشاہت رسول مقبول

کے بچاؤن سے ایک چہوٹے فرقہ کو قریش کی نسل مین سے منتقل ہوئی۔

بڑی بڑی تقریبون مین وہ لوگون کو جمع کرتے تہے اور چونکہ یہہ قاعدہ

قاعدہ ہے کہ انسان جبر یا سمجہانے سے فرمان بردار ہوتا ہے پس احتمال اور قدر فصاحت
قدمائے اہل عرب کے دلالت کرتے ہیں کہ اُس ملک کے لوگ آزاد تھے — سادہ
آزادی اُنکی یونانیون اور رُوم والون کی سلطنت جمہوری سے جو بہت تکلف کے ساتھ
تھے اور جسمین ہر ایک شخص نبدوبست امور مالی اور مُلکی کا شرکت رکھتا تھا مختلف
ہے — اہل عرب سادہ وضع کے ساتھ رہتے ہین اسلئے کسی رہنے والے کو
وہانکے گوارا نہین کہ وہ کسی شخص کے مطیع ہو — وہ شجاع و صابر اور متحمل ہین بسبب
عزیز رکہنے آزادی کے اُنکو عادت تحمل و برداشت کی ہے اور بے عزتی کے ڈر
خاندان محمد صلعم — سے دکہہ اور خوف اور موت کو خیال مین نہین لاتے ہین — عرب کی سب قومون سے
قریش کی قوم بڑی عزت دار تھی — عرب کہتے ہین کہ نسب نامہ عدنان سے اسمٰعیل
بیٹے ابراہیم سردار قوم تک صحیح نہین ہے — نسب نامہ عدنان سے محمد صاحب تک
سات بہت محنت اور صحت کے قلم بند ہو گیا ہے اس نسب نامہ مین فہرست اسامی
بڑے نامور اور مشہور لوگون کی مندرج ہے — اسی خاندان کو خدمت حفاظت
خانہ کعبہ کے جو عبارت عبادت گاہ مربع سے ہے مفوض تھی اور سات
اُنکی بزرگی کے بیچ رسمون مذہبی کے مکہ مین اُنکا ادب اور فرمان برداری بہی بسبب
اُنکے حاکم ملک ہونے کے لوگ کرتے تھے — ہاشم نے جو بالفعل رئیس رسوم
مذہبی اور حاکم امور دنیوی کا تھا چھٹے صدی عیسوی کے شروع مین بیچ ایام
سلطنت ابی کے اہل مکہ کو سستی سے نکالا اور متمول کیا اور وہ بہت آسودہ
ہو گئے کیونکہ اُسنے دو قافلہ تجارت کے لئے مقرر کئے ایک شام کے لئے اور
دوسرا اضلاع جنوبی عرب کے واسطے — اُسکے بیٹے عبدالمطلب نے اپنے
ملک کو تابعداری شاہان نصرانیہ نے ابی سینیا کی سے نجات دی — ترقی

۶ ملک کی سے بیچ رتبہ شان کے اور کثرت سوداگری سے مکہ کی اُسکو بہت خوشی ہوئی
اسواسطےکہ اسکو محبت اپنے وطن سے بہت تھی اور آسایش خانگی بھی بباعث پیدا
ہونے چھہ بیٹیان اور دس بیٹون کے اُسے حاصل ہوئی — اسکی اولاد مین سے
عبداللہ سب سے چھوٹا اور پیارا تھا شادی اسکی آمنہ سے جو قوم شریف
زیرٹی مین سے اور کمال خوبصورت تھی ہوئی اور اوس کے پیٹ سے محمد صلعم پیدا
ہوئے ابتدا مین شہرت محمد صلعم کو بہت سے مانع در پیش آئے اور ان پر وہ اپنے
ذہن اور قابو سے غالب آیا — عبداللہ کو بہت کم میراث ملی تجارت
سے اسکے روپیہ کی ترقی کچھ نہوئی تھی — اُسکا بیٹا بہت چھوٹا تھا جب کہ اسنے
دار عقبےٰ کو کوچ کیا اور اسکی میراث مین سے محمد صلعم کے حصہ مین پانچ اونٹ اور
ایک لونڈی حبش کی آئی — وہ چھوٹی سی عمر مین یتیم ہو گئے اور انکے دادا
عبدالمطلب نے انکو پالا — یہہ مرد قبیلہ پرور تھوڑے عرصہ مین بڑھاپے کے
سبب مرگیا اور ابوطالب چچا محمد صلعم کے بھی پرورش کرنے لگے اس ملک التجار
نے جو بسبب اسکے کہ وہ بڑا بیٹا عبدالمطلب کا تھا سجادہ نشین خانہ کعبہ اور
حاکم مکہ کا ہوا اسکو لڑائی اور سوداگری کے فنون سکھلائے محمد صلعم ہمراہ اسکے
بیچ ملون شام کے جایا کرتے تھے اور اسکے ساتھ ہو کر قومون عرب سے لڑتے
تھے — پچیس ۲۵ برس کی عمر تک انکا کچھ ظہور نہوا یعنے جب تک کہ خدیجہ بیوہ
ایک بڑے سوداگر کے نے جو مرگیا تھا انکو اپنا نایب مقرر کیا کیونکہ عرب کے
ملک مین پیشہ تجارت کی بہت عزت تھی اور اس بیوہ عورت نے محمد صلعم سے نکاح
بسبب اسکی وفاداری کے کرلیا اور وہ اعلے سوداگر مکہ مین ہوگئے اُنکے اطوار
چھوٹی عمر مین بھی سنجیدہ تھے اور وہ رسمون عبادات پر توجہ تام رکھتے تھے

باب پہلا

رکہتے تہے اور انکی عبادت کی یہان تک شہرت ہوئی کہ جب لوگون نے حجر اسود کو
جو کہا گیا ہی کہ ابراہیم علیہ السلام نے جب خانہ کعبہ کو بنایا جبرئیل اس پتہر کو ان پاس
لائے تہے چاہ زمزم مین پایا انہو نے بالاتفاق کہا کہ پوتا عبد المطلب کا پہر
اس پتہر کو اپنی جاے پر قایم کرے کیونکہ اُسکے سوا اور کوئی لایق بجالانے
اُس امر کے نہین ہے — انہون نے اپنی اوقات بیلے شغلی کے پیچ خیالات
خاطر کے صرف کیا اور وہ رمضان کے مہینے مین ہر برس غار حرا مین جو مکہ کے
پاس تہا تشریف لیجاتے تہے اور وہان روزہ و نماز اور مراقبہ کیا کرتے تہے
سب لوگ بسبب انکی سخاوت اور مسرف نہونے کے ادب اور تکریم انکی کرنے
لگے اہل عرب کے دل مین اُنکے گوشہ نشین ہونے سے بیچ اوقات مخصوص کے
تعظیم انکی پیدا ہوئی — پندرہ برس تک عبادت اور زہد مین کمال شوق سے
سرگرم رہے اور بعد اسکے انہون نے دعوے نبوت کا کیا اور کہا کہ خدا نے
تم پاس مجہے واسطے تعلیم کرنے اسکی وحدانیت اور بیان کرنے مذہب حق
ابراہیم اور اسماعیل کے بہیجا ہے — اُنکے خویش اور عزیز جس سال مین کہ انہین
نبوت ہوئی ساتہہ اُنکے گوشہ عزلت کو گئے — رات کے وقت انہون نے
فرمایا کہ جبرئیل میرے سامنے آیا اور اسنے مجہے رسول خدا کہا — خدیجہ نے
کہا کہ وہ میری قوم کا پیغمبر ہے اور اسکے رشتہ دار ورقہ نوفل کے بیٹے نے پہچانا
کہ وہ پیغمبر خدا کا ہے جسکی خبر موسے ع نے پہلے سے خبر دی تہی — بعد اسلام
لانے انکی بی بی کے زید جو انکا غلام تہا اور علی بیٹا ابو طالب کا کہ انکا چچیرا
بہائی تہا مسلمان ہوئے — نبوت کے تیسرے برس کے آخر مین ابوبکر
مسلمان ہوئے اور چودہ آدمیون نے جنمین سے چہہ رئیس و سردار مکہ کے تہے

بیان دعوی رسالت محمد رسول اللہ

بیان وعظ و نصیحت کرنا محمد کا مکہ میں

۹ طریقہ محمدی کو اختیار کیا — علیؓ نے بنی ہاشم کی ضیافت کی اور اس مجلس مین محمد
تشریف لائے اور دعوت عام کی اور فرمایا کہ میری قدرت مین ہے کہ مین تمہین
بڑے بڑے انعام یعنے مسرت دونو جہان کی عطا کرون اور یہہ بہی ارشاد کیا
کہ قادر مطلق نے مجہے تم پر مامور کیا ہے کہ مین تمہین اُسکی راہ بتلاؤن تم مین سے
کون میری مدد کرے گا اور کون میرا بہائی اور وزیر ہوگا — اہل مجلس یہہ کلام
سُنکر حیران ہوئے اور حقارت کی راہ سے جواب نہ دیا — اُنکے چچیرے بہائی
علیؓ نے جو منتظر تہے کہ کوئی رئیس اس قوم کا اُنکے کلام کو پسند کرے اور
اُنکے ہمراہ ہو جاوے بولے کہ یارسول اللہ مین دانت توڑونگا اور آنکھین
نکالونگا اور پیٹ چیرونگا اور ٹانگ توڑونگا ان شخصونکی جو آپ سے مقابلہ
کرینگے اور مین آپ کا وزیر ہونگا — پیمبر نے اُنکے گلے مین ہات ڈال دیئے
اور اُنکے حق مین یہہ دعا دی کہ تم میرے بہائی اور پیغام کے لیجانے
والے اور میرے خلیفہ ہو — ابوطالب نے اپنے بیٹے اور بہتیجے کو بہت
سمجہایا کہ وہ اُس حرکت سے اپنی باز آوین لیکن وہ اُسکی نصیحت اور ملامت کو
خیال مین نہ لائے اور اپنے کام مین سرگرم رہے محمدؐ نے فرمایا کہ اگرچہ سورج
اور چاند میرے خلاف مین ایک داہنی اور دوسرا بائین طرف میرے مقابل
ہون تو بہی مین اپنے طریقہ کو نہ چہوڑونگا — ابوطالب نے اگرچہ اپنے رشتہ
دارون کی خطاؤن پر افسوس کیا لیکن دشمنی سے اپنے قوم کی اُنکے جانون
کی حفاظت کرتا رہا محمد صلعم بعد ظاہر کرنے کے اپنے تئین رسول اللہ تصدیق
کرنے مین دعوی رسالت کے اپنے بہت کوشش کی — جب آپ اسرار
اور رسوم مذہب کا بیان لوگون کے سامنے کرتے تہے تو یہہ فرماتے

فرماتے تھے کہ تم بُت پرستی چھوڑو اور طریقہ صاف اور سیدھا ہے اُس معقول کو اختیار
کرو یعنے اس بات پر ایمان لاؤ کہ خدا ایک ہے — انہون نے چاہا کہ بہشت کے
وعدہ سے جہان حظوظ نفسانی اور لذتین بحواس خمسہ کی حاصل ہو سکتی ہین اُن لوگون کو
جو سب چیزون سے زیادہ عورتون کی خوبصورتی اور نشاط کی طرف رغبت رکھتے
ہین تابع کرے — تمام اقوال اُنکے مذہب کے باب مین اکٹھے کئے گئے اور نام

ترقی مذہب آنحضرت

اس مجموعہ کا قران شریف رکھا گیا آنحضرت کی گفتگو کا آہستہ آہستہ ظاہر ہوا — جب
انہو نے خوبی اپنے مسایل سے حجت پکڑے کہ وہ خدا کا کلام ہے اور بیان کیا
کہ زبان قران شریف کی بے مثل ہے تو لوگون نے کہا کہ معجزہ دکھلاؤ — حضرت
نے اُنکے جواب مین ارشاد کیا کہ اگرچہ موسےٰ اور عیسیٰ علیہم السلام نے معجزون سے
ثابت کیا کہ پیغام اور نصیحتین ہمارین خدا کی طرف سے ہین مگر لوگ پھر بھی ایمان نہ لائے
اور معجزون کے ظاہر کرنے سے کچھ فایدہ نہوا — دشمنون نے آنحضرت کے
جنکو خفت اور ذلت اُنکی منظور تھی کہا کہ جبرئیل ایک باغ عمدہ اُس ریگستان
بے آب وگیاہ مین ہمارے لئے بنا دیوے اور خدا اپنی قدرت سے ایک لحظہ
مین ہمین اور ہمارے اسباب کو میلہ مین شام کے لیجاوے — محمد صلی اللہ علیہ
وسلم نے فرمایا کہ اگرچہ ایسا قران خدا نازل کرے کہ جسکی برکت سے پہاڑ
سرکائے جا سکین اور بمجرد ارادہ کے زمین چلنے لگے اور مردہ حکم کے ساتھ
بولے تب بھی کچھ فایدہ نہوگا — آپ نے فرمایا کہ سب چیزین میری قدرت
مین ہین لیکن معجزہ کو دیکھ کر شک کرنا ایسا بڑا گناہ ہے کہ وہ کبھی معاف نہوگا
مجھے محبت تمسے بہ نسبت آرزو تمہارے مسلمان کرنیکی زیادہ ہے کیونکہ بسبب
تمہاری محبت کے میری طبیعت یہہ اقتضا نہین کرتی کہ تمہاری نجات کو بباعث

۱۰ ظاہر کرنے معجزات کے جنکو شاید تم اپنے بالفعل کے شکی مزاج کے جہت سے نمانو گے معرض خطر مین ڈالون — باوجود اس کہنے کے بہی لوگ اوبس بات پر مصر ہوئے — تب رسول خدا نے اون سے یہہ کہا کہ مین عرش برین پر جاکر خدا کو دیکھہ آیا ہون حضرت ایک سفید چارپایہ پر جو خچر سے چہوٹا اور گدہے سے بڑا تہا سوار کئی گئے تہے اور خانہ کعبہ سے بیت المقدس کو جبرئل کے ساتھہ آئے اور ساتوُن آسمانون سے ایک بعد دوسرے کے گذرے اور اور تمام نبیون اور فرشتون سے ہر ایک کے مقام پر سلام و علیک ہوئی — آپ کو ساتون آسمان کے آگے جناب باری کا حکم ہوا کہ تنہا آؤ وہ حجاب وحدانیت سے گذرے اور درگاہ الہی کے اتنے قریب پہنچے کہ درمیان کرسی اور آپ کے دو تیر کا فرق رہ گیا تہا اور وہان انہین اسطرح کی ایک سردی معلوم ہوئی کہ جسکی تاثیر انکے دل کو پہنچی اور اس حال مین دست قدرت خدا کا شانہ مبارک کو لگا — اللہ تعالے نے انہین حکم کیا کہ ہر روز پچاس بار نماز پڑہا کرو — حضرت موسے علیہ السلام کی نصیحت سے آپ نے جناب باری مین عرض کیا کہ اس حکم عبادت مین تخفیف ہو اور آہستہ آہستہ فرض کم ہوتے گئے آخر کو پانچ وقت کی نماز مقرر ہوئی — بعد اس کلام اخلاص و دوستی کے جو حقیقت مین بڑی بات تہی آپ پہر بیت المقدس مین اترے اور وہان سے اس حیوان عجیب یعنے براق پر سوار ہو کر مکہ معظمہ مین داخل ہوئے یون سفر ہزارون برس کا دسوین حصہ رات مین طے کر گئے — ابوبکر رضی اللہ عنہ نے اس کلام کی تصدیق کی اور بعضے لوگ یہہ بات سنکر چپ ہو رہے اور بعضون کو اسکا یقین آیا روز بروز مسلمان بڑہتے جاتے تہے اور بسبب تشدد کے جو کہ اونپر ہوتا تہا بہت سے لوگ اونکے طرفدار

طرفدار ہوگئے قوم قریش مسلمانون کو بہت ایذا دینے لگی اور ظلم کا یہ ہوا کہ لوگ مظلومون کے ساتھ آ ہے اور انکی ہمت زیادہ ہوئی — حمزہ چچا حضرت کے اس سبب سے کہ انہین انکے ایک دشمن سے مخالفت تھی انکے ساتھ ہو گئے اور عمر کہ دشمن قاتل ان حضرت کے تھے انکے بڑے دوست بن گئے — شہرت آپکی مدینہ تک ہوگئی اور تین رات تک اپنے مریدون سے مشورہ اور گفتگو رہی جسکے بعد وہ یار وفادار اور دوست جان نثار ہوگئے مدینہ والون نے حضرت کو اپنے شہر مین جائے حفاظت دی اور عرض کیا کہ اگر آپ کے وطن کے لوگ بلادین تو ہمین آپ چھوڑ دیگا — حضرت نے فرمایا کہ اب کبھی چھوڑ کا ہم مین اور تم مین فرق نہین ہے میرا اور تمہارا خون ایک ہی تمہاری بربادی میری بربادی ہے — ازبسکہ بنا ہماری دوستی کی راستی اور دیانت پر ہی اسلئے کسی نوع کا خلل اسمین واقع نہوگا — تمہارا مین دوست ہون اور مخالف تمہارے دشمنون کا مسلمانون نے عرض کیا کہ اگر ہم اپ پر نثار ہو کر مارے گئے تو جزا اسکی کیا ہوگی — رسول خدا نے جواب مین ارشاد کیا کہ جنت ملے گی — سننے والون کا عزم شجاعت جوش مین آیا اور انکی طبیعت مین حرارت غیرت و مردانگی کی پیدا ہوئی اور ایمان انکا قوی ہوگیا — ابوطالب نے اس انقلاب مذہب مین مزاحمت کی اور مکہ کے رہنے والون اور حاجیون سے کہا کہ وہ لات و عزا کو پوجا کرین — ایک مدت تک گوئی کافر ابوطالب کے ڈر کے مارے کہ وہ انکا بادشاہ اور پیر طریقت تھا حضرت اور انکے اصحابون سے نہ بول سکا آخر کو کفار قریش نے دوستی اور ربط و معاملات سوداگری کے بنی ہاشم سے چھوڑ دئے اور کچھ حضرت سے بسبب انکے رخنہ انداز ہونے کے مذہب مین

۱۲ تعرض نکر سکے ــ مسلمانون مین سے تراسی مرد اور سولہ عورتین شاہ ایتھوپیا کی
پناہ مین چلے گئے اور شاہ موصوف نے مروت اور آدمیت سے انہین اپنی
حمایت مین لے لیا اور ان مسلمانون کو جو شجاعت سے اپنے مکہ مین رہ گئے تہے کافر
بہت ایذا دیتے اور ستاتے تہے ــ اسی عرصہ مین ابو طالب جو حضرت کے
بڑے خیر خواہ اور حضرت خدیجہ نے جو بڑی عالی ہمت اور فیاض تہین وفات
پائی اور حضرت کو ایکبارگی ان دونو شخصون کے مرنے سے حمایت حکومت کی
اور آرام گہر کا جاتا رہا ــ بنی امیہ مین سے ایک شخص دشمن ظاہر بنی ہاشم کا بجائے
ابو طالب کے محافظ خانہ کعبہ کا مقرر ہوا اور کفار قریش نے حضرت کے مارنے کا
ارادہ کیا تاکہ مذہب جدید موقوف ہو جاوے اور حضرت کو اس امر سے اطلاع
ہو گئی اور وہ اور انکے دوست ابوبکر رات کے وقت مکہ سے نکل گئے ــ
کفارون نے قتل کے ارادہ سے آپ کے مکان کو گہیر لیا لیکن انہون نے دیکہا
کہ حضرت علی سبز لباس آنحضرت کا پہنے ہوئے بچہونے پر سوتے ہین اور گمان
کیا کہ آپ آرام فرماتے ہین اور اس بات کو دیکہہ کر کہ علی سبز لباس آنحضرت کا
پہنکر مستعد مرنے کا بجائے آنحضرت کے تہا رحم انکے دلمین آیا کافرون کو
صبح کے وقت جب معلوم ہوا کہ آپ چلے گئے تب انہون نے مدینہ کی راہ لی
ــ مکہ کے نزدیک ایک غار تہا اسمین آپ اور ابوبکر صدیق تین دن تک
چہپے رہے تاکہ دشمنون کو معلوم نہو کہ کدہر گئے ــ صدیق نے حالت خوف
مین کہ دشمن اس مقام کو دیکہہ پاوین عرض کیا کہ ہم دو ہی آدمی یہان ہین
ــ حضرت نے جواب مین انکے یہہ کلمہ تشفی کا فرمایا کہ تیسرا اللہ جل شانہ
یہان ہماری مدد کے لئے موجود ہے ــ مورخین عرب لکہتے ہین کہ جبرئیل نے

پہلا باب

۱۳ کہ جبرئیل نے انکو کفارون کے آسیب و رنج سے محفوظ رکہا اور سمندر کے کنارون
پر انہون نے ایک مدت تک سفر پرخطر کیا اور بعد اسکے وہ مقام قبہ مین جو مدینہ
کے قریب تہا آن کر ٹہرے — دوسرے دن مدینہ کے رہنے والون مین سے
پانسو آدمی جو بہت مالدار تہے آپ کی ملازمت سے مشرف ہونے کے لئے نکلے
— جسوقت کہ جناب رسول اللہ مدینہ مین داخل ہوئے اونٹ پر سوار تہے اور ایک
کہجور کے پتون کی چہتری لگی ہوئی تہی اور ایک نشان دوپٹہ کا بجائے علم تہا اور انکے دوست
اور مسلمان کلمات مدح و ثنا جسکے باعث سے وہ بہت خوش تہے کہتے جاتے تہے
گو کہ اس کیفیت کو تجمل اور تکلف بادشاہی سے تہوڑی سی مشابہت تہی مگر یہہ مومنون
کی صداقت و رفاقت کی قوی دلیل تہی شہر مدینہ مین آنحضرت نے امامت اور بادشاہت کا
کاروبار اختیار کیا — مسجد مین حضرت ایک کہجور کے درخت سے پیٹہ لگا کر بیٹہتے
یا ایک منبر پر جو کچہہ اچہا بنا ہوا نہ تہا چڑہے اور مذمت بت پرستی اپنے قوم کی کرنے
لگے اور ایک لشکر مین سے جو شہر سے باہر پڑا ہوا تہا قاصدون نے مکہ کے کہا
کہ آج محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ عزت ہے کہ خسرو ایران اور قیصر روم کو حاصل
نہین — جب اقتدار حضرت کا زیادہ ہوا اور انکے طرفدار کثرت سے ہو گئے
انہون نے پہلے طریق فہمایش کو چہوڑ دیا — جبرئیل نے آنحضرت سے عرض کیا
کہ اللہ تعالے کا یہہ حکم ہے کہ آپ ترقی اسلام کے لئے جہاد کیجئے — آٹہوین
اور نوین سورت مین قرآن شریف کے جو مدینہ مین نازل ہوئین ذکر اولو العزمی
و شجاعت اور عداوت کفار کا ہے اور اختیار کرنا مذہب کا
بموجب اقتضائے اپنی رائے کے ٹہر گئے گران ہمت اور تنگ کرنیوالی شرایط پر کہ زر کثیر دیتی مسلمانون کی
دل سے ظلم قریش کا نہ بہولا اور مشرق کے رہنے والون مین سے اہل عرب کو

انتقام اور بدلہ لینے کی بہت خو ہے۔ امید سے لوٹ کے انکو لڑائی کی طرف دلیری ہوئی غنیمت کے مال مین سے پانچوان حصہ نذر اللہ نکالا گیا اور باقی مال مجاہدین مین ازروئے ایمان کے تقسیم کیا گیا سوارون کو غنیمت مین سے دوہرا حصہ نسبت پیادون کے ملتا تھا کیونکہ طاقت ملک عرب کے سوارون پر بہت ہے۔ حضرت نے فرمایا کہ عورتین جو قید مین آوینگی غازیون کا حق ہے اور جو شخص کہ مسلمانون مین سے مارا جاویگا وہ مرتبہ شہادت کا حاصل کریگا۔ رسول مقبول نے زبان مبارک سے ارشاد کیا کہ تلوار کنجی بہشت اور دوزخ کی ہی گرنا ایک قطرہ خون کا راہ مین خدا کی اور کٹنا ایک رات کا جہاد مین بہتر ہے دو مہینے کے روزہ اور نماز سے جہاد مین جو شخص مارا جاویگا تمام گناہ اسکے معاف ہوجاوینگے قیامت کے دن زخمون سے شہیدون کے نور سرخ چمکے گا اور انسے خوشبو مشک کی آویگی اور اعضا کے نقصان کے عوض انکے فرشتون کے پر لگ جاوینگے۔ یہہ باتین سنکر مجاہدین کے دل مین شجاعت پیدا ہوئی اور لڑنے کے لئے بدل و جان تیار ہوسئے۔ کفار قریش شام سے اسباب تجارت کا لیکر مکہ کو جاتے تھے کہ مسلمانون نے انہین مارا اور لوٹ لیا اور ان باتون سے کفار جنہون نے مسلمانون کو پہلے اس سے بہت ایذا دی تھی نہایت آزردہ اور خفا ہوئے۔ بہت سی قومین قریش کی اور انکے دوست حضرت کے مقابلہ مین آئے لیکن بدر اور احد اور دوسری لڑائیون سے معلوم ہوا کہ مسلمان مختلف قومون کے جمع ہونے سے نہین ڈرینگے اور قدرت اور طاقت رسول اللہ کی بہت مستحکم ہے۔ بیان کرنے تفصیل وار لڑائیون انحضرت سے اکثر پڑھنے والون کو نفع نہین لیکن کچھہ ذکر مختصر واقعہ بدر کا جسمین جناب رسالت پناہ نے بہت سی کوشش کی اس کتاب

پہلا باب

کتاب مین لکہا جاویگا ـ کفار قریش سے مجاہدین بہت تہوڑی تہے اور عدو جب ۱۵
بدر کی لڑائی مین اترے حضرت نے جناب باری مین عرض کیا کہ اے خدا اگر
میرے رفیق لڑائی مین مارے گئے تو کون روی زمین پر تیری عبادت کریگا
ـ اے مومنو شجاعت ظاہر کرو اور صفون کو برابر رکہو اور اپنے تیر چہوڑو اور
تم فتحیاب ہوگے ـ ایسی ایک جاے جہان دشمن کا تیر نہ پہنچ سکتا تہا ایک تخت
لکڑی کا بچہایا گیا اور اسپر انحضرت اور ابوبکر صدیق بیٹہے اور سامنے جبرئیل
اور تین ہزار فرشتون کی دعا کی کہ اے قادر مطلق ہماری مدد کر ـ جب مسلمان
لڑتے لڑتے تہک گئے حضرت گہوڑے پر سوار ہوئے اور ایک مٹہی خاک کی بہر کر
کافرون کی طرف پہنکی اور فرمایا کہ جمعیت مین انکے پریشانی پڑجاوے اور انہین
امتیاز آپس مین نرہے مسلمانون کو پہر اسلام کا جوش آیا اور انہون نے نعرہ
اللہ اکبر کے کہینچے اور قریش کو شکست دی ـ غازیون نے یہود کو جنہون نے
ملک عربستان مین جو خالی خوف وخطر سے تہا پناہ لی تہی اور بود وباش اختیار کیا
تہا مارا اور اسباب انکا لوٹا اور انکے شہر اور گانو کو تاراج کیا ـ اور اس
لوٹ سے ہتیار لڑائی کے حضرت کے رفیقون کے پاس ہوگئے بعد اُس لڑائی
کے جناب رسالت پناہ واسطے تسخیر کرنے مکہ کے متوجہ ہوئے ان دونو کا دس
برس کے لئے صلح کرنے سے یہہ ظاہر ہوا تہا کہ وہ دونو کمزور ہوگئے تہے جب بہت
سے مسلمان ہوگئے اور اسلام کی ترقی ہوئی حضرت نے صلح کی عہد کو توڑ ڈالا
اور ساتوین برس ہجری کے آخر مین اپنے وطن کے اندر جناب رسالتمآب
امور دینی اور دنیاوی کے سردار مقرر ہوئے ـ انہون نے بُتون کو
خانہ کعبہ کے توڑ ڈالا اور اس آلودگی سے اس مکان کو پاک کیا یہہ حکم

۱۶ جاری ہوا کہ مکہ مین کوئی کافر نہ آوے اور نہ رہنے پاوے مگر دوسرے شہرون
مین ملک حجاز کے جنمین شہر مکہ اور مدینہ واقع ہین آنے جانے کی رخصت ہوئی
— جناب باوقار کو حالت مذلت پر کفار قریش کے رحم آیا یا انکی شجاعت کا
لحاظ کیا اور مغلوب قریشیون سے فرمایا کہ اس شخص سے جسکو تمنے بہت ایذا دی
اور ستایا کیا رحم کی توقع رکھتے ہو انہون نے عرض کیا کہ ہمین بہروسا آپ کی عالی
ہمتی سے ہی — رسول نے خدائے رحیم کے جواب دیا کہ یہہ تمہارا اعتماد مجہہ پر صحیح ہے
جاؤ ہمنے تمہین امن دیا اور آزاد کیا — عرب کی اون قومون نے جو کہ ریگستان مین
رہتی تہی تابعداری پیغمبر صلعم کی اختیار کی مگر فرقہ ہوازن اور طائف کے رہنے
والون نے جو کہ تمام عربستان مین ایک نہایت زرخیز جگہ ہی اور آب وہوا اس ضلع
کی بہت اچہی ہے مقابلہ کیا اور اونکی جان اور مال دونو برباد ہوئے اور بت
اونکے توڑے گئے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے دین پر ایمان لائے اور بعد اسکے
تمام ملک عرب مین ایک مذہب اور ایک سلطنت ہوگئی رسول کریم نے بعد مقرر
کرنے اپنی سلطنت کے مکہ اور مدینہ مین ارادہ کیا کہ قرب وجوار کے بادشاہون کو
مذہب حق سے اطلاع دین — ایک شخص واسطے پہنچانے پیغام رسالت کے
بصرہ کو بہیجا گیا اور شرہبیل نے اوسے کہ امیر قوم نصرانی اور عربون کا اور ہرکلیس
شاہ استنبول کا تابعدار تہا دمشق کے نزدیک پکڑ کر مار ڈالا — گو کہ یہہ ایذا
بہت نہ تہی مگر اسمین سبکی کمال تہی — تین ہزار آدمی تیار ہوئے اور حضرت
نے انہین فرمادیا کہ تم خدا کی راہ مین خوب شجاعت سے لڑنا اور بیان خوبیون
دنیا اور آخرت اور انعام غازیون اور شہیدون کا بہت فصاحت سے کیا
اور کہا کہ دشمن کے خزانہ کے سوا اور کسی کا مال رعیت مین سے نہ لوٹنا

ذکر لڑائیون کا جو روم والون کے ساتھ ہوئین سنہ ۶۲۹ عیسوی

پھلا باب

17 نہ لوٹنا — میری مصیبتوں اور سختیوں کے عوض میں خانہ نشین لوگوں کو ایذا نہ دینا اور عورتوں اور دودھ پیتے بچوں اور بڈھوں کو جو مرنے کے قریب ہوں نہ چھیڑنا — مکان اُن لوگوں کے جو مقابلہ نکریں توڑنا نہیں اور وہ چیزیں جنکے وسیلہ سے وہ اپنی اوقات بسر کرتے ہیں تباہ نکرنا اور پھلوالے درختوں کو تلف نکرنا اور کھجور کے درخت کو ہاتھ نہ لگانا کیونکہ اہل شام کو اُسکے سایہ سے بہت آرام ہے — جنوب میں دمشق کے بیچ قریہ موتی ضلع بلکا کے اہل اسلام کا لشکر روم اور شام کی فوج سے مقابلہ ہوا — زید جو کہ غلامی سے آزاد کیا گیا تھا اور جعفر اور عبد اللہ فوج اہل اسلام کے سردار مقرر ہوئے اور انکو جناب رسالت مآب نے فرمایا کہ اگر تم میں سے ایک مارا جاوے دوسرا اسکی جائے پر فوج کا سردار ہو اور یہہ تینوں سردار نامدار اس لڑائی میں شہید ہوئے — گبن صاحب لکھتے ہیں کہ زید بعد ظاہر کرنے کمال شجاعت کے اول قطار میں شہید ہوئے جعفر نے میدان شہادت میں بڑی مردانگی دکھلائی اور شجاعت کے نام کو روشن کیا جب انکا داہنا ہاتھ کٹ گیا انہوں نے علم کو بائیں ہاتھ میں لیا اور جب وہ بھی تن سے جدا ہو گیا انہوں نے اسکو کٹے بازوں سے پکڑا آخر کار پچاس زخم کاری کھا کر زمین پر گرے اور درجہ شہادت کا حاصل کیا — عبد اللہ رضی اللہ اونکی جگہہ پر آ کھڑے ہوئے اور بولے آگے بڑھو ساتھہ یقین و ایمان کے قدم آگے رکھو اور ہمارے لئے فتح یا بہشت ہے — وہ نیزہ سے ایک رومی کے شہید ہوئے اور خالد نے جو کہ حال میں مسلمان ہوئے تھے جھنڈے کو گرنے نہ دیا تو تلواریں انکے ہاتھہ میں ٹوٹیں اور نصرانیوں کو جو مسلمانوں سے بہت تھے آپنے شجاعت اور مردانگی سے ہٹا دیا — اسدن دشمنوں کا غلبہ رہا اور

۱۸ دوسرے دن خالد نے اپنے لشکر کو اسی تدبیر سے لڑایا کہ فوج عدو کی سراسیمہ
ہوگئی اور تفرقہ انکی جمعیت مین پڑگیا۔ اہل اسلام کا لشکر فتحیاب ہوا اور مدینہ کو
ساتھہ بڑی شوکت اور شان اور تہوڑے سے مال غنیمت کے پہر آیا۔ خالد کی
ہوشیاری اور چالاکی سے مذہب محمدی کی بہت ترقی ہوئی اور اسنے اپنی جانفشانی

ذکر حملہ شام کا جسمین فتح حاصل نہوئی سنہ ۶۳۰

اور دلاوری سے لقب سیف اللہ کا حاصل کیا جب کہ اسلام کو قوت بہت
ہوگئی حضرت نے تسخیر بلاد شام کا جسکی آب و ہوا خوش اور زمین سیراب ہے
قصد کیا لیکن بیت المال مین اتنا روپیہ نہ تہا جو واسطے صرف ایسے سفر دور
دراز کے جسمین ہزارون طرح کی مصیبتین تہین کفایت کرے۔ لیکن جوش اسلام
اُنکے رفیقون کا عزم ترک سکا ابوبکر رض نے تمام مال اپنا جہاد کے لئے دیا عمر اور عثمان
رض اونٹ اور سونا لائے اور عورتون نے اپنا زیور دیا اور راہ حق مین
اپنے اسباب زینت اور آرایش ظاہری کو صرف کیا۔ ایک لشکر دس ہزار
سوار و بیس ہزار پیادون اور بارہ ہزار اونٹون کا جمع ہوا اور رسول مقبول
سبز پوشاک پہن کر اور خچر پر سوار ہوکر اس لڑائی مین شریک ہوئے۔ ابوبکر
رض کے اختیار مین بڑا جہنڈا ہوا اور خالد جو کہ بہت بہادر تھے سردار فوج
پیشین کے ہوئے یہہ فوج قہار واسطے استیصال مذہب اور اقتدار یونانیون
کے روانہ ہوئے۔ لوگ سفر کی سختی و گرمی تابستان کی تاب نہ لا سکے
سبب ہوا سفر کے جنگل کی ریت اڑتی تہی اور اسکے باعث سے بہت
سے لوگ فوج مین سے ہلاک ہوگئے۔ چشمے خشک ہوگئے اور اونٹون کو بسبب
خالی ہوجانے ذخیرہ پانی کے جوان حیوانون مین ہوا کرتا ہے مار ڈالا۔ حضرت
نے اپنے رفیقون کیطرف جنکے عزم سست ہو چلے تہے مخاطب ہوکر فرمایا

 فرمایا کہ حرارت دوزخ کی بہ نسبت اس گرمی کے بہت زیادہ ہے لیکن بہت سے لوگون
منے رفاقت رسول خدا کی چھوڑ دی اور جو لوگ رہ گئے تہے ان سے کہا کہ اگر ان
لوگون مین جو لشکر اسلام سے جدا ہو گئے کچھہ بہی نور ایمان ہوتا تو وہ راہ حق
کو نچھوڑتے اور اپنی جان فدا کرتے ۔ نزدیک باغ اور چشمہ تبوک کے بیس دن
مین شام کے لشکر اسلام جو بہت تہک گیا تہا آرام لیا ۔ لڑائی کے باب
مین ایک مشورہ ہوا اور رسول خدا نے فرمایا کہ اس لڑائی کا مینے آپ قصد
کیا اور جبرئیل حکم خدا کا مجہہ پاس نہین لایا تہا ۔ عمر رض نے جناب رسالت
سے عرض کیا کہ شہنشاہ رومیون اضلاع مشرقی کا بہت صاحب قدرت اور
زور ہے اور آہستہ آہستہ اسکی سلطنت برباد و ویران ہو سکتی ہے اور کہا
کہ آوازہ آپ کے اسم مبارک کا بہت دور تک پہیل گیا اور رعب اور خوف
اب دلون پر سردارون ہر ایک جگہ کے چہانے لگا ہے اور یقین ہے
کہ ثمرہ اسکا جنگ آئندہ مین ظاہر ہوگا ۔ حضرت کو یہہ رائے انکی پسند آئی
اور جلد حکم دیا کہ مدینہ کو پہرین تبعیدر آنے کے اس مہم سے حضرت دو برس
تک مدینہ مین طریق ہدایت کی تعلیم کرتے رہے اور ایک لاکہہ چودہ ہزار
مسلمان آپ کے ساتہہ مکہ کے حج مین شریک تہے اور اپنے خلفا کو ہر طرف
روانہ کیا کہ وہ اسلام کو تلوار کے زور سے پہیلاوین ۔ تریسٹہ برس تک
حضرت کے قوے مین کسی نوع کا خلل نہ آیا اور بخوبی احکام رسالت کے
ہدایت کرتے رہے یونانی کہتے ہین کہ انکو مرگی کا مرض تہا مگر یہہ بات غلط
ہے لیکن حضرت کو یقین واثق تہا کہ مجہے یہود کی ایک عورت نے دشمنی سے
خیبر مین زہر دیا تہا ۔ حضرت مصطفی کی صحت و تندرستی مین خلل و فساد

ذکر وفات آنحضرت ساتوین جون سنہ ۶۳۲

 شروع ہوا اور ضعیفی نے غلبہ کیا لیکن عارضہ تپ صفراوی سے جو چودہ دن تک رہی اور جسکے سبب سے ہذیان ہوا وفات پائی۔ جب آپ کو یہہ دریافت ہو گیا کہ یہہ مرض الموت ہے بہت حلم وانکسار سے نصیحت مسلمانون کو کرنے لگے ۔ حضرت نے منبر پر سے فرمایا کہ اگر کسی کو مینے ناحق کوڑے مارے ہون تو تو وہ بہی میری پیٹہہ پر کوڑے مارے اگر مینے کسی مسلمان کی غیبت کی ہو یا طعنہ دیا ہو تو وہ میرے قصور ون کو سب لوگون کے سامنے ظاہر کرے ۔ اگر قرض کسی کا مجہہ پر آتا ہو تو وہ میرے مال مین سے اصل زر لے اور اُسکا نفع دونو سمجہہ لے ۔ ایک شخص اس مجلس مین بولا کہ میرے تین درم آتے ہین حضرت نے سنا اور اُسکا اصل زر بیاج منافع کے ادا کیا اور اپنے قرضدار کا شکر گذار ہو کر فرمایا کہ تو نے خوب کیا کہ مجہسے اپنے حق کا دعوے دنیا مین کیا اور مجہے آخرت کی ندامت سے بچایا ۔ انہون نے فرمایا کہ خدا اپنے بندہ کو دنیا یا آخرت مین خوشی دیتا ہے ۔ مین آخرت کے آرام کو دنیا کی راحت سے بہتر جانتا ہون اور اُسے پسند کرتا ہون ۔ موت سے آپ نگہبرائے اور اُسکے استقلال سے منتظر رہے اور غلامون کو اپنے آزاد کیا اور جو باتین مرنے کے بعد کرنی مناسب تہین انکی وصیت کی اور اپنے دوستون کو جو غم اور الم مین تہے بہت سی تشفی دی اور انکو دعا دی کہ خدا تم پر اپنی رحمت نازل کرے ۔ اپنے سپاہیون کی طرف خطاب کیا کہ بت پرستون کو عرب کے ملک مین نہ رہنے دو اور جو اسلام لاوین انکو مسلمانون کے حقون سے محروم نکرو اور اعمال مذہبی اپنے ہر وقت نگاہ رکہو ۔ آپ تین دن پہلے اپنی وفات سے عبادت عام کرتے رہے بیٹہانا ابوبکر رضؓ کا منبر پر بجائے اپنے اشارہ تہا طرف

طرف اس بات کے کہ وہ بعد آپ کے خلیفہ ہون لیکن آپ نے ازراہ دانائی ۲۱
کے اسلئے نام ظاہر نہ لیا تاکہ یہہ موجب فساد و رشک کا نہو اس بات کا لوگون کو
گمان تہا کہ علی رض خلیفہ ہونگے لیکن ام المومنین حضرت عائشہ کے جنکو انحضرت اپنی
سب بی بیون سے زیادہ چاہتے تہے خوشی نہو لے کہ حضرت پاس علی کی
آمد و رفت ہو اور اسی سبب سے حضرت کو انکا خیال نرہا۔ عائشہ صدیقہ
حق والد اور اپنے کینہ کو نہ بہولین۔ منافقین عرب نے ان عفیفہ پر کچہہ تہمت
لگائی تہی اور حضرت علی اسکے تحقیق کرنے مین شریک تہے اور جناب
رسالت سے کہا تہا کہ تم دانستہ اس امر مین اغماض کرتے ہو۔ جب آپ کو
معلوم ہوا کہ میرے حواس اور قوت مین فساد شروع ہونے لگا تب آپ نے
قلم اور سیاہی لکہنے کے لئے مانگی تاکہ تمام احکام اور مسایل مذہبی کو درستی
اور صحت سے لکہہ دون۔ حضرت عمر بولے کہ تمام احکام قرآنی
ہمارے دل پر منقوش ہین اور یہی ہمین واسطے ہدایت کے کافی ہونگے
اور زیادہ لکہنے کی کچہہ حاجت نہین۔ اسی مکان مین اس بات کی تکرار ہونے
لگی اور حضرت شور و غل سے خفا ہوئے اور فرمایا کہ یہان سے باہر چلے
جاؤ اور کانون کو رسول خدا کے رنجیدہ نکرو۔ رسول اللہ کی بی بیون
اور اصحابون سے یون روایت ہے کہ حضرت مرتے دم تک اپنی اولاد کو
تعلیم عظمت اپنے مرتبہ رسالت کی اور ہدایت طریقہ محمدی کی کرتے رہے
آپ نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے تہے اور وہ کہہ گئے ہین
کہ مین اب دنیا مین نہین آنے کا اور وہ نہ صرف اس سبب سے خوش تہے
کہ خدا آپ پر رحم کرے بلکہ اللہ جل شانہ کی عنایت و مہربانی کے جہت سے

۲۲ جو کہ حضرت کے حال پر تہی حضرت نے اپنے رفیقون سے کہا کہ ملک الموت بنے
پہلے حاصل کرنے میری اجازت کے روح قبض نکرے گا اور جب حضرت نے
اجازت دی تب جناب رسالت مآب پر نزع شروع ہوگئی سر آپ کا حضرت
عائشہ کی گود مین تہا اور بیماری کی شدت سے آپ بیہوش ہوگئے جب ہوشیار
ہوئے تو آپ اس مکان کے چہت کی طرف دیکہنے لگے اور نقاہت کے ساتہہ
یہہ فرمایا کہ اے خدا میرے گناہون کو بخش اور اے میرے رفیق اب مین
تیرے پاس بہشت مین حاضر ہوتا ہون اور آہستہ سے چہونے پر جو زمین مین بچہا
ہوا تہا روح طاہر نے جسم مبارک سے مفارقت کی ــ رفیقون کو انحضرت
کے فرط محبت کے سبب سے یقین وفات شریف کا نہوا لیکن جب آثار
موت کے جسم پر ظاہر ہوئے تب انہین اس بات کا گمان رہا کہ وہ بیہوش ہین
ــ انہون نے حضرت کی نعش کو بڑی عزت کے ساتہہ دفن کیا اور تربت آپ
کی مدینہ منورہ مین ہے اور سیکرون شخص مکہ سے حج کرکر واسطے زیارت مزار
شریف کے اس شہر کو جاتے ہین ــ مورخین تاریخ عربستان کی کہتے ہین
کہ حضرت بہت حسین اور عقیل تہے بڑے آدمیون کی آپ بہت تواضع کرتے
تہے اور غریبون سے کمال محبت رکہتے تہے اور گستاخ اور مغرور لوگون سے
ساتہہ عظمت اور جلالت کے پیش آتے تہے ان باتون کے سبب سے
انحضرت نے تعظیم و استعجاب اور تعریف لوگون کی حاصل کی ــ مناسبت
آپ کی طبیعت کو سمجہانے اور حکم کرنے مین ایک سی تہی ــ علم کائنات کا
آپ کو بہت تہا گو کہ پڑہنا لکہنا نہ آتا تہا وقت مباحثہ کے دانائون مخالفین
سے آپ تقریر بہت تفصیل کے ساتہہ بیان کرتے تہے اور جس مسلمان کی سمجہہ کم ہوتی

ہوتا اسکے سامنے موافق اوسکی استعداد کے تقریر کرتے تہے — کلام صاف
وفصیح آپ کا دلون پر لوگون کے منقش ہوجاتا تہا کیونکہ ان سے بوئی وقار اور ملاحت
ظاہر ہوتی تہی اور چہرہ مبارک بہی حسب حال کے دلالت کرنے لگتا تہا اور شوکت
بزرگی جو نرمی اور شیرین کلامی کے ساتھہ تہی باعث تعظیم اور محبت کا لوگون کے
ہوئی اور خدا نے انہیں ایسا ذہن عالی اور عقل سلیم بخشی تہی کہ وہ دونو عالم اور جاہل
کو سمجہا سکتے ہتے اور ان کو مسخر کرسکتے ہتے اور رحمت اور سخاوت اور ادائے
حقوق آشنائی اور خانگی جو درجہ رسالت کو لازم ہے انکی ذات مین ہتے

احوال خانگی آنحضرت

— بسبب اس سادگی مزاج کے جو بزرگون اور بڑے لوگون مین ہوتی ہی آپ
ایسے ادنا اور چہوٹے کام کرتے تہے کہ اگر انکو کیسی خوبی سے بیان کرین تب
بہی یہ ممکن نہین کہ انکی سادگی ظاہر نہو حضرت اس حال مین بہی کہ جب شاہ
عرب تہے نعلین اور اس کو اپنے جو موٹے پشمینہ کا ہوا تہا دست مبارک
سے پیوند کرتے ہتے اور دودہ بہیڑون کا اپنے ہاتہہ سے دوہتے تہے اور بکریان
کو آپ صاف کرکے آگ جلاتے ہتے وہ اکثر کہجور کہاتے ہتے اور پانی پیتے ہتے
— اور بعضے وقت بطور نعمت کے دودہ شہد پیتے ہتے سفر مین آنحضرت
خادم کو کہانا اپنے ساتھہ کہلاتے ہتے — وہ سخاوت سے اپنی بے لحاظ
ہوشیاری و فکر آئندہ کے باز رہے — رسول مقبول کے جب دوست
انکے دشمن کے ہاتہہ سے مارے جاتے تو وہ آب دیدہ ہوتے ہتے
اور نقش محبت اور احسان ام المومنین خدیجہ کا باوجود یکہ انکی وفات پر
زمانہ دراز گذرا تہا حضرت کے دل سے نہ مٹا موتے کی لڑائی کے بعد کسی
نے اصحابون مین سے دیکہا کہ آپ حجرہ مین زید کی بیٹی کے ساتھہ روتے ہتے

اور اُسنے اس بات کو دیکھکر تعجب ظاہر کیا کہ رسول خدا کا دل مثل دوسرے آدمیون کے ضعیف اور نرم ہے حضرت نے زبان معجز بیان سے فرمایا کہ مین اپنے ایک وفادار دوست کے مرنے سے روتا ہون ام المومنین عائشہ نے غرور سے اپنے حسن اور جوانی کے کہا کیا خدیجہ بوڑھیا نہ تہین اور خدا نے اسکے بدلہ مین ایک بہتر بی بی نہین دی — جناب رسالت نے جواب دیا کہ اس سے زیادہ کوئی مہربان اور بہتر عورت نہین ہے — وہ اُس حال مین کہ لوگ مجہپر ہنستے ہتے اور میری اہانت کے درپے ہتے مجہپر یقین اور اعتبار رکہتی تہی اور وہ جب مین مفلس تہا اور تمام جہان مجہے ستاتا تہا جو کچہہ درکار ہوتا تہا سرانجام کردیتی تہی اور وہ جان و دل سے مذہب اسلام کی ترقی چاہتی تہی اکثر اوقات اگرچہ آنحضرت سے بعد فتح کرنے کے موافق رہنے والون بلاد ایشیا کے حرکات ظلم و سختی کے وقوع مین آئے لیکن یہہ بڑی صفائی باطن اور طریقہ انسانیت کا تہا کہ انہون نے جو عورتین قید مین آتی نہین فرمادیا تہا کہ انکے چہوٹے بچون سے جدا نکرین اور ان دونو کو ساتہہ بجا کرین — شراب کو بالکل حرام فرمادیا اور آپ بہی اسکا استعمال نکیا اور خدیجہ کی زندگی تک حضرت نے کوئی اور نکاح نہین کیا اور عقد نکاح سے کچہہ اوپر پچیس ۲۵ برس بعد ان بی بی نے وفات پائی اور جب وہ مرچکین اور ترقی حشمت جناب رسالت پناہ کی ظاہر ہوئی تب انہین شوق عیش و عشرت کا جس سے وہ شاید اب تک ناواقف تہے پیدا ہوا آپ نے فرمایا کہ مجہے عورتین اور خوشبو بہت پسند ہین — جبرئیل علیہ السلام آسمان سے نازل ہوئے اور کہا کہ تم قاعدہ کثرت نکاح اور ہم بستر ہونے لونڈیون سے جو تم نے مسلمانون کو [illegible]

ہین بری اور معاف کے گئے ہو اور سمجھایا کہ تم محبوب درگاہ خدا اور خاتم المرسلین ۲۵
ہو اور اسپر بہی تمہین عنایت رب العالمین کا اعتبار نہین ہے۔ حضرت کی باوجودیکہ
ستره بی بیان تہین لیکن کوئی بیٹا جیتا نرہا جو ضعیفی کی عمر مین انکی مدد کرتا اور
بعد وفات جناب رسالت مآب کے درجہ رسالت اور عہدہ حکومت کا وارث
ہوتا۔ حضرت کے بہت سے ازواج مطہرات کے اولاد نہوئی ماریہ قبطیہ
کی اولاد مین سے جو بندی مین مصر کی آئی تہی اور چار بیٹے اور چار
بیٹون مین سے سوائے فاطمہ کے جو خدیجہ کے پیٹ سے ہوئی تہی کوئی بچہ جیتا نہ بچا

ازواج و اولاد آنحضرت

ذکر خلافت غیر منقسم تا احوال دوسرا باب ترقی سلطنت قوم اہل اسلام کا

اگر اصحاب اور رفیق محمد رسول اللہ کے مزاج مین کینہ اور حسد سکندر کے جانشینون
کی مانند ہوتا تو سلطنت انکی بحر اٹیلنٹک سے دریائے گنگا تک نہ پہیلتی اور
طریقہ اسلام اہل عرب مین بہی نہ رہتا۔ اصحاب رسول اللہ مین بہی عزم اور
سرگرمی حضرت کیسی رہی اور قران کے پہیلا دینے کو سب باتون پر مقدم
جانتے تہے۔ اصحابون کو جب وفات آنحضرت کا یقین ہوا تب مہاجرین مکہ اور
انصار مدینہ مین جہگڑا واسطے مقرر کرنے خلیفہ کے ہوا۔ ہر شہر کے رہنے
والون نے اپنے دعوی کو بہت خوش بیانی اور شوق سے ظاہر کیا ایک شخص نے
مدینہ والون مین سے کہا کہ دو خلیفہ مقرر ہون اور حضرت ابوبکر نے اسکی
راے کو پسند کیا اور فرمایا کہ عمر اور ابو عبیدہ لایق خلافت کے تہے حضرت
عمر نے جو صاحب حیا اور فیاض تہے کہا کہ مین قابل اس کام کے نہین ہون
اور ابوبکر صدیق سردار مسلمانون کے ہو دین۔ سب لوگ انکی خلافت پر
راضی ہو گئے اور تعظیم اور تکریم جو لازم عہدہ خلافت کی تہی بجا لائے۔

ذکر سلطنت ابوبکر ۱۲ھ

 حضرت عمر کو یہہ خیال ہوا کہ ایسی صورتون مین حق پسند کرنیوالون کا تلف ہوگا اور
بہ لحاظ اس پیش بینی کے فرمایا کہ اگر کوئی اور ایسی صورت پیش آئے گی تو مین
دونو خلیفہ اور اس شخص کو جو خلیفہ بنا دے گا مار ڈالون گا۔ بنی ہاشم نے
لوگون کی پسند کو منظور نہ کیا لیکن حضرت علی نے حضرت عمر کے دہمکانے
سے کہ مین تمہارے خاندان کو تباہ کر دونگا اور نصیحت نرم حضرت ابوبکر سے
کہ شاد جو چند روز ہوئے کہ موقوف ہوا مقابلہ کرنے سے پہر ہوگا اپنے دعوے
کو جسکی بنا اوپر وراثت کے تہی چہوڑ دیا حضرت ابوبکر کو باوجودیکہ سلطنت کا اختیار
بالکل حاصل ہوا لیکن انہون نے بیہودہ خطاب بادشاہت کو ناپسند کیا اور
ظاہر کیا کہ مین خلیفہ یعنی نایب محمد رسول اللہ ہون۔ بہت سے عرب کے لوگون
نے نئے مذہب کو بے پروائی سے اختیار کیا تہا اور بعد وفات آنحضرت کے
وہ پہر بت پرستی کرنے لگے۔ حضرت ابوبکر نے اپنے وطن کے لوگون کو
جنکے مزاج مین استقلال نہ تہا اور مغرور تہے کہا کہ اے مکہ کے لوگو۔ تم اسلام
سب سے پیچہے لائے اور سب سے پہلے چہوڑ دو گے اور خالد نے جو مرتدون کے
لہو کا پیاسا تہا سرداری ایک جماعت مسلمانون کی اوس قومون ریگستان پر جنکے اتفاق
نہ تہا حملہ کیا اور انہین شکست دی اور وحدانیت خدا اور رسالت خاتم النبین اور
رئیس المرسلین کے راہ مین پہر لایا نجد کے ضلع مین مسلمانون کا ایک زبردست
دشمن ظاہر ہوا۔ مسیلمہ نے بسبب فریب کے دعوے کیا کہ مین خدا کا رسول
ہون۔ اسنے کہا کہ محمد رسول اللہ ایک ٹکڑے جہان کے مالک ہین لیکن اسکی
ابتدا حقارت اور ناپسندی کی ساتہ انکار کی گئی بعد وفات شریف آنحضرت کے
مسیلمہ نے اسپر لڑنے کا ارادہ کیا اور اسکا لشکر اسقدر بیشمار ہوگیا تہا

ہوگیا تہا کہ مسلمانون کو بڑے بڑے سردار کو انکے مقابلہ کے لیے بہیجنے کے واسطے
احتیاج پڑی خالد ساتہہ ایک جماعت چالیس ہزار آدمیون سے لڑائی کے میدان مین ملا۔ پہلے تو مسلمانون کو
شکست ہوئی لیکن اس نقصان سے انہین زیادہ جوش اسلام کا آیا اور
انکے دشمنون کو غرور پیدا ہوا۔ دوسری لڑائی مین دس ہزار کافر مارے
گئے اور مسیلمہ کذاب کے ایک زخم کاری برچھی کا لگا خواہش فتح اور پہیلانے
دین اسلام کے بعد ہونے امن اور انتظام کے عربستان مین پیدا ہوئے

ذکر فتحون اہل اسلام کا

رسول مقبول واسطے پہیلانے مذہب محمدی کے مشرق سے غرب تک
مسلمانو کو اکثر تاکید کرتے تہے اور انہین قران کی آیتون سے تقویت دی
اور خاطر جمع کی کہ بیس مسلمان دو سو دشمنون پر غالب آوینگے اور ایکسو بہادر
مسلمانون کے سامنے ایک ہزار کافرون کو حوصلہ نہین کہ مقابلہ کر سکین
اور اس جہت سے انہین خوف بڑی لڑائی اور کم ہونے اسباب سے
نرہا۔ مسلمانون نے شام کے ملک کو جو بہت آباد اور آسودہ ہتا
لینے کا ارادہ کیا۔ حضرت ابوبکر نے لوگون کے بلانے کے واسطے
جا بجا خط بہیجے اور ایک بڑا لشکر اہل اسلام کا گرد مدینہ کے جمع ہوا اور
امیر المومنین نے یزید ابن ابوسفیان کو اسکا سردار مقرر کیا۔ خلیفہ رسول
اللہ پیادہ پا لشکر بہادر سر اس کو تہوڑی دور تک پہنچانے گئے سردارون
نے انکو پیادہ پا دیکہہ کر آپ بہی اترنے کا ارادہ کیا لیکن انہون نے فرمایا
کہ جب مذہب کے پہیلانے کا قصد ہو اس حالت مین پیادہ اور سوار کی
خدا کے نزدیک مرتبہ برابر ہے بعد دو پہر کے انہین رخصت کیا اور جب
ہو فتح کے واسطے کی اسکے ساتہہ کلام رحم اور عفو کے نرم کیا۔

یزید سے کہا کہ تم ہرگز اپنے لوگوں پر سختی نکرنا اور نہ انکو ایذا دینا بلکہ اُنسے تمام اپنے کاموں میں مشورہ لینا اور حق اور انصاف کو خیال رکہنا کیونکہ وہ لوگ جو ان باتوں کا لحاظ نہیں رکہتے ہیں ترقی سے محروم رہینگے جب دشمن سامنے آویں ان سے مقابلہ مردوں کی مانند کرنا اور پیٹہہ نہ دکہلانا جو تمہیں فتح ہو چہوٹے بچوں اور بڈہوں اور عورتوں کو نہ مارنا۔ کہجور کے درختوں کو خراب نکرنا اور نہ کہیتوں کو جلانا۔ پہلواسلے درختوں کو نہ کاٹنا اور کچہہ مویشی کا ضرورت سے زیادہ نقصان نکرنا اور جو تم عہد و شرط کرو اسپر قایم رہنا اور جو تم اقرار کرو اسکے خلاف ہرگز نکرنا۔ وہاں تم عبادت گاہوں میں تہوڑے سے نیکبخت اور عابد لوگ پاوگے جو عبادت خدا کی اس طریقہ پر کرتے ہیں انکو نہ مارنا اور نہ عبادت گاہ کو انکی خراب کرنا۔ وہاں ایک فرقہ شیطانی کو جنکے سر منڈے ہوئے ہیں تم دیکہوگے اور بیشک انکی کہوپریاں چیر ڈالنا اور ان پر رحم نکرنا جب تک کہ وہ اسلام اختیار نکریں یا جزیہ نہ دیں۔ برعکس شاہنشاہ یونان نے اپنی رعیت کو لڑائی کے لئے بہڑکایا مگر اسکا لکہنا کچہہ موثر نہ ہوا قاصد یزید کے پاس سے ہر روز ابو بکر صدیق کو شام کی حدود میں مسلمانوں کے فتح ہونے کی خبریں کرتے تہے اور عرب کے حاکموں نے ترقی اپنے وطن کے لوگوں کی دیکہہ کر دوسرا اور ایک لشکر واسطے تسخیر بیت المقدس کے تیار کیا۔ خالد کی آرزو تہی کہ میں لشکر کا امیر ہوں لیکن یہہ تمنا اسکی برنہ آئی اور عمرو اس منصب پر سرفراز ہوا خالد نے کہا کہ مجہے اسکی تکرار نہیں کہ کوئی سردار ہو لڑکا یا دشمن کیونکہ مقصد میرا پہیلانا مذہب کا اسلئے میں ہر حال میں جہنڈے اسلام کے ساتہہ ہوکر لڑونگا۔

لڑے گا — ایسا عزم لڑائی کے واسطے مناسب تہا — عمرو کو اس عہدہ پر 29
مقرر ہوئے تہوڑے دن گذرے تہے کہ یزید کے منصب پر ابو عبیدہ جو مکہ
کے مہاجرین اور رسول اللہ کے اصحابون سے تہا مقرر ہوا لیکن فتح شام کی
جسکو حضرت ابو بکر چاہتے تہے کہ جلد ہو نہو سکے تب آپکے حکم سے خالد اس مہم پر بہیجا
گیا — شہر بصرہ جو دمشق سے چار منزل پر ہے اور اس ضلع مین واقع ہے تسخیر شہر بصرہ
اور جسکو غلطی کی راہ سے رومہ والے عربستان کہتے تہے بڑی تجارت کی جگہ
عرب ساکنین ریگستان کی تہی شہنشاہ نے اس شہر کو تمام مقامون
شام کے سے مستحکم بنایا اور یہی وجہ ہے کہ نام اس جگہ کا بصرہ رکہا
گیا تاکہ دلالت کرے حقیقت پر اس مکان کے کیونکہ معنی اس لفظ کے جائے مستحکم
حفاظت کے ہین — ابو عبیدہ نے سرجبیل کو واسطے لینے اس شہر کے
بہیجا چار ہزار مسلمان جو اسکے ساتہہ تہے ہزارون شامیون سے برسر رن آئے
اور شکست پائی لیکن خالد پندرہ سو سوار لیکر بر وقت آ پہنچا جسکے سبب سے
لشکر اہل اسلام کو پہر تقویت ہوئی اور پریشانی جاتی رہی — مسلمانون نے بہان
صبح کی نماز خاک سے تیمم کرکر گہوڑون کی پیٹہ پر پڑہی اور نعرہ اللہ اکبر اور الحملہ
اور الجنان سے قوم سر اس کی طبیعت پر جوش آیا اور بصرہ کے رہنے
والون اور سپاہیون شہنشاہ نے بہاگ کر مقامون مستحکم مین پناہ لی وہ شہر
بسبب دغا کرنے رومنیس کے جو وہان کا حاکم تہا جلد فتح ہوگیا — پہلے ہی
حملہ مین اسنے افسرون کو کہا کہ تم اطاعت غنیم کی قبول کرو اور اہل شام
اسکی نامردی کے سبب سے اس سے خفا ہوئے اور اسلئے وہ مسلمانون
سے کہ ان [illegible] ہوا اور اسکے گہر سے ایک رستہ نیچے زمین کے فصیلون کے باہر

۳۲ تک نیا ہوا تہا وہ اس راہ سے ایک گروہ چہپے ہوئے سپاہیون کا لیکر شہر
کی فصیل کے تلے آ نکلا اور اہل اسلام کا تمام لشکر شہر مین داخل ہوا اور
خالد نے عیسائیون کی بسبب اسکے کہ وہ اپنی مذہب کو چہوڑنا نہین چاہتے تہے ایک خراج لینا مقرر کیا قدم اسکے بعد سفر
چار دن کے دمشق کی چار دیواری کے تلے آ پہنچے — یہہ شہر جو قدیم تختگاہ
ذکر محاصرہ دمشق سنہ ۶۳۲ ملک شام کا تہا لشکر اہل اسلام سے جو بصرہ کے محاصرہ سے فارغ
ہوگئے تہے مقابلہ کے ساتھہ پیش آیا — بعد کئی چہوٹی چہوٹی لڑائیون کے
فوجین سرقسطین کی جو شام اور بیت المقدس مین پہیل گئین تہین میدان اجنادین
مین جمع ہوئین — ستر ہزار سپاہی عمدہ لشکر سلطنت یونان کے انکے
مقابلہ کے لئے آئے خالد نے پیغامون صلح کو اس شرط پر کہ اہل عرب
اپنے وطن کو پہر جاوین منظور نکیا اور اپنے سپاہیون کو ترغیب دی کہ وہ
اس لڑائی مین بہت دل وجان سے کوشش کرین — اس نے دلاور نے
وکیل سے وردان کی جو رومیون کی فوج کا سردار تہا کہا کہ ہم صلح نہین
کرتے ہین مگر اس شرط پر کہ تم خراج دو یا مسلمان ہو — ہم تمہاری بڑی فوج سے
کچہہ ڈرتے اور گہبراتے نہین ہین — ہمارے رسول مقبول نے فتح کا
وعدہ کیا ہے اور ہم تمہارے لباس اور عمامہ اور روپیہ کو جو تم پیش کرتے
ہو ذلیل وحقیر سمجہتے ہین — ہم لڑائی کو صلح سے افضل اور بہتر جانتے ہین
اور تم ہمین کیسا ہی حقیر کیون نہ خیال کرو لیکن ہمارے نزدیک تم کتے سے
اچہے نہین ہو — خالد نے اپنی سپاہ سے کہا کہ تم روم کی تمام فوج کو دیکہتے ہو
تم اس سے بچ کر جا نہین سکتے مگر جب تمہاری فتح ہوگی سارا شام کا ملک
تمہاری ہی تابعداری کریگا پس تمہین چاہیئے کہ شوق سے اور واسطے

واسطے مذہب کے لڑو اور ہرگز لڑائی کے میدان سے پیٹھ نہ پھیرنا اسلیے کہ
اسیحالین تم جہنم کو جاوگے یونانی واسطے گرفتار کرنے خالد کے گہات مین — ذکر جنگ ایزنادن
بیٹھے لیکن تدبیر انکی ظاہر ہوگئی اور بہت سے انمین سے مارے گئے مسلمانون
جو غالب آئے تہے کپڑے دشمن کی فوج کے جسکو شکست ہوئی تہی پہن لیے
اور وردان اس مشابہت کے سبب سے فریب کہا گیا۔ یونانیون کے
حملہ کا مقابلہ غنیم نے خوب کیا لیکن قوم سراسین کی حملون کو کسیکا حوصلہ نہوا
کہ مقابلہ کرسکے — نصارا کی کچھہ فوج ماری گئی اور کچھہ تتر بتر ہو گئے اور وہ جو — جولائی
بچ گئے تہے قیصریہ وانٹی اوک اور دمشق کو بہاگ گئے اہل اسلام نے سونے — سنہ ۶۳۲
اور چاندی کی صلیبون اور تحفہ ہتیار یونانیون سے اپنے تئین آراستہ کیا اور
اس سے بہت خوش ہوئے کہ اس دن پچاس ہزار کافر جہنم کو پہنچے گئے اور
کہ چار سو ستتر مسلمان درجہ شہادت کا حاصل کرکر بہشت مین داخل ہوئے
بعد لڑائی ایزنیڈن کے سراسن کی قوم زرخیز و سیراب گہاٹی کو جو دمشق کے
گرد تہا الٹے پہر آئے — بسبب ناواقف ہونے فن سپاہگری کے جسمین
یونانیون کو کمال حاصل تہا محاصرے نے سراسین کے طول کہنچا اور انہون
نے بہت سختیان اٹہائین جب مسلمانون نے رومیون پر محاصرہ سخت کیا
اور ان پر غلہ اور دانہ اور کہاس کی طرف سے تنگی ہوئی انہون گہیرنے والون پر — ذکر محاصرہ
حملہ کیا اور ہٹا دیے گئے — بسبب گذرنے وقت دراز کے اور پڑنے قحط کے — دمشق سنہ ۶۳۴
بہادری اور چالاکی دمشق والون کی جاتی رہی اور ایکسو ایلچی پیشوایان مذہب
اور دوسرے لوگون کی طرف سے پاس ابو عبیدہ کے جو نرم دل اور
نیک شخص تہا واسطے صلح اور امن کے بہیجے — اہل یونان کو اس امیر

 کی آدمیت اور خلق سے اعتماد ہوا کیونکہ اسنے کہا کہ ہمارے رسول کا حکم ہے
کہ تم آدمیون صاحب رتبہ اور ہنر کی تعظیم کرو اور ان سے عہد و پیمان کر لو تم حکم کو کسنے
کیا۔ صلح ہو گئی اور اسمین یہہ قرار پایا کہ وہ باشندے جو کہ غیر ملک مین جا کر
بسا چاہتے ہین چلے جاوین اور اسباب منقولہ کو بہی اپنے ساتہہ پہنچاوین اور
رئیس اس جگہ کے خلیفہ کو محصول دیا کرین اور کوئی انکے مال اور اسباب
کا مزاحم نہو گا۔ اور وہ ساتہہ کلیسا مین جا کر نماز پڑہ سکتے ہین فورا ایک گروہ عرب کا جبکہ معلوم
ہوا کہ صلح اور امن ہو گیا ہی اس شہر مین داخل ہوا اور خالد نے کہا کہ خدا کے
دشمنون کو پناہ نہین ہے اور خون قوم نصاری سے تمام کوچہ اور گلیان
دمشق کی بہر گئین۔ اسنے جب کہ وہ کلسا سینٹ مری کے پاس پہنچا اور
دیکہا کہ ابو عبیدہ اور اسکا لشکر تلوارون کو میان مین کئے پیشوایان مذہب
عیسائی کے بیچ مین کہڑے ہوئے ہین تعجب کیا ابو عبیدہ کی استقلالی سے
جو از راہ مہربانی کے تہے دمشق قتل سے بچایا گیا۔ خالد اور انکے ہمراہیون
نے پکارا کہ قتل کرو لیکن ابو عبیدہ نے دوسرے سردارون لشکر اسلام
سے کہا کہ تم میرے عہد صلح اور پناہ کی رعایت کرو اور قانون ملک گیری
کا لحاظ کیا اور کہا کہ شام کے ملک مین بہت ایسے شہر ہین جو اب تک
فتح نہین ہوئے اور ہمین مناسب نہین ہے کہ کسی حالت مین ہم اپنے عہد کو
توڑ ڈالین کیونکہ رہنے والون کو یہان کے ہمارا اعتبار جاتا رہیگا اور وہ
نا امید ہو کر سخت مقابلہ کرینگے۔ آخر کار اسبات نے قرار پایا کہ خالد کو
اس ٹکڑے شہر کا جسکو اسنے تلوار کے زور سے لیا اختیار ہے اور
ابو عبیدہ کو اس ٹکڑے کا جسکو اسنے عہد و پیمان سے لیا اور حکم آخر دمشق

دمشق کے والیون کے حق مین خلیفہ کی رائے پر موقوف رکہا ۔ ایک شخص جسے
جسکا نام تامس اور وہ یونان کے اشرافون سے تہا بڑے کام ظاہر ہوئے
بہت سے لوگ جنکو محبت وطن کی تہی اور خراج دینے کو ناپسند کرتے تہے
اپنے محل اور مکان چہوڑ کر غرور اور تکلیف سے واسطے ڈہونڈنے کسی جائے
امن اور آرام کے جو سلطنت استنبول کے بیچ مین واقع ہوا اسکے ساتہہ چلے گئے
انہین تین دن کی مہلت ملی اور جو تہے دن خالد نے پیچہا کیا اسکے سوارون نے
نصرانیون کو جن پر غم اور ماندگی غالب آگئی تہی جا لیا اور سوائے ایک
آدمی کے کوئی شخص انمین سے قوم سراسن کی برچہیون اور شمشیر سے نہ بچا

وفات ابوبکر صدیق جولائی سنہ ۶۳۴ عیسوی

ابوبکر صدیق نے دمشق کے فتح ہونے سے پہلے وفات پائی ۔ انکی آخر
بیماری مین حضرت عمر نے مسجد مین بجائے انکی نماز پڑہائی ۔ اور انہون
نے لوگون کو وصیت کی کہ بعد میرے عمر خلیفہ ہون اور شریعت رسول اللہ
کو جاری کرین ۔ حیا کے مارے حضرت عمر نے منصب خلافت سے انکار
کیا تہا لیکن انہون نے صدیق اکبر کے سمجہانے سے کہ اگرچہ تمہین اس
عہدہ کی آرزو نہین ہے لیکن ہونا تمہارا اس منصب پر بہت ضرور ہی مان لیا

سلطنت حضرت عمر سنہ ۶۳۴-۶۴۴ عیسوی

حضرت عمر نے شروع خلافت مین خالد کو حکم لشکر شام سے معزول کیا
اور اسکی جائے پر ابو عبیدہ مقرر ہوئے امیر حال نے اس منصب کو خوشی
سے قبول نہ کیا اور جب تک خبر خالد کے فتحون کی مدینہ مین پہنچی اور خلیفہ کو
سیف اللہ کا اعتبار رہا اپنے مین حکم فوج کے تاخیر کی لیکن خلیفہ رسول اللہ
کے مزاج مین استقلال بہت تہا اور خالد کی خیر خواہی اور تابعداری برابر حلم ابو عبیدہ
کے تہی سیف اللہ نے کہا کہ مین جانتا ہون کہ عمر مجہسے محبت نہین رکہتے لیکن وہ

۳۴ میرے آقا ہین اور مین اُنکا تابع دار ہون — مین موافق سابق کے تن دہی سے کبہی
کمی نہ کرونگا اور جس مہم پر کہ وہ مجہے بہیجینگے ممکن نہین کہ مین قصور کرون اور اپنی جانفشانی
خدا کی راہ مین ظاہر نہ کرون — لیکن شرح وار بیان فتح کرنے قوم سرا اسن کا
بلاد شام اور بیت المقدس کو خالی تکرار ان حالات جو انہون نے اور تدبیر سے جو پیچ
محاصرہ بصرہ اور دمشق کے پیش آئے تہے نہین ہی اور ہم تفصیل کے ساتہہ ذکر اس
لڑائی کا نہین کرینگے اور صرف تہوڑا سا بیان ان سپاہیانہ کامون کا جنکے سبب سے
تسخیر امیس اور یہہ ولایت عمدہ مسخر ہوئی ذکر کیا جاویگا
بعلبک سنہ ۶۳۵ عیسوی لشکر اہل اسلام نے شہر ایمسا یعنے امیس اور ہیلیوپولس یعنے بعلبک کو لوٹا لیکن ان شہرون کے مغلوب ہوجانے
سے یونان کے شہنشاہ کی طاقت مین کچہہ نقصان نہ آیا — کنارون چہوٹی ندی
یرموک یعنے ہیرومیکس پر جو بحر طبریس مین گرتے ہی یونانی بیچ میدان بلاد شام کے
پچہلی بار لڑے — اسّی ہزار آزمودہ سپاہیون نے جو شاہ استنبول کے بدل
طرفدار تہے قوم سرا اسن کو ڈرا دیا اور جلد قاصد خلیفہ پاس اس بات کی دریافت
کرنے کے لئے بہیجے کہ ہمین کیا حکم ہے لڑین یا الٹے پہر آوین — آٹہہ ہزار آدمی
مدد کے لئے بہیجے گئے اور چونکہ وقت مشکل اور خوف کے کچہہ لحاظ قانون کا نہین
رہتا ہی بلکہ موافق ضرورت کے عمل کیا جاتا ہی اور دعوے عمر اور درجہ کے چہوڑے
جاتے ہین — ابو عبیدہ نے اپنے لشکر کی بات کو مان لیا اور خالد کو کل اختیار
فوج کا دے دیا خالد کی اس نصیحت مختصر سے جو خوف پیدا کرنیوالی تہی کہ بہشت
تمہارے آگے ہی اور شیطان اور آگ دوزخ کے پیچہے لگے ہوے ہی لوگون کو
لڑائی کی طرف بہت رغبت ہوئی اور اسی طرح سے ابو عبیدہ کے کہنے سے
زخمیون کو کر رنج ہیں دشمن . ہی تمہارے ساتہہ شریک ہین لیکن انعام اور

اور خوشی انکو نصیب نہین ہوئی کی تسلی ہو گئی — حملون سے روم کے سوارون کے قریب تہا کہ مسلمانون کو شکست ہو جاوے لیکن عورتون قوم ہمیار اولاد اما لیکٹ نے جنکے ہتیار کمان اور برچہیان تہین اور جو مسلمانون کی پچہلی صف مین کہری تہین لعنت ملامت کی اور اس بات سے اہل عرب پہر لڑنے لگے — یونان والون مین سے کچہہ مارے گئے اور کچہہ بہاگ گئے خالد نے مبارکبادی مین خط خلیفہ کو اس مضمون کا لکہا کہ ہزارون کافر قتل ہوئے اور دریائے یرموک مین خدا جانے کتنے ڈوب گئے اور جو بہاگے وہ جنگلون اور پہاڑون مین مارے گئے اور اللہ جل شانہ نے مسلمانون کو انکی عورتون اور بچون اور ملک کا مالک کیا — جب یرموک مین شکست

محاصرہ بیت المقدس

ہوئی اسوقت بیت المقدس و حلب اور انٹیاوک کا حفاظت کرنیوالا سوائے ان لوگون کے جو انمین تہے کوئی اور نہ تہا — خلیفہ نے اپنے امیر لشکر کو حکم دیا کہ وہ بیت المقدس کو جا دے اسلیے کہ وہ اس شہر کو تعظیم مکہ اور مدینہ کے موافق کرتے ہین — جب پانچ ہزار مسلمانون نے حملہ کیا اور وہ کامیاب نہوئے تب ابو عبیدہ نے اپنے تمام لشکر کے ساتہہ اس شہر کو گہیر لیا اور وہانکے رہنے والون سے کہا کہ تم مسلمان ہو یا خراج دو — ابو عبیدہ نے خط بڑے بڑے سردارون اور رہنے والون ایلیا یعنے جروزلم کو لکہا کہ صحت اور خوشی ان لوگون کو ہو جو راہ سیدہی پر چلتے ہین اور خدا اور رسول پر ایمان اور یقین لاتے ہین — تمسے ہم یہہ چاہتے ہین کہ تم گواہ ہو کہ خدا ایک ہے اور محمد صلعم اسکا رسول ہے اور جب تم اس پر ایمان لاوگے تب ہمین حرام ہے کہ ہم تمہین مارین یا تمہارے مال اور بچون کو ہاتہہ لگاوین — اگر تم اسلام قبول نہین کرتے ہو تو خراج دو اور ہماری حمایت مین رہو اور جو تم اس بات کو منظور نہ کروگے تو ہم تمہارے مقابل

ایسے لوگون کو لاونگا جو موت کو بہت عزیز رکھتے ہین بہ نسبت کہ تم شراب کے پینے
اور کہانے کو سور کے گوشت کے — خدا نے چاہا تو ہم یہان سے جب تک کہ ہم ان
لوگون کو جو تمہاری طرف سے لڑتے ہین قتل نہ کرین اور تمہارے اطفال کو غلام نکرین
ٹلنے کے نہین — شدت جاڑے مین مسلمان چار مہینے تک مقام مذکور کو گھیرے
رہے اور آخر کو پادری سوفرونیس نے صلح کی شرط کو منظور کیا — اس لحاظ
سے کہ بیت المقدس جائے پاک تھی اُسنے کہا کہ مین ایسے سواے خلیفہ کے
کسی کے سپرد نہین کرونگا مدینہ کی مسجد مین اس شرط کی تکرار ہوئی — حضرت عثمان
اس بات سے کہ وہ دشمن جو مغلوب ہوگیا تھا شرطین کرتا ہے بہت خفا ہوئے
اور ان کے قبول نکرنے مین بہت سا کچھ کہا لیکن کہنے سے حضرت علی کے کہ مسلمانون
نے جو تکلیفین کہ جاڑے کے سبب سے لڑائی مین اوٹھائین اور تھکے ہوئے ہین
دیکھنے سے خلیفہ کے بھول جاوینگے اور انہین پھر قوت حاصل ہوگی حضرت عمر نے
سوفرونیس اور ابو عبیدہ کی مرضی کے موافق کیا — سفر انکا بیت المقدس کی

ذکر سفر کرنے خلیفہ کا بیت المقدس کو

طرف اس حال مین کہ انہین دنیا کے بڑے مقصدون کا حاصل کرنا منظور تھا ایسا
اسوقت کے عزم و سادگی و پاسداری مذہب اور حقیر سمجھنے شان و شوکت ظاہری پر
دلالت کرتا ہے کہ اسکا تھوڑا سا بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے — مین اوکلی
صاحب کے بیان کے موافق جو صاف صاف ہے لکھتا ہون خلیفہ نے اول
مسجد مین نماز پڑھی اور بعد زیارت کرنے مزار رسول مقبول کے حضرت علی
کو اپنی جاے پر قایم کیا اور تھوڑے سے رفیقون کے ساتھ روانہ ہوئے
انمین سے بہت سے لوگ تھوڑی دور تک انکے ساتھ گئے اور مدینہ کو الٹے
پھر آئے — وہ ایک اونٹ سرخ رنگ پر سوار ہوئے اور دو تھیلے

تہیلے ساتہہ لئے ایک مین اس قسم کی غذا بہری جسکو عرب سویق بولتے ہین اور وہ جو یا چانول یا گیہون کٹے اور بے پٹکے ہوئے سے تیار ہوتا ہے اور دوسرے کو میوہ جات سے بہر لیا اور ایک بڑی مشک پانی کی جسکی اس ملک مین بہت احتیاج ہوتی ہے آگے رکہہ لی اور ایک طباق لکڑی کا پیچہے باندہ لیا — خلیفہ نے اس سامان اور تیاری کے ساتہہ کوچ کیا اور جس جگہ وہ رات کو اترتے وہان سے وہ بے پڑہے نماز صبح کی نہ چلتے — بعد ادا کرنے نماز صبح کے وہ ان لوگون کیطرف جو انکے ساتہہ تہے منہہ کرتے اور کہتے تعریف ہے اس خدا کو جسنے تمہین دین راست سے مستقیم کیا اور ہم پر اپنا رسول بہیجا اور خطا کی راہ سے ہمین نکالا اور ہم مین جو مخالف ایک دوسرے کے تہے ایمان کے سبب سے اتفاق دیا اور ہمین ہمارے دشمنون پر غالب کیا اور اپنے ملک پر حاکم کیا — تم اے بندے خدا کے اسکے ان انعامون اور مہربانیون کا شکر کرو اسواسطے کہ خدا بڑہاتا ہے ان لوگون کو جو اس سے ترقی چاہتے ہین اور جو ڈہونڈتے ہین ان چیزون کو جو اسکے پاس ہین اور وہ اپنی رحمت بہیجتا ہے ان لوگون پر جو اسکا شکر کرتے ہین — بعد حمد اور تعریف خدا کے وہ طباق کو اپنے ستوئون سے بہرتے اور بڑی فیاضی سے اپنے مصاحبون کے ساتہہ کہاتے — انہون نے رستہ مین ایک مسلمان کو جسنے دو بہنون سے نکاح کر لیا تہا سزا دی کیونکہ اسطرح کا عقد حرام تہا اور ایک باج گذار کو بعضے آدمیون کے ہاتہہ سے جو خالد کے لشکر کے ساتہہ ہو لئے تہے اور زبردستی سے روپے لیتے تہے نجات دی اور تمام عمدہ پشمینہ جو یرموک کی لڑائی مین انہین ہاتہہ لگا تہا چہین لیا اور اسی طرح سے انہین عیاشی اور غرور سے بچایا اور انکو اوندہا کیچڑ مین کہنچوایا — جب وہ شہر کے سامنے پہنچے انہون نے نعرہ اللہ اکبر کا کہینچا اور کہا کہ خدا انہین فتح مند

۳۸ آسانی سے گرادو اپنا خیمہ موٹی اون کا کھڑا کرواکر زمین پر بیٹھ گئے امیر المومنین کی سادگی سے رعب اور دہشت جو سپاہیانہ کامون انکے تابعین سے بیت المقدس کے رہنے والون کے دلون مین پیدا ہوا تہا کچھہ کم نہوا — رئیس قوم نے اپنے سردارون سے کہا کہ مقابلہ کرنا ان لوگون سے بے مدد آسمانی کے بے فایدہ ہے — انہین رسول نے انکے یہہ حکم دیا تہا کہ وہ حلم وحیا اور تابع داری کو عمل مین لاوین اور ان اوصاف کے سبب سے انکی ترقی ہوگئی — تہوڑے دنومین سب قانون پرانی شرع کو غلبہ ہوگا اور انکی حکومت مشرق سے مغرب تک پہیل جاویگی شرطین صلح کی منظور ہوئین اور انپر دستخط بہی ہوگئے — جان و مال اور عبادت خانے قوم نصاری کے بسبب قبول کرنے بڑے اور استمراری خراج کے سلامت رہے اور اختلاف لباس اور القاب سے گروہ غالب اور مغلوب کا ہمیشہ امتیاز رہا — یہہ شرطین ہوئین کہ نصرانی زین پر سوار نہون اور نہ کسی قسم کا ہتیار رکہین اور اپنی مہرون پر الفاظ عربی کندہ نہ کروائین اور نہ کسی قسم کی شراب بیچین — وہ ایک قسم کے لباس کے سوا کپڑا دوسری طرح کا کبہی نہ پہنا کرین اور کمربند ہمیشہ کمرون پر اپنے باندہا کرین — وہ اپنے عبادت خانون مین صلیب نہ لگاوین اور صلیب کے نقش جو انکی کتابون مین ہووین انہین محلون مین اہل اسلام کے نہ دکہلایا کرین اور گہنٹون کو موگری سے نہ بجاوین اور جو شخص کبہی کسی مسلمان کا نوکر ہو اسکو اپنا نوکر نہ رکہین — اوکلی صاحب کہتا ہی کہ ان شرطون پر نصاری کو اپنے مذہب پر رہنے کا اختیار رہا اور بیت المقدس کو جسکے ایک زمانہ مین مشرقی ملکون مین بڑی رونق تہی ایسی سخت تابع داری کرنی پڑی کہ پہلے اس سے کبہی اسنے نہین کی تہی — رومیون نے جب اس شہر کو فتح کیا تہا گو کہ اسوقت بہشت سے لوگ یہان کی بہ نسبت لڑائی حال کے مارے گئے

ذکر تسخیر بیت المقدس ۶۳۷ ع

ہارے کے اور تکلیفین بہی اونپر زیادہ ہوئین لیکن بعد لڑائی کے باشندون پر سختی
بدرجہ غایت اور مدت تک رہی — وہ ملک اب بالکل مسلمانون کے قبضہ مین
جو مذہب نصاری کے دل سے دشمن ہہے آگیا اور جب سے وہ ملک سوائے
نوے برس کے جس عرصہ مین غلبہ قوم نصاری کا دینی لڑائی مین وہان ہوگیا تہا
اہل اسلام کے قبضہ مین رہا — خلیفہ کے لئے دروازے کہول دئے اور رئیس
اہل اسلام اور رئیس نصاری دونو اخلاص سے درباب مذہبی قدامت اس جگہ کے
باتین کرتے ہوئے شہر مین داخل ہوئے — نماز کے وقت خلیفہ نے کلیسا
کونسٹنٹاین کی سیڑہیون پر نماز پڑہی اور انہون نے انکار کیا کہ مین اندر اس کلیسا
محشر کے عبادت نہین کرونگا کیونکہ اگر مین اس عبادت خانہ مین نماز پڑہون تو کچہہ
شک نہین کہ اسکو مسلمان تمسے اسے فروخت لے لین گے یہہ وہ جگہ ہے کہ مین نہین
چاہتا ہون کہ وہ میری عبادت کی نقل کرین میرے سجدہ کرنے سے جو کہٹ پر
اس کلیسا کے ممکن ہے کہ آگے کو کچہہ فساد ہو پہر مین مسلمانون کو منع کردونگا کہ وہ سیڑہیون پر
جمع نہون — حکم سے خلیفہ کے عبادت گاہ حضرت سلیمان کی جہاڑی گئی اور کوڑا
اسکا صاف کیا گیا اور ایک مسجد تیار کروائی جسکی جلد شہرت اور رونق ہوگئی اور
کوئی مسجد برابر اسکے ممالک مشرقی مین نہ تہی — خلیفہ نے بیت المقدس مین دس
مقام کئے اور وہان مشورے آئندہ کی فتح کے ہوئے اور جب وہ مدینہ کو پہر آئے
تب اندیشہ مسلمانون کا کہ خلیفہ نے درمیان قبرون انبیا اور اس جگہ کے جہان
قیامت کے دن سب لوگ جمع ہونگے ارادہ مرنیکا کیا بیچ محاصرہ کرنے قلعہ حلب فتح حلب ۶۳۸ء
کے ہزارون مسلمان مارے گئے — پانچ مہینے تک فتح اور شکست ہوتی رہی
اور مسلمانون نے حضرت عمر سے عرض کیا کہ کسی اور سہل فتح کے واسطے اجازت

 دیکھئے امیر المومنین نے کہا کہ ہم اور تم رنج وراحت کے شریک ہیں لیکن میں تمسے یہہ کہتا ہون کہ ہرگز تم محاصرہ اس قلعہ سے نہ اٹھانا کیونکہ اس سبب سے دشمن تمہارے ہرطرف سے غلبہ کرینگے — پس تمہیں محاصرہ کا اٹھانا مناسب نہیں جب تک کہ خدا فیصلہ اس امر کا نہ کردے اور اس ملک کے اطراف سے اپنے واسطے اور اپنے گھوڑون کے لئے دانہ اور گھاس کی تلاش کرلین سردار فوج اہل اسلام نے بسبب جمع ہونے لوگون کے ہر ضلع سے عرب کے پہر حملے کرنے شروع کئے — دو مہینے تک لڑائی ہوائی لیکن اسکا کچھہ اثر ظاہر نہ ہوا اور اگر ایک حیلہ بن نہ آتا تو یقین تہا کہ صرف دلاوری سے مسلمانون کی کچھہ کام نہ نکلتا اور لاچار ہوکر اپنے ملک کو پہر آتے — نئے لوگ جو عرب سے آئے تھے انمین سے ایک شخص ڈمیس نامی نے جو قدآور وخونخوار اور دلاور تہا ازراہ شجاعت کے ظاہر کیا کہ مین بتیس ۳۲ آدمیون سے اس شہر کو لے سکتا ہون — آدمی اسوقت کے بہادری کے بڑے کامون کو پسند کرتے تہے اور نایب خلیفہ کو دل سے منظور تہا کہ کسی طور سے فتح ہو — خالد نے اسمین بہت کوشش کی کہ ڈمیس کی درخواست منظور ہوا اور ابو عبیدہ نے اپنی قوم کو نصیحت کی کہ تم ڈمس کی پہلے کمینہ حالت کے لحاظ سے جاننے سے اسکے ساتھہ انکار نکرو کیونکہ اگر مین انتظام ملکی کو چھوڑ سکتا تو اسمین کچھہ شک نہین کہ مین اسکے زیر حکم اس مہم مین جاتا — فوج مسلمانون کی فصیل سے حلب کے چلی گئی اور قلعہ کے لوگ یہہ حال دیکھہ کر غافل ہو گئے — چہ یونانی قید تہے انہون نے ڈمس کو غفلت سے قلعہ والون کی خبر دی لیکن اس سبب سے کہ وہ زبان عربی نہین جانتے تہے اور مترجم کی حاجت تہی ڈمیس خفا ہوا اور کہا کہ خدا کی لعنت ان کتون پر ہو یہہ کیسی ایک زبان اجنبی اور وحشی مین کلام کرتے ہین — رات

۱۸

باب دوسرا

رات کو جب خوب اندھیرا ہو گیا دمیس اور اسکے تیسون رفیقون نے کمین گاہ
کو اپنے پیچھے ایک ٹیلے کے چھوڑا اور خاموشی اور ہوشیاری کے ساتھہ قلعہ کی دیوار
تلے جا پہنچے ـــ اسنے اپنی چوڑی اور مضبوط پیٹھ کو ایک برج سے جو کچھہ جھک
گیا تھا لگا دیا اور کھڑا رہا اسنے اپنے رفیقون مین سے سات آدمیون سے جو
نہایت زور آور تھے کہا کہ ایک شخص دوسرے کے کندھے پر سوار ہو کر برجون پر
چڑھ جاوین اور ساتون آدمی اچھل کر برج پر فصیل کے جا بیٹھا ـــ سوتے ہوئے
سپاہیون مین سے بعضون کو مار ڈالا اور بعضون کو کھائی مین پھینک دیا اور تیس
مسلمان جو فصیل کے نیچے کھڑے ہوئے تھے یہ کلمات کہتے ہوئے اسے
رسول خدا ہماری مدد کر اور نجات دو رسیون اور عمامون سے دیوار پر چڑھ گئے
مکانون کو اس قلعہ کے جہان لوگ سوتے تھے اور کچھہ غل اور شور نہ تھا دمیس دیکھتا
پھرا کھانا کھانے کے مکان مین اسنے یوکنا سردار یونانیون کو دیکھا کہ وہ بہت جانی سے
مسلمانون کے خوشی کی ضیافت کر رہا تھا ـــ وہ اپنے رفیقون کے پاس پھر آیا
اور دروازون پر دربانون کو مارا اور پل تختہ بچھا دیا اور اسے صبح تک اپنے قبضہ
مین رکھا جبکہ خالد انکی مدد کے لئے آیا اور تمام مسلمان اس قلعہ مین داخل ہوئے

شکست انٹی اوک سنہ ۶۳۸ عیسوی

ملک شام کی بربادی اور ویرانی جسکا شروع لڑائی اجنادین
اور یرموک کی ہوئی تھی شکست ہونے بیت المقدس و دمشق اور حلب سے جلد
ہو گئی شام روم کی سلطنت کا ایک زرریز صوبہ تھا اسکے بڑے بڑے شہرون
مین سے صرف انٹی اوک قبضہ مین یونانیون کے تھا ـــ فوج زیر حکم یوکنا کی
جسنے کہ مذہب اور طریقہ نظم و نسق مسلمانون کو اختیار کر لیا گئی اور قلعہ اعزاز
اور پل آہنی کو جو انٹی اوک بین اوپر دریائے اورنٹس کے برا ہوا تھا حملہ

 کر کر لے لیا اور یہہ پچھلی بار تھی کہ فوج روم کی ہاتہہ سے مسلمانون کے قتل ہوئی
تب شہنشاہ ہیریکلیس فرائضات شاہی کو عمل مین نہین لاتا تہا اور گفتگوئی مذہبی
اور بیہودہ شان وشوکت مین مصروف تہا اور جب مسلمان تخت گاہ شام مین پہنچے
وہ قسطنطنیہ کو بہاگ گیا اور یونانیون کے قبضہ سے وہ شہر جسکو قیصر فخر کی راہ سے
آزاد اور پاک اور زور آور پکارتا تہا نکل گیا۔ ابو عبیدہ کو یہہ خوف پیدا ہوا کہ شاید
لشکر اوسکا اینٹی اوک کے اسباب عیش و طرب سے کم زور ہو جاوے اور اسنے
تین لاکہہ ڈیوکیٹ ہونے کے بطریق فدیہ کے ملک سے لیکر اپنی فوج کو لشکر گاہ
مین لے گیا تاکہ وہ قواعد جنگ اور محنت کو نہ بہول جاوین امیر المومنین مکہ کی حج
کے جانے کے لئے تیار تہے کہ انہین خبرین اس فتح کی اور اس بات کی کو مزاج
سپاہ کا عیش کی طرف راغب ہوا اور نیکی سے پہر گیا ہے پہنچین۔ حضرت عمر
سجدہ مین گئے اور روئے اور خدا و رسول کا شکر ادا کیا۔ زیادتی خوشی
اور احسانمندی کے سبب سے انہون نے کہا کہ ابو عبیدہ نے مسلمانون کو بہرہ مند
اسکی فتح سے ہونے دیا اور اسکے خط کا یہہ جواب لکہا کہ خدا نے مسلمانون کو
دنیا مین استعمال سے اچہی چیزون کے منع نہین کیا ہے اور خصوصاً ان لوگون کے
واسطے جنہون نے اچہے کام کئے ہین پس تمہین لازم ہے کہ انہین اجازت دو
تاکہ وہ آرام لین اور جو اچہی چیزین کہ اس ملک مین ہوتی ہین انکے حظ اٹھانے
سے انہین مزاحمت نکرو اور جس شخص کا ولایت عرب مین کنبا ہو وہ ملک شام مین
نکاح کرلے اور اگر کسی شخص کو انمین سے لونڈی کی خواہش ہو اسے اختیار دیا
جاوے کہ جتنی لونڈیون کے خرید کرنے کا اسے مقدور ہو مول لیوے۔ مسلمانون کو
نصاری پر سختی کرنی منظور نہتی اور وہ چاہتے تہے کہ شام کی نوادر اور نفائس سے بہو:

بہرہ مند ہوں — ایک وبا آئی اور اسکے باعث سے بہت سے مسلمان بہ نسبت ۴۳
تلوار دشمن یا عاشی انشی اوک کے ہلاک ہوئے — اس سال مین پچیس ہزار آدمی
موئے اور اہل عرب اٹھارہوین برس ہجری کو ساتھہ بڑے غم کے یاد کرتے ہین
اور ابو عبیدہ و سرجابل اور یزید کے مرنے سے سب لوگون کو زیادہ قلق ہوا
موت خالد سنہ ۶۴۲ عیسوی
خالد اس قسم کی موت سے جو سپاہی کے واسطے بہت نامبارک
ہے محفوظ رہا لیکن تیسرے برس کے آخر مین وہ نیچے کم زوری و بیماری اور بیعزتی کے
آگیا — اس پر یہہ قصور لگایا گیا کہ وہ خزانہ عام اپنے تصرف مین لایا تہا یا عمر کے
اشارہ سے اسپر یہہ نالش ہوئی تہی — تحقیق مقدمہ خالد کے جو اکثر اپنے ملک
کے واسطے لڑا تہا طرح طرح کی بے عزتی سے ہوئی — یہہ بات اغلب ہے
کہ اسکی گردن عمامہ سے باندہ کر کمینہ دہندوریہ پکڑے ہوئے لے گیا تہا اسنے
بڑے صبر کے ساتہہ اس ذلت و رسوائی کو سہا اور کہا کہ مین ہرگز غصہ کو دلمین جگہ
نہ دیکر تابعداری اپنے بزرگون کی سے باز نہ آؤنگا اسپر جرمانہ ہوا لیکن جب سوائے
ایک گہوڑے اسکی سواری اور ہتیار اور ایک غلام کے کچہہ نہ پایا عمر اسکی قبر پر جو
انیسا مین ہتی روئے

عمرو
خلافت عمر کی رونق اور شہرت صرف
خالد کی بہادری سے نہ ہوئی ہتی — عمرو لڑائی اور انتظام ملکی مین برابر سیف اللہ کے
تہا اور وہ ان لوگومین سے تہا جو رسول اللہ پر اول ایمان لائے تہے — اسنے
رسول اللہ و ابوبکر اور عمر کے ساتہہ لڑائیون مین بہت سے کام جو لایق حاکم ۲
اور سپاہی کے ہووے کئے — اسنے لڑکپن مین کچہہ شعر ہنسی کے حق مین نبی اپنے
ملک کے لکہے تہے اور انسے ذکاوت اسکی طبیعت کی ظاہر ہوتی ہے اور
اور اسکی بڑی عمدہ باتین مقولون مین داناؤن کے گنی گئین ہین — حضرت عمر

نے ایک دفعہ اس سے پوچھا کہ تم اپنی تلوار دکھاؤ جس سے تم بہت سی لڑائیان لڑے اور بہتیرے کافرون کو مارا — عمرو نے اسکو میان سے باہر نکالا اور خلیفہ نے بعد اس بات کے کہ وہ تلوار کچھ عمدہ نہ تھی کلمات تعجب اور حقارت آمیز ظاہر کئے عمرو نے اسکا جواب دیا کہ تلوار بغیر بازو اپنے صاحب کے زیادہ تیز ہوتی ہے اور نہ کچھ زیادہ وزن رکھتی ہے بہ نسبت تلوار فرزدق شاعر کی — ۶۳۸ھ

فتح مصر جون سنہ ۶۳۸

بعد مرنے ابو عبیدہ کے عمرو مسلمان کی فوج کا امیر ہوا اور انہین واسطے فتح کرنے مصر کے تیار کیا — مدینہ مین ایک شور ہوا اور لوگ حاصل کرنے عزت اس مہم سے اسکی حسد لیگئے اور حضرت عمر کی ایک خط سے جو انہون نے اسکو لکھا تھا ایسا ظاہر ہوتا تھا کہ عمر نے دمین اس بات کا قرار نہ دیا تھا کہ عمرو مصر کو فتح کرنے جاوے یا نہین خلیفہ نے لکھا کہ اگر تم میرے خط کو شام مین پاؤ تو وہین سے ایلٹے پھر آؤ اور اگر مصر مین پہنچ چکے ہو اور وہان تمہین قاصد خط دیوے خدا کی عنایت پر نظر رکھکر آگے بڑھنے کا قصد کرو اور خاطر جمع رکھو کہ اگر تمہین وہان کسی چیز کی احتیاج ہوگی مین اسکا سامان کر دونگا — نوکر حضرت عمر کا لشکر اہل اسلام سے ملک شام کی حدون مین جا ملا لیکن عمرو بگمان دشمنی اپنے ہموطنون کے لشکر کو اپنے ایرش کو لیگیا — اسنے یہان خیمہ کیا اور قاصد باریاب ہوا اور خط سامنے سرداروں کے پڑھا گیا — اسنے اپنے تئین اس امر سے جاہل ظاہر کرکر مطلب خط کا پکار کے پڑھا اور پوچھا کہ مقام ایرش کہان ہے اسنے جواب موافق اپنی خواہشون کا پایا اور آزردگی کے ساتھ اپنے سردارون سے کہا کہ خلیفہ کے حکم کو بجانا لازم ہے — مقام فرنگ یا بلوسیم پر جو کنجی ملک مصر کی تھی مسلمان جلد قابض ہوگئے اور بعد محاصرہ سات مہینے کے ممفس والون

باب دوسرا

والون نے تابع داری اختیار کی — اہل مصر یا نصاری کوپٹ مسلمانون کے آنے
سے خوش ہوئے — انہون نے بسبب اصول اور قواعد اپنے مذہب کے
شہنشاہ رومن استنبول کے ہاتہہ سے بہت ایذا اٹہائی تہی اور اسلئے انہین تبدیلی
حکومت کے توقع سے خوشی حاصل ہوئی — تاریخ نویس عرنبان کے مبالغہ سے
لکہتے ہین کہ باشندہ کوپٹ کے ساٹہہ لاکہہ آدمی تہے اور ہر سوین دن خراج ہر ایک
شخص وہان کا دو ڈوکٹ دیتا تہا اور ضعیف مردون اور عورتون اور بچون کو محصول
معاف تہا — یونانی جو مصر مین رہتے تہے اور بہ نسبت ~~باشندون~~ شہر مذکور کے
بہت کم تہے اسکندریہ کو بہاگ گئے اور اس شہر کو جو کہ تمام شہرون مین سے کہ شاہ
اسطنبول کے پاس تہے درجہ دوم رکہتا تہا کچہہ آسیب نہ پہنچا اگر ہیرکلیس جسکی
حکومت سمندر پر تہی شہر مذکور ہمیشہ غلہ وغیرہ سے سرانجام کرتا رہتا — رہنے والون
نے اس شہر کے باوجود مدد کرنے شہنشاہ کے چودہ ۱۴ مہینے تک مسلمانون سے
مقابلہ کیا اور تئیس ۲۳ ہزار مسلمان جنگ سکندریہ مین شہید ہوئے — آخرکار غیرت
اور جوشش اسلام حب الوطنی اہل مصر پر غالب آیا عمرو نے خلیفہ کو لکہا کہ بڑا شہر تسخیر اسکندریہ
مغربی میرے قبضہ مین آگیا — ممکن نہین کہ مین اسکی دولت اور خوبی کا بیان کرون
اور اتنا لکہنا کافی ہے کہ اسمین چار ہزار محل اور چار ہزار حمام اور چار ہزار تماشا گاہ
اور بارہ ۱۲ ہزار دوکانین کنجڑون کی اور چالیس ہزار یہودی باج گذار ہین — اس شہر کو
صلح یا شرط سے نہین لیا بلکہ ہتیار کے زور سے اسپر قابض ہوئے اور مسلمان
چاہتے ہین کہ وہ اپنی اس فتح سے نفع اٹہاوین — حضرت عمر نے کہلا بہیجا
کہ رعیت کے مال کو ہاتہہ نہ لگاوین اور خزانہ بادشاہی کو واسطے تعلیم کرنے
واحدانیت خدا اور پیغامون رسول کے رہنے دین — ہر ایک غریب شخص

 خواہ وہ خاص وہان کا رہنے والا قدیم سے تہا یا اور جگہ کا برسوین ون دو ڈبو گشب جزیہ مین دیا کرتا تہا لیکن خاص منافع مین سے دولتمند لوگون کے جو کہتی اور سوداگری کیا کرتے تہے کچھ روپے واسطے نفع ملک کے وضع کیا جاتا تہا۔ اہل عرب کے واسطے فتح مصر کی بہت اچھے وقت مین واقع ہوئی۔ اس برس انکے ملک مین کال پڑا اور عمرو نے اقسام غلہ وغیرہ سے جو اس زمین مین پیدا ہوتا تہا اور ایک زمانہ مین یہہ جگہ اہل روم کو غلہ سرانجام کرتی تہی اونٹون پر لدوا کر اپنے ہموطنون کی ضرورت کو جلد اچھی طرح سے رفع کیا

نہر دریائے نیل سے کاٹ کر بحر قلزم مین ملائی گئی

مصریون نے بادشاہون ٹولومی کے وقت مین اور رومیون نے سلطنت مین ٹربجن کے بہت سعی کی کہ ایک نہر واسطے آمد و رفت اجناس دریاے نیل اور بحر قلزم کے بیچ مین تیار کرین لیکن یہہ امید انکی بر نہ آئی۔ حضرت عمر کو یہہ خیال آیا کہ اگر ایک نہر تیار ہو تو سوداگری مصر اور عربستان مین آسانی سے ہونے لگے گی اور انہین اسکی تیاری کا مقدور بہی تہا سپاہیون نے عمرو کے ایک نہر اسّی میل کی لمبی کہود دی اور وہ جاری اور محفوظ رہی اسوقت تک کہ مدینہ خلافت کی جگہ تہی لیکن جب دمشق مقام خلافت کا مقرر ہوا مسلمانون کا بڑا انتفاع جو اس سے انہین حاصل تہا جاتا رہا اور دوسری قومون نے منفعت ملنے بحر شام اور بحر ہند سے اٹہائی

تسخیر ایران

بعد ذکر کرنے فتح شام اور مصر کے ہم ایران کی فتح کا بیان کرتے ہین۔ المونذر ایک خاندان سلاطین نصارٰی کا شہرون حیرا اور انبر مین نزدیک دریاے فرات کے اضلاع مغربی اور مقامون ویران بابل مین بادشاہت کرتے تہے اور بادشاہ ایران کے تابع دار تہے خالد نے شاہان ملک عرب مین سے پہلے انہین پر

پر حملہ کیا اور ستر ہزار سکہ زرجزیہ یہان کا پہلی آمدنی مدینہ کے خزانہ کی ہوئی — ۷ہم
شام کی لڑائی کے سبب تسخیر مین سلطنت ایران کی تاخیر واقع ہوئی اور حضرت عمر کی
زمانہ خلافت مین ترقی اور جوش اسلام سے ایک ایسا بڑا لشکر اہل اسلام کا واسطے
تسخیر اس ولایت کے تیار ہوا کہ جانشین سائرس بادشاہ کی اور اولاد قیصر کی ان لوگون
سے جواب تک ناچیز و گمنام تہی خوف کرنے لگے۔ ایک شخص نادان اور ناتجربہ
کار سردار فوج اہل اسلام نے خالد کی فتحون کے منفعت کو برباد کیا اور چار ہزار
مسلمان اُلٹے پہرنے ہوئے دریائے فرات مین غرق ہوئے — اس شکست
سے مسلمانون کو دلاوری اور ہمت زیادہ ہوئی — لڑنے والے انکے لشکر مین
کثرت سے جمع ہو گئے — انہون نے سوداگرون کو جو میلہ مین گانو تعداد متعلق
اسیریا یا عراق کے آیا جایا کرتے تہے لوٹا اور اون لوگون نے جنکا اسباب لٹ
گیا تہا خسرو کی سلطنت مین جاکر پناہ لی اسوقت ایران مین ایک عورت بادشاہت
کرتی تہی — امیرون اور پیشوایان مذہب نے اس عورت کو تخت سے جو کہ
قابل بادشاہت کے کم ہوتے مین اتار دیا لیکن یہہ بات دریافت ہوتی ہے
کہ لوگون کو یہان کے محبت وطن کی نہ تہی کیونکہ انہون نے ایسے خوف کے وقت
مین زمام سلطنت کو ایک لڑکے ناآزمودہ کار کے ہاتہہ مین دیا — پندرہ برس
کی عمر مین یزدجرد بیٹا خسرو اصطکار مین جسکا قدیم نام پرسیپولس تہا اور فارس مین
واقع تہا بجاے ملکہ ارزما کے تخت پر بیٹہا — حال فوج ایران کا کثرت اور
کمزوری مین اب بہی موافق زمانہ دارا کے تہا — لشکر بادشاہی سے جسمین
ایک لاکہہ بیس ہزار آدمی تہے اور جو ایسا معلوم ہوتا کہ صرف واسطے رونق
سواری بادشاہ کے درست کیا گیا ہے اور لڑائی کے لئے قابل نہ تہا میدان

ذکر لڑائی قدسیہ سنہ ۶۳۶ عیسوی

قدسیہ مین جس سے کوفہ دو منزل پر تہا تیس ہزار عرب نے مقابلہ کیا ۔ تین دن تک لڑائی ہوا کی اور جانبین کی فتح اور شکست ہوتی رہی چوتہے دن مسلمان غالب آئے۔ اور بعد فتح قدسیہ کے عراق یا اسیریا نے خلیفہ کی تابعداری اختیار کی ۔ فوج ایران کی دریائے دجلہ سے گذری اور مسلمان لوٹتے اور مارتے ہوئے پیچہا کئے چلے گئے آخر کو وہ ایسے ایک شہر کے نزدیک پہنچے جو انکے آگے بڑہنے کو مانع ہوا اور جسکی لطافت اور نزاکت اور قوت سے رومیون کو اسکے لینے کی خواہش ہوئی تہی لیکن ~~وہان~~ کے رہنے والون نے انسے مقابلہ کیا اور انہین اپنے ملک پر قابض نہونے دیا ۔

ذکر عمارت مبڈین

مبڈین یا ٹیسفن کی بڑائی اور دولت کو دیکہہ کر مسلمان تعجب مین گئے اور بولے کہ یہی سفید محل خسرو کا جسکا رسول خدا نے وعدہ کیا ہے ۔ شہر مبڈین لوٹا گیا تواریخ نویس عرب کے بہت فصاحت اور خوش بیانی کے ساتہہ دولت اور اسباب لوٹ کا حال لکہتے ہین ۔

ذکر لڑائیون جلولا اور نہاوند وغیرہ سنہ ۶۴۲ عیسوی و فتح ایران

یزدیجرڈ حلوان کو جو مڈیا کی پہاڑیون کے نیچے واقع ہے بہاگ گیا ۔ ایک اور فوج ایران کی یزدیجرڈ کے پاس جمع ہوئی اور وہ پہر مسلمانون سے لڑنے کے لئے جلد اترا اور شکست فاحش کہائی اس بادشاہ نے اپنے ملک کو چہوڑ دیا اور جیحون کے پار اترا اور تاتار کے چرواہون کی حمایت مین ہزار خرابی اپنی عمر کے دنون کو پورا کیا ۔ اہل ایران اپنی ازادی کے لئے گو کہ بادشاہ انکا سلطنت سے کنارہ کر بیٹہا لڑے ۔ نہاوند کی لڑائی مین ایک لاکہہ پچاس ہزار آدمی نے جو زیر حکم اپنے بادشاہون کے مانند غلامون کی رہتے تہے غیر ملک کے لوگون سے مقابلہ کیا لیکن اہل عرب فتح یاب ہوئے اور لڑائی اس دن کی جسمین ولایت متعلق خلافت کے ہو گئی بسبب پیدا ہونے بڑے بڑے نتایج کے مشہور ساتہہ لقب فتح الفتح کے

فتح الفتح کے ہوئی — ایرانیون کی سلطنت قدیم مغلوب ہوگئی اور قوانین کو ۴۹
بالکل لحاظ نہ کیا اور انکے معاملات مین بسبب استعمال کرنے تقویم قمری کے بجائے
شمسی کے خلل واقع ہوا زبان انکے بولنے سے کبھی متروک نہوئی لیکن الفاظ
عربی اسمین بہت مل گئے کیونکہ اس زمانہ سے امور مذہب وحکومت اور آئین
محاورہ مین زبان عربی کی مستعمل تہی — مذہب مین زردشت کے جاہلون نے
افراط اور تفریط کی تہی اور اہل عرب کے نزدیک جو خدا کو ایک سمجہتے تہے
ایران کے لوگ بت پرست ظاہر ہوئے — مسلمانون نے کتابون کو مجوسیون
کی برباد کر دیا اور جسطرح یہودیون اور نصرانیون کو اختیار قبول کرنے اسلام
یا دینے جزیہ کا دیا گیا تہا ایرانیون کو نہ ملا بلکہ انسے یہہ کہا گیا کہ اگر تم اسلام
نہ قبول کروگے تو مارے جاؤگے — اکثر لوگون نے وہان کے اقرار کیا
کہ خدا ایک ہے اور محمد صلے اللہ علیہ وسلم اسکا رسول اور تہوڑے لوگون نے
جو بڑے ہٹ دہرم تہے پہاڑون مین کوہستان کے پناہ لی ذکر کرنا
بہت سی باتون کا جو بروقت مطیع کرنے حاکمون مختلف اضلاع ایران کے
ظہور مین آئین لاحاصل ہے لیکن ایک واقعہ جو بروقت فتح ہونے ضلع احوض
اور سوسا کے ظاہر ہوا اس خوبی کے ساتہہ دلالت اوپر اطوار ولایتون مشرقی
فرنگستان کے کرتا ہے کہ اسکو ہم یہان لکہین گے عرب نے ہرموزان حاکم
اس دیار کو قلعہ سوسا مین گہیر لیا — قلعہ انکے قبضہ مین آگیا اور حاکم
مذکور مدینہ کو لیجایا گیا اتفاقاً وہ جسوقت وہان پہنچا کہ خلیفہ ایک جماعت
مفلسون کے بیچ مین زینہ پر مسجد جامع کے سوتے تہے — حاکم ایران
سنتے جو جانتا تہا کہ بادشاہ بڑے تجمل اور سامان کے ساتہہ رہتے ہین

۵۰ کہا کہ مجھے حضرت عمر کے حضور مین لیچلو — خلیفہ رسول کے غل سے آنکھ کھل گئی
اور فرمایا کہ قیدی کو مسجد کے ایک حجرہ مین لیجاؤ — آپ رسول اللہ کی جائے
پر بیٹھ گئے اور فرمایا کہ اس قیدی کا لباس عمدہ اتار لو اور اس سے کہا کیا تم
خدا کے انصاف اور جزا کفر اور اسلام سے واقف نہین ہرمزان نے جواب
مین کہا کہ مین خدا کے انصاف کو خوب جانتا ہون — جن دنون مین کہ ہم سب
کے سب جاہل تہے خوب لڑے اور ہماری قوم کو غلبہ تہا خدا ان دنون مین کسی کا
طرفدار نہ تہا جب ~~وہ تمہارا~~ طرفدار ہوا تمنے ہمارے ملک اور مذہب کو تباہ اور
برباد کیا — حاکم موصوف نے کہا کہ مجھے پیاس لگی ہے اور چاہا کہ وہ خلیفہ کے
روبرو پانی پیوے کیونکہ یہہ امر بموجب عادت باشندگان ممالک مشرقی کے
باعث دوستی کا ہوتا ہے — خلیفہ نے فرمایا کہ تم کسواسطے پانی مانگتے ہو
— اس حاکم نے کہا کہ مجھے تشنگی شدت سے ہے اور مین اس لئے پانی مانگتا
ہون کہ ہلاک نہون — خلیفہ نے کہا جب تک کہ تم پانی نہ پیوگے کچھہ آسیب
تمہاری جان کو نہین پہنچے گا — ہرمزان نے حضرت عمر کے اقرار پر اعتماد
کرکر پانی کے برتن کو زمین پر پہینک دیا — اور جانشین رسول اللہ نے
اپنے وعدہ کو وفا کیا اور اپنے مکار دشمن کو مسلمان کیا

وفات عمر تیسوین سال ہجری مین حضرت عمر کو کسی قاتل نے مار ڈالا — چونکہ خلیفہ کسو
فاروق در باب مقرر کرنے امیر مسلمانون کے لیاقتون پر اپنے دوستون کی اطمینان
۶۴۴ع نہ تہا اسلئے انہون نے مقرر کرنا کسی شخص کا اس عہدہ جلیل پر چہہ سردارون
کی رائے پر چہوڑا — حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اس سبب سے کہ وہ
بڑے حاکم اپنے لکار دیا سلطنت مین معاونت کرین خلافت سے انکار

انکار کیا لیکن حضرت عثمان غنی نے جسکو اس بات کی پروانہ تھی ہر ایک شرط پر انس عہدہ کو منظور کر لیا — انکے زمانہ خلافت مین مسلمان موصل کے پل پر سے ہوکر دریائے دجلہ سے گذرے اور اضلاع آرمینیا اور میسوپوٹمیا پر قابض ہوئے عمر فاروق کی خلافت کے عہد مین وہ بحر کسپین کے پاس پہنچے تھے سرداروں حضرت عثمان کے نے شہر بلخ وتھوس وہرات اور نیسچر ضلع خراسان پر قبضہ کیا اور دریائے جیحون حد سلطنت اہل اسلام اور تاتار کی ہوئی — حضرت عثمان کو محبت اور پاس اپنے کنبے کا بہت تھا اسلئے قریب تھا کہ اہل عرب کی سلطنت ملک زرریز مصر سے جاتی رہے — خلیفہ نے عمرو کو حکومت اس ولایت سے جسمین کہ اسکے لوگ بسبب اسکے انصاف ورحم اور اتفاق کے عزیز جانتے تھے بلوالیا — بعد اسکے روانہ ہونے کے قسطنطنیہ مین نایب نے ہرکلیس کے بیٹے کی جسکی عمر ابھی چھوٹی تھی موافق خواہش لوگون کے دوبارہ قابض ہونا مصر پر جہانسے پہلے انکی قلمرو مین غلہ وغیرہ آیا کرتا تھا چاہا اور یونان کی فوج بحری نے شہر اسکندریہ کو گھیر لیا — نصرانیون کو مصر کے یہہ خوف ہوا کہ بادشاہ اسطنبول کا بسبب اسکے کہ ہمنے اطاعت مسلمانون کی اختیار کی تھی سزا دیگا اور انہون نے اسی سبب خلیفہ سے درخواست کی کہ وہ پھر عمرو کو انکا سردار مقرر کردے — ضرورت عام رعایت اور پاسداری اقربا پر غالب آئی اس شخص نے سند خلیفہ کی حاصل کی اور روم والون کی فوج بحری اور بری کو فصیل سے سکندریہ کے ہٹا دیا — سلطنت مصر پر ایکدفعہ پھر حملہ ہوا اور عمرو اسکی حفاظت کے لئے مہم افریقہ سے بلایا گیا — وہ رومیون کے باربار حملہ کرنے اور نہ باز آنے سے انکے اپنی حرکات سے بہت خفا ہوا اور کہا

سلطنت عثمان غنی سنہ ۴۴ع سے ۵۵۶ تک

کہ اگر خدا مجھے فتح یاب کرے تو مین اس شہر کی فصیل کو ڈہوا دونگا اور کسبی کے گہر کی مانند قابل رسائی کے کر دونگا — مسلمانون کی بہادری کے سبب سے عہد اسکا پورا ہوا — سکندریہ کے فصیل ڈہائی گئی لیکن عمرو نے قتل عام مصریون اور یونانیون کا نہو نے دیا اور اس جگہ پر جہانکہ عمرو نے حکم دیا تہا کہ سپاہی اپنی اپنی تلوار کو میان مین کرلین ایک مسجد جو کہ ملقب بہ مسجد رحم تہی اسواسطے یادداشت کے تعمیر کی گئی تہی

مہم افریقہ سنہ ۶۴۷ ع

عبداللہ جو سرداروں مین سے حضرت عثمان کے تہا ایک ہاتہہ مین تلوار اور دوسرے مین قران مجید لئے ہوئے چالیس ہزار دلاوروں عرب کے ساتہہ ممیفس سے مسلمان کرنے یا تابعدار کرنے کے لئے اضلاع نامعلوم مغربی کو روانہ ہوا — محاصرہ مقام ٹریپولی ملتوی رہا کیونکہ کریگری سپہدار شاہ اسطنبول کا ایک لاکہہ بیس ہزار رومی اور حبشیون کے ساتہہ مقابلہ کے لئے نکلا — اس سپہدار نے اس بات کو کہ رہنے والے یہان کے یا اسلام قبول کرین یا خراج دین منظور نہ کیا اور سردار اہل اسلام نے ٹریپولی کے شہر پناہ سے خیمے اپنے لشکر کے اٹہائے — ایک میدان ریگستان مین لڑائی کئی دنون تک طلوع آفتاب سے دوپہر تک جب کہ سپاہ دونو طرف کی گرمی سے گہبرا کر اپنے خیمون کو چلی جاتی تہی ہواکی — لیکن زبیر نے جو فن لڑائی سے خوب واقف تہا اس نے قاعدہ لڑائی کا فیصلہ کردیا — لشکر اہل اسلام مین سے ایک گروہ اپنے سپہدار عبداللہ سے جدا ہوگیا اور سردار اس گروہ نے بارہ آدمیون کو جو بہت ہی دلاور تہے بہیجا کہ وہ یونانیون کی کمپو مین سے ہوکر نکل جاوین — وہ رات کو اندہیرے کے سبب سے فوج سے دشمن کی بے معلوم نکل گئے اور بسبب توقف نکرنے

توقف نکرنے اور سرگرم رہنے کے جو کسی طرح سے آرام کو روا نہین رکھتا ۵۳
صبح کی لڑائی مین اپنے دوسرے مسلمان بہائیون کے ساتھ آملے — زبیر نے عبداللہ کو نہ دیکہا اور پوچہا کہ ہمارا سردار کہان ہے — کسی نے جواب دیا کہ وہ اندر اپنے خیمہ کے ہے — اسنے یہہ دیکہہ کر کہ عبداللہ حقیقت مین لڑائی کے میدان سے چلا گیا طعنہ کی راہ سے پکارا کہ کیا خیمہ مقام واسطے بیٹہ رہنے سردار فوج اسلام کے ہے — سردار موصوف نے جب اس سے زبیر ملا جواب مین کہا کہ دشمن نے اشتہار دیا کہ جو شخص خواہ نصرانی ہو یا مسلمان اگر مسلمانون کے سردار کا سر کاٹ لاوے تو وہ عوض مین اسکے ایک لاکہہ سکہ زر پاویگا اور حاکم اپنی بیٹی کی اس سے شادی کردیگا — وہ عورت اپنے باپ کی متصل پہلو مین لڑتی ہے اور اسکی خوبصورتی نے دلون مین جوانون دونو طرف کے آگ شوق کی بہڑکائی ہے — میرے دوست مجہے لڑنے سے منع کرتے ہین اور کہتے ہین کہ اگر تم مارے جاوگے تو لڑائی مین خلل عظیم واقع ہوگا — زبیر دلاور نے کہا کہ تم بہی لشکر مین یہہ اشتہار دے دو کہ جو کوئی گرگری کا سر لاویگا وہ اسکی بیٹی کو جو قید مین آویگی علاوہ انعام ایک لاکہہ سکہ زر کے پاویگا — دلاور اور آزمودہ سردار نے ایک تدبیر واسطے شکست دینے یونانیون کے سوچی اور اور اسکو عمل مین لایا — دوسرے دن کچہہ مسلمان دشمن سے لڑنے لگے اور دونو لشکر جب تک کہ گرمی آفتاب کی زیادہ نہوئی میدان لڑائی سے نہ ہٹے — مسلمانون نے خیمون مین اپنے پہنچ کر تلوارون کو ڈال دیا اور کمانون کو اپنی زینو پر گہورون کے رکہہ دیا اور ایسی صورت نبائی کہ دشمن

قریب مین آگیا کہ وہ لڑائی سے تہکے ہوئے پڑے ہین اور اُنکی طرف سے بیفکر ہوگیا — لیکن زبیر کے اشارہ کرتے ہی ایک بڑا گروہ سپاہیون تازہ اور قوی کا اپنے خیمون سے نکل آیا اور گہوڑون پر سوار ہوا — رومیون نے جو حیرت زدہ اور تہکے ہوئے تہے ہتیار اپنے جلدی سے اُٹہا لئے لیکن حملہ سخت مسلمانون سے صفین اونکی فوج کی ٹوٹ گیئن اور گریگری مارا گیا اور اُسکے لشکر کے لوگون نے بہاگ کر سوفیٹلہ مین پناہ لی — پہلے ہی حملہ مین اُس شہر نے تابعداری اختیار کی غنیمت کے مال مین سے ہر ایک سوار کو دو دو ہزار سکہ زر ملے اور پیادون کو ایک ایک ہزار — بیٹی گریگری کی سپاہ کو اپنی جرأت اور نصیحت سے تقویت دی اور میدان سے نہ ہٹی آخر کو ایک گروہ سوارون نے اُسے پکڑ لیا اور حضور مین عبد اللہ کے لے گئے — اُس عورت نے زبیر کو دیکہہ کر رو دیا جس سے ثابت ہوا کہ یہی شخص اسکے باپ کی ہلاکت کا باعث ہوا تہا — زبیر کی حیا اور بے پروائی سے جسکے باعث سے اُسنے طرف ایسی ایک خوبصورت عورت کے نگاہ نکی عبد اللہ کو تعجب ہوا اور کہا کہ تم کیون نہین اُس عمدہ انعام کو اپنی فتح کی عوض مین طلب کرتے — زبیر نے جواب مین کہا کہ مین واسطے رونق اور شہرت مذہب کے لڑتا ہون اور تمام کمینہ مطلبون کو ناپسند کرتا ہون — لیکن عبد اللہ نے اُسی وہ عورت ناکتخدا اور روپیا زبردستی سے دیا اور مدینہ مین اُسکو بہیجا کہ وہ خلیفہ کو فتح لشکر اسلام سے خبر دے

...رجاری رہا ...ت لوگون کا ...ن سے — مسلمان جیسے کہ ابو بکر صدیق اور عمر فاروق کی ہمیشہ تابعدار رہے ویسے عثمان غنی کے نرہے کیونکہ وہ اپنے خویشون اور رشتہ دارون کی بہت پاسداری کرتے تہے اور

اور بیت المال کے روپے کو اپنے دوستون کے صرف مین لاتے تہے
اور اوپر کی سیڑہی پر منبر کے بیٹہتے تہے اور حضرت ابو بکر اور عمر کا یہہ حال
تہا کہ وہ پہلے یا دوسرے زینہ پر بیٹہتے اور ان باتون کے سبب سے اہل
عرب نے چاہا کہ انکی اطاعت چہوڑ دین — مصری و شامی اور ایرانی مدینہ
کے قرب و جوار مین جمع ہوئے اور خلیفہ سے فریاد کی — خلیفہ نے ان کی
تمام باتون کو منظور کر لیا اور انکی مرضی کے موافق کیا لیکن عائشہ رضی اللہ
عنہا کو یہہ بات خوش نہ آئی — وہ چاہتے تہے کہ میرے طرفدارون مین
سے تخت پر بیٹہے اور سرکشون کی ہر ایک تدبیر مین خفیہ مدد کی — ایک
خط جعلی خلیفہ کی طرف سے واسطے قتل حاکم مصر کے جسکو اُنہنے لاچار ہوکر مقرر
کیا تہا ایسے موقع پر رکہا گیا کہ مصر کے نائبون کے ہاتہہ لگا اور پہر شعلہ ایسی
کی لڑائی کا روشن ہوا اور سرکشون نے عثمان کے گہر کو گہیر لیا — حسن
اور حسین رضی اللہ عنہما نے تہوڑی دیر تک انکی حمایت کی لوگ اب بہی انکا
ادب اور تعظیم کچہہ کچہہ بلحاظ اسکے کہ وہ پیغمبر آخر الزمان کے جانشین برحق تہے
کرتے تہے اور اس سبب سے وہ اسوقت تک انکے قتل سے باز رہے لیکن
سرکشون کو عداوت اور زیادہ ہوئی اور محل کے دروازون کو زبردستی
سے کہول دیا بڑے سردار سرکشون کے اس مکان مین جہان خلیفہ بیٹہے ہوئے
قران شریف کی تلاوت کر رہے تہے آئے اور اُسکے دوست کے فاقت — قتل عثمان رضی اللہ عنہ سنہ ۶۵۴ع
مین اپنے سردار باوقار کے مارے گئے اور انکی اس جانفشانی سے
کچہہ حاصل نہوا بائیس برس بعد وفات جناب سید المرسلین — سلطنت علی از سنہ ۶۵۵ع سے ۶۶۰ع تک
بہنے حضرت عثمان قتل ہوئے اور علی بیٹے ابو طالب کے سلطنت وسیع

٥٦ اور پر رونق عربستان وایران وشام اور مصر کے بادشاہ ہوئے — یہ ایک
عجیب بات معلوم ہوتی ہے کہ حضرت علی جو سردار خاندان ہاشم اور محمد کے
بھائی اور داماد اس شخص کے جسکی عرب کے لوگ کمال تعظیم اور تکریم کرتے تھے
بعد مرنے محمد رسول اللہ کے مسند خلافت پر نہ بیٹھے — سوائے نسبت اور
علاقہ پیدائش اور شادی کے رسول خدا انہیں بہت دوست رکھتے تھے — بیان انکی سیرت کا
ابن ابو طالب سب سے پہلے مسلمان ہوئے اور جناب سید الکونین نے شفقت
کی راہ سے انہیں لقب ہارون موسے ثانی کا دیا — انکی فصاحت اور شجاعت
واسطے اس قوم کے جو بہادری کو نیکی اور فصاحت کو دانائی جانتے ہیں شکر
گذاری کے قابل ہے لیکن انکی عالی ہمتی اور الوالعزمی ہوشیاری سے جو واسطے
نظم ونسق ملک کے ضرور ہے خالی تہی اور اسکے سبب سے انہون نے
ہمیشہ کام اپنے تاملی سے کئے — اگر حضرت فاطمہ زندہ رہتین تو حضرت
علی اور حضرت ابو بکر کا جھگڑا کبھی موقوف نہوتا جناب رسالت مآب کی
وفات کے چھ مہینے بعد حضرت فاطمہ کا انتقال ہوا اور اصحاب رسول اللہ کو
انکی اولاد کی محبت کم ہوگئی — علی ابوبکر وعمر وعثمان رضی اللہ عنہم کے
زمانہ خلافت مین تابع دار نہ تہے — جب خلفا انہین بلاتے تہے تو وہ
شوری مدینہ مین شریک ہوتے تہے مگر وہ بیچ سرانجام کرنے گہر کے کاروبار
اور ادای فرایض مذہب کے بہت مشغول رہتے تہے — بعد قتل عثمان کے
انسے مصر کے لوگون نے جو مدینہ مین تہے عرض کیا کہ وہ خلیفہ ہون —
حضرت علی نے اس بات سے خفا ہوکر کہ غیر ملک کے لوگون نے اختیار
پسند کرنے خلفا کے لیا ہی کہا کہ صرف قبول کرلینا اہل مکہ اور مدینہ کا

اور مدینہ کا کفایت کرتا ہے — بسبب نئے قاتلون کی رائے کو منظور کرلیا اور شک
اور شیعہ تمام حضرت علی کے جانتے رہے — انہون نے حضرت عائشہ اور
تمام خاندان معاویہ کی عداوت کے خوف کے مارے پوشیدہ تابع داری
اختیار کرلینے سے سردارون کے انکار کیا — انہون نے روئی کے کپڑے
کرتا پہنا اور ایک موٹا دوپٹہ سر کو لپٹا اور نعلین ایک ہاتھ مین لین اور دوسرے
مین بجائے عصا کے کمان پکڑی اور وہ اس سادہ وضع کے ساتھ جو انکی ہمیشہ
خو تھی مسجد کو تشریف لے گئے — سردارون نے جو وہان جمع تھے تابع
داری انکی ظاہر اختیار کی لیکن اسنے طلحہ اور زبیر سے جو خاندان معاویہ کے
خیر خواہ تھے صاف دلی سے کہا کہ وہ خلیفہ ہون یا کوئی اور شخص جسکو سب پسند
بیعت رہا
کرلین اور مین دعوی خلافت کو اپنے چھوڑتا ہون

ذکر بے محبت ہو جانے لوگونکا سے حضرت علی

مین عثمان غنی کے مرنے کے بعد بھی فساد رہا — لشکر شام کا معاویہ کی رفاقت
مین دم مارتا تھا اور خلیفہ نے درخواست طلحہ اور زبیر کہ وہ حاکم کوفہ اور بصرہ مین
مقرر ہون منظور نکیا اور اسی سبب یہہ دونو سردار انکے دشمن ہوگئے — بہت
سے حاکمون کو محبت حضرت علی کی نرہی — اگر فساد شروع مین حضرت عثمان
کی نرمی کے سبب سے جو لوگون مین ہو رہا تھا موقوف نہوسکی تو ممکن نہ تھا
کہ حضرت علی ان لوگون کو جنہون نے فساد اٹھایا اور کامیاب ہوئے تھے ملا
سکتے — حضرت علی نے حکم واسطے برخاستگی صوبہ داران اضلاع کے حسب مناسب
وقت تھا صادر کیا مگر فوج نے علی کے طرفدارون کی اطاعت کرنے سے
انکار کیا جب تک کہ عوض قتل عثمان کا نہ لیا جاوے خلیفہ مرحوم کے قمیص
خون آلود کو دمشق کے منبر پر لٹکا دیا اور ساٹھ ہزار مسلمانون نے فساد

کرنے کے واسطے عہد رفاقت کو توڑ ڈالا ـ حضرت عائشہ نے حقیقت مین قاتلین
عثمان کی مدد کی تہی لیکن وہ حضرت علی کو بہ نسبت خلیفہ سابق کے زیادہ ناپسند
کرتی تہین اور ان شخصون کو جو کہ عوض قتل عثمان کا چاہتے تہے مدینہ مین جمع ہونے کے
لئے طلب کیا تین ہزار آدمیون کے ساتہہ وہ جنگل عربستان سے گذرین اور طلحہ اور
زبیر بہی انکی مدد کے لئے گئے اور ام المومنین نے قریب بصرہ کے خیمے کئے ـ
نایب علی پر حملہ کیا اور وہ مغلوب ہوگیا لیکن حضرت عائشہ کو واسطے لڑائی
کے گہر سے نکل آنے کے سبب سے جو انہین مناسب نہ تہا لوگون نے بہت
سی ملامت کی

ذکر جنگ بصرہ یوم الجمل

بسرداری بیس ہزار جان نثار عرب کے حضرت
علی مدینہ سے عراق مین آئے دس ہزار کوفی انکے ساتہہ ہو گئے اور بصرہ کی فصیل
کے تلے وہ سو کشون پر فتحیاب ہوئے ـ طلحہ اور زبیر مارے گئے اور ام المومنین
کو قید کر کر حضرت علی کے پاس لے گئے ـ وہ اس جگہ جہان لڑائی ہو رہی
تہی اونٹ پر سوار ہو کر لوگون کو اپنے ترغیب واسطے لڑنے کے دے رہین
تہین اور ہاتہہ ستر آدمیون کے جو مہار کو اونٹ کی پکڑے ہوئے جاتے تہے کٹ گئی
اور تیر اس کثرت سے محمل پر لگی کہ وہ چہپ گیا ـ گرد اس اونٹ کے دم بدم
سپاہی انکے جمع ہوتے تہے لیکن کسی دوست نے حضرت علی کے اس حیوان کو
مار ڈالا اور یہہ لڑائی ساتہہ نام یوم الجمل کے مشہور ہوئی ـ حضرت علی نے عایشہ
صدیقہ کی بہت عزت اور خاطر داری کی ـ حضرت علی نے انہین سمجہایا کہ وہ
مدینہ کو چلے جاوین اور اپنے دونو بیٹان حسن اور حسین کو انکے ساتہہ کر دیا
ـ حضرت علی نے کوفہ مین آرام لیا یہہ شہر مغرب مین کنارہ دریائے
فرات پر واقع ہے اور اسکو مسلمانون نے جب انہین ہوا اور جابی یعنی

پیشفعن کی پسند نہ آئی تعمیر کیا خلیفہ نے جب عراق کو اپنا مقر ٹھہرایا اور مصری
اور عربی اور ایرانی اور خراسانی تابع دار ہو گئے یہہ خیال کیا کہ سرکش اب مغلوب
ہو گئے ہیں لیکن چند روز ہی گذرے کہ ایک بڑا دشمن پیدا ہوا جسکی طرف سے
وہ فکرمند ہوئے — معاویہ نے اپنے ارادہ بادشاہت کو لباس خیرخواہی — ذکر سرکشی معاویہ
ملک مین پوشیدہ رکھا اسی ہزار عرب اور مددگار لوگون نے صفین کے میدان
مین جو دریائے فرات کے مغربی کنارہ کی طرف ہے اقرار کیا کہ وہ خلیفہ برحق
ہے اور اُسے حضرت علی سے جو قتل عثمان کے ساتھہ متہم ہوئے استحقاق
خلافت کا زیادہ ہے — ایکسو دس دن کے عرصہ مین نوے بار کشت و خون
اور لڑائیان دونون لشکرون کے درمیان واقع ہوئین — پینتالیس ہزار رفیق
معاویہ کے اور پچیس ہزار آدمی سپاہ مین سے حضرت علی کے آپس کی لڑائی
مین مارے گئے — جناب رسالت پناہ کے چچیرے بہائی نے بسبب اپنی جوانمردی
کے جو سلاطین ایشیا مین نایاب ہے اپنے لشکر کو تاکید سے کہدیا کہ وہ پہلے
دشمن پر حملہ نکرین اور جو بہاگ جادین اُنسے مزاحم نہون اور جو عورتین قید
مین آدین اُنکے ننگ و ناموس کی حفاظت کرین — شہرت اُسکی بہادری
اور مروت کی برابر تہی — حضرت علی نے معاویہ سے کہا کہ کب تک لوگ
ہمارے جہگڑون مین مارے جاوینگے آؤ ہم اور تم لڑین اور فیصلہ اپنا خدا
اور تلوار پر چہوڑین لیکن معاویہ نے اِس بات کو نہ مانا کیونکہ شجاعت حضرت
علی کی لشکر مین ضرب المثل تہی صبح کے وقت بعد ایک لڑائی رات کے
حضرت علی کی فتح مین کچہ شک نرہا لیکن ایک حیلہ سے عمرو کے جسنے مصر
کو فتح کیا اور معاویہ کا دوست تہا سپاہ خلیفہ برحق کی دغا کہا گئی —

۶۰ — شام کی سپاہ نے نیزون کے سرے پر قران لٹکا دیا تہا اور یہہ بات
پکار پکار کے کہتے جاتے تہے کہ یہہ کتاب پاک چاہتی ہے کہ فیصلہ تمام جہگڑونکا
کر دے — ہرچند حضرت علی نے عربون کو سمجہایا کہ یہہ فریب ہے لیکن کچہہ
حاصل نہوا انکو مذہب کا جوش آیا اور اپنے عہد کو بہول گئے اور سب نے کلام
اللہ کو سجدہ کیا — لڑائی ملتوی رہی اور لشکر اپنے اپنے مقام کو چلے گئے
اور معاملہ واسطے ایک عرصہ دراز کے ہوگیا اور اسکے سبب سے قوت حضرت
علی کی گہٹ گئی اور متمرد لوگ زور آور ہوگئے سلاطین ایران و عربستان اور
مصر نے طریقہ اتحاد و اخلاص کو چہوڑ دیا اور معاویہ کے رفیقون کو زور آور
دیکہہ کر راہ موافقت کی انسے پیدا کی اور رسول مقبول کے چچا کے بیٹے نے
اپنی جان اور سلطنت کو بیچ تنبیہہ اور تادیب کرنے گروہ خارجیون کے جنکے
عقاید خلاف کلام اللہ کے تہے برباد کی — اسنے میدان مین خارجیون کے لشکر
کو شکست دی لیکن تین شخصون نے جو بہاگ گئے تہے ارادہ کیا کہ بدلہ اپنے
دوستون کی موت کا لین اور اسے مار ڈالین — خارجیون کو یہہ گمان
تہا کہ معاویہ اور عمرو کی زندگی تک ہمارے ملک مین فساد و خلل رہے گا
— ان تینو شخصون مین سے ہر ایک نے جسکو وہ مارنا چاہتا تہا پسند کر لیا
اور اپنے اپنے خنجرون کو زہر سے بجہایا — دیوان عمرو کا بچانے مین
اپنے آقا کے زخمی ہوا اور معاویہ کے بہت زخم کاری آئے قاتل نے
مسجد مین کوفہ کی خنجر سینہ مین حضرت علی کے گہسیڑ دیا اور اس سردار شہادت علی کرم اللہ وجہہ سنہ ۶۶۰ عیسوی
شجاع نے تیرسٹھ برس کی عمر مین وفات پائی مرتے وقت انہون نے
اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ قاتل کو بہت ایذا نہ دینا حضرت علی کی وفات

باب دوسرا

وفات کے بعد کوفیون نے انکے بڑے بیٹے حسن کو خلیفہ کیا لیکن معاویہ
ملک شام و مصر اور عربستان پر مسلط تہا اور علی کے بیٹے نے جسکو دنیا کی
حشمت سے نفرت تہی سلطنت کو چھوڑ کر مدینہ مین گوشہ نشین ہو بیٹھا — لیکن
معاویہ جسکی مسلمانون مین بڑی سلطنت تہی اُس حالت پر بہی انکے رشک کہاتا
تہا — یزید بیٹا معاویہ کا حسن کی بی بی پر عاشق ہوا اور اُسے بہکایا کہ وہ
خاوند کو زہر دے کر مار ڈالے ہم اس جگہ وہ احوال خاندان پیغمبر کا جو بعد
چند سال کے واقع ہوا بیان کرتے ہین — جب معاویہ مرگیا دوستون نے
محمد صلعم کے فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے سے پہر محبت پیدا کی — لوگون کو
کم زوری اور اوباشی سے یزید کی جو دوسرا خلیفہ معاویہ کے خاندان سے
تہا پہر بنی ہاشم کے تخت پر بٹہلانے کا خیال آیا اور ایک لاکہ چالیس ہزار
کوفیون اور عراقیون نے قسم کہائی کہ ہم حسین رضی اللہ عنہ کے ساتہہ ہین
— مگر ان لوگون نے جسطرح کہ حضرت علی سے دغا کی تہی بیٹے سے انکے
اسیطرح سلوک کیا — حسین نے ریگستان کو قطع کیا لیکن عبید اللہ حاکم کوفہ
کا ایک سرکشی ضلع مین اپنے چند روز ہوئی تہی کہ دبا چکا تہا اور بیکس بیٹے فاطمہ
کو سوارون نے دشمن کے کربلا کے میدان مین گہیر لیا — اسنے چاہا کہ صلح
ہو جاوے یا اُسے مدینہ کو جانے دین یا یزید کے روبرو عزت کے ساتہہ
بہیجدین یا اوسکو سرحد ترکستان مین پہونچا دین لیکن یزید کے نایب نے
قول حسین علیہ السلام کو جو لڑ نہ سکتے تہے ناپسند کیا اور یہہ جواب دیا کہ قید
یا مرنے کو اختیار کرو — اطمینان اور صبر حسین علیہ السلام کا متل دلاوری
بنیاد ڈالنے والون انکے خاندان کی مشہور ہے — اونکی بہن دی او

شہادت حسن رضی اللہ عنہ

احوال یزید و حسین رضی اللہ عنہ

پیٹتی اور چلاتی تہین اور یہہ کہتی تہین اکہ مین کل ہی کیون نہ مرگئی کیونکہ جینا آج کا مجہے بہت ناگوار ہے — میری ماں فاطمہ اور باپ علی اور بہائی حسن مرگئے ہین اس تباہی سے جو ہم پر ہوچکی ہے اور جسکا بقیہ اب تک ہی افسوس ہے — حضرت حسین علیہ السلام عنہ نے جواب دیا کہ بہن خدا پر بہروسا رکہو اور جانو کہ ہر ایک چیز سوائے ذات خدا کے جسنے سب چیز کو پیدا کیا اور یہہ سب اسی کی طرف جائینگے فنا ہونے والی ہے — میرے باپ وما اور بہائی مجہسے بہتر تہے اور ہم سب کے لئے رسول اللہ کا نمونہ ہے — رفیقون نے سید الشہدا کی باتون کو آپ کے کہ وہ بہاگ جاتے اور زندہ رہتے نہ مانا اور کہا کہ یہہ بات بڑی بیغیرتی کی ہے کہ ہمارا آقا مارا جاوے اور ہم جیتے رہین — ایک خندق پیچہے اور بازون پر فوج کے کہودی اور حضرت امام حسین علیہ السلام کے لشکر پر عدو کی سوا سامنے کے اور کوئی راہ آنے کی نہ رہی — تمام رات نماز مین گذری اور صبح کو امام الثقلین گہوڑے پر سوار ہوئے اور پاس بہتر رفیقون کے جو منتظر تہے کہ تلوارون سے دشمنون کی مارے جاوین اور عوض مین اسکے خوشیان بہشت کی حاصل کرین گئے — وہ قران شریف کو ہاتہہ مین لیکر فرمانے لگے کہ مین ہر ایک سختی اور مصیبت کے وقت مین خدا پر اعتماد اور بہروسا رکہتا ہون — عدو نارضامندی کے ساتہہ آگے بڑہے اور حرامین کا ایک سردار تیس ۳۰ آدمیون کے ساتہہ لشکر امام حسین علیہ السلام مین آملا — حر نے کہا کہ اے کوفیو تم نے نواسے کو رسول کے اپنے پاس بلایا اور پہر اس سے دغا کی — حرف تم اس سے لڑنا نہین چاہتے ہو بلکہ اسیر اور

باب دوسرا

اور انکی عورتون اور بچون پر تمنے پانی دریائے فرات کا جسکو یہودی و نصرانی ٦٣
اور صابی پیتے ہین اور کتے اور سور جسمین کہیلتے ہین بند کیا لیکن کوفیون کو کچہہ
رحم نہ آیا اور حضرت حسین علیہ السلام نے انکے دغا کرنے سے یہہ بد دعا کی
کہ الہی تو انہین اپنے ابر رحمت سے سیراب نکر اور زمین کی برکتون سے انہین
محروم رکہہ اسلئے کہ انہون نے پہلے مجہے بلایا اور پہر دغا کی — گبن صاحب
جو اوکلی صاحب سے روایت کرتا ہے کہ بیچ ہر ایک حملہ اور لڑائی دو دو آدمیون
کے طرفدار فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بڑی دلاوری اور جوانمردی کے ساتہہ
لڑے لیکن اعدا نے جو انہین گہیرے ہوئے تہے دور سے مارے تیرون
کے زخمی کر دیا اور گہوڑے اور آدمی ایک بعد دوسرے کے مارے جاتے
تہے دونو طرف کے لوگون نے عہد کر لیا کہ لڑائی نماز پڑہ کر ہووے اور
لڑائی جب کہ پچہلا رفیق حضرت حسین کا مارا گیا تمام ہوئی — بیٹے حضرت
علی کے تہکے ہوئے اور زخمون سے چور دروازہ پر خیمہ کے بیٹہہ گئے —
جب کہ وہ ایک قطرہ پانی کا چکہنے لگے کہ ایک تیر انکے حلق مین لگا اور انکا
بیٹا اور بہتیجا جو کہ جوان و حسین تہے گود مین انکی مارے گئے — انہون نے
اپنے ہاتہون خون آلود کو آسمان کی طرف اٹہایا اور زندون اور مردون
کے واسطے دعا کی — حالت اضطرابی اور بیقراری مین بہن انکی خیمہ
سے نکل آئین اور کوفیون کے سردار کو قسم دی کہ وہ حسین کو روبرو اپنے
نہ مارے جانے دے آنسو ریش مبارک سے بہے اور بڑے بہادر
سپاہی اس جناب پر ہر طرف سے فدا ہوئے — شمر بے رحم جسکو
مسلمان اس نام کے ساتہہ پکارتے ہین نامردی پر اپنے سپاہیون کی لعنت

۶۴ ملامت کرنے لگا اور نواسہ رسول کا تینتیس زخم برچھیون اور تلوارون کے
کہاکر شہید ہوئے ــ اعدا نے جسم پاک کو روند ڈالا اور سر مبارک کو
سنہ ۶۸ع کوفہ کے قلعہ مین لیگئے اور عبید اللہ بے رحم نے روئی منور پر ایک لکڑی ماری
ــ ایک بوڑہا مسلمان چیخا کہ ہائے افسوس ان ہونٹون پر مینے رسول
خدا کے ہونٹ دیکہے تہے ــ عدو بہنون اور اولاد حضرت علی کو
قید کرکر دمشق کو لائے ــ لوگون نے یزید کو یہہ مشورہ دیا کہ وہ اس
خاندان کو جس سے مسلمانون کو بہت الفت و محبت ہے اور جسکو اُسنے
اتنی ایذا دی ہی کہ توقع اخلاص اور دوستی کی نہین ہے مناسب ہے
کہ نیست و نابود کردے لیکن اُسنے صلاح رحم کو پسند کیا اور خاندان
ماتم زدہ کو عزت و اکرام سے رخصت کیا کہ وہ اپنے رشتہ دارون کے
ساتہہ جو مدنیہ مین ہین جاکر غم و الم کرین علی کے خاندان مین سے اگرچہ
خلافت عام ہمیشہ کو جاتی رہی تہی لیکن ہر وقت مین انکی مسلمان تعظیم اولاد
کرتے رہے ــ مسلمانون کی ہر ایک بستی مین وہ کبہی کبہی بادشاہ صلی اللہ
ہوگئے تہے اور مختلف عہدون کو بادشاہ سے لیکر فقیر تک اولاد رسول وسلم
کے ساتہہ شرافت اور بزرگی حاصل ہوئی ــ عربستان مین انہین عزت
لوگ شریف و سید کہتے ہین اور بلاد شام و ترکستان مین امیر اور ملک رضی اللہ عنہ
حبش و ایران و ہندوستان مین سید کے لقب کے ساتہہ مشہور ہین
اور ہم بموجب شرع مسلمانون کے کہ اگر کسی شخص کا باپ یا ماں رسول
کی اولاد سے ہو تو وہ سید کہلائیگا بہت سے لوگ ہر ایک ملک مین
رسول کی اولاد مین سے پائے جا سکتے ہین ــ ہر ایک گانو مین

 گانوین غزنستان کے یہہ قوم شریف بستی ہے — تیسوان حصہ ترکستان کا

ان لوگون سے آباد ہے — اولاد محمد ص کا نشان ظاہر ہے ہمیشہ سبز عمامہ

نہین ہے — فقرا اکثر اس رنگ کا عمامہ باندہتے ہین اور ایک مسافر

دینمارک کے رہنے والیکا تو کرایسا عمامہ اہل عرب کے پاس ہین گیا

جسکے سبب سے وہ کچہہ خفا ہوئے — ترکستان مین اولاد فاطمہ رض کی

یہہ بڑی علامت ہے — خاندان معاویہ کا تخمیناً وسط ساتوین صدی

عیسوی سے وسط آٹہوین صدی تک منصرم امور ریاست اور مذہب کا

ذکر بنی امیہ رہا — اس خاندان کو بنی امیہ کہتے ہین شروع اس خاندان کا خلیفہ معاویہ

سنہ ۶۶۱ سے ہے جو پہلا شخص اس گہرانے کا اور بیٹا ابو سفیان کا اور بعد ابو طالب

سے ۷۵۰ تک کے حاکم مکہ ہوا تہا — معاویہ نے حاکمون کے انتخاب کرنے مین

بڑے انقلاب کئے — مکہ اور مدینہ والون نے اسی عہدہ خلافت کے

لئے نہین پسند کیا تہا بلکہ فوج نے اسے اپنی خوشی سے خلیفہ مقرر کیا

اور اسے یہہ اختیار حاصل تہا کہ وہ اپنی اولاد کو اول درجہ مین رکہے —

خاندان معاویہ اور محمد ص کے ایک قوم سے تہے لیکن بموجب قواعین

نسل کے اولاد حضرت فاطمہ علیہا السلام کی مستحق سلطنت کی تہی اور اولاد

عباس رض چچا پیغمبر آخر زمان کی معاویہ کی اولاد سے پہلی حق دار تہی

— علی رض کے قاتلون نے نوسے برس تک خلافت کی اور بعد اسکے

رعیت انسے موافق نہ رہی اور ان لوگون کی جو حق سلطنت کا رکہتے تہے

تعظیم کرنے لگے — فاطمہ ع کی اولاد مین سے کوئی شخص لایق اور

بہادر نہ تہا لیکن رعیت نے مردان سے جو سلاطین بنی امیہ مین سے

تہا ناراض ہوکر محمد عباس کے بڑے پوتے کو تخت پر بیٹھلانا چاہاتا ہے - اہل خراسان
نے عہد کیا کہ ہم محمد کے تابع دار ہین اور جب وہ مرگیا انہون نے پہرا اُسکے
بیٹے اِلدراہیم سے تابع داری کا عہد کیا - ابو مسلم جوکہ عالی نسب نہ تہا اور
بسبب اپنی ہوشیاری کے حاکم خراسان کا ہوگیا تہا باعث سرکشی کا ہوا -
اُسنے مرو مین جو اسکی سلطنت کی تخت گاہ ہتی سپاہ کو اپنی جمع کیا اور انہین
حکم دیا کہ وہ کالے کپڑے پہن لین تاکہ رفیقو تسے مروان کے جنکا لباس
سفید ہے فرق ہوجاوے - اُسنے ایک کالا جہنڈا اپنی پہلی فوج مین
کہڑا کیا اور اسکا نام ظل رکہا جسکے لفظی منے سایہ کے ہین اور اصطلاح مین
اس سے مدد اور حمایت مراد لیتے ہین - جیسے کہ معاویہ نے اپنے ارادہ
سلطنت کو خیر خواہی ملک کے پردہ مین چہپایا تہا اور ظاہر کیا تہا کہ مین بدلہ
خون عثمان غنی کا لونگا اسی طرح الدراہیم نے قتل علی کرم اللہ وجہہ اور اسکے
بیٹون کو واسطے سرکشی کے حیلہ کیا - سفید اور کالے لشکر نے سلطنت عظیم
مسلمانون مین ملکی لڑائی پیدا کی - اگرچہ سعی اور جانفشانی سپاہ سے ہمیشہ
فتح حاصل ہوتی تو مروان تخت کو کبہی نچہوڑتا - وہ اپنے باپ کی زندگی
مین حاکم میسوپوٹیمیا کا تہا اور گدہے اس مقام کے بڑے جنگی ہوتے ہین
اور وہ دشمن سے اپنے کبہی نہین بہاگتے اور گدہے کے لفظ سے وہان کے لوگ
مرد کامل سمجہتے ہین - مروان ساتہہ اس لقب کے ممتاز تہا اور اسکی لیاقتین
اسطرح کی ہتین کہ جو کچہہ اُنکی صفت مین لکہا جاوے سزاوار ہے -
الدراہیم بہت سے لوگون کو ساتہہ لیکر واسطے زیارت مکہ اور مدینہ کے
روانہ ہوا اور چاہا کہ وہان کے رہنے والون کو جنکی مسلمان بہت

بہت تعظیم و تکریم کرتے تہے دوبارہ اختیار مقرر کرنے خلیفہ کا ہوجاویے
لیکن قافلہ کو سوارون نے مروان کے روک لیا اور الدراہیم قید خانہ مین
ہیرن سکے مقید ہوا — لوگون نے اسکے بہائی صفا کو کوفہ مین خلیفہ کیا
لیکن فوج مروان کی ہر ضلع مین فتحیاب ہوتی تہی اور ایک لاکہہ بیس ہزار
آدمی واسطے اوتارنے خلیفہ نئے کے مسند ریاست سے تیار کئے
گئے — فوجین سامنے ایک دوسرے کے آئین اور سپاہی لشکر صفا

ذکر غارت و بربادی خاندان بنی امیہ

کے جو بہت تہوڑے تہے دشمنون سے ڈر گئے — مروان کسی کام
کے لئے گہوڑے سے اوتر پڑا اور ایک اچانک آواز ایسی ہوئی کہ مرکب
سنکر اسکا ڈر گیا اور طرف فوج اپنے صاحب کی بہاگا سپاہی گہوڑے کو دیکہہ کر
گہبرا گئے اور یقین کیا کہ سردار انکا مارا گیا — سوارون نے صفا کے
جنکا سردار عبید اللہ اسکا ماموں تہا اسوقت خوف مین حملہ کیا اور سپاہ مروان کو
شکست ہوئی اور وہ متفرق ہو گئے — مروان دمشق کو بہاگ گیا لیکن
وہانکے رہنے والے اسکے حامی نہوئے — بعد اسکے وہ بوسیر کو جو کنارون
پر دریائے نیل کے واقع ہے چلا گیا اور ایک لڑائی دشمن سے ہوئی
جسمین کسی عرب نے اوسے برچہی سے مار ڈالا — سب بستیون نے
مسلمانون کی اقرار کیا کہ صفا ہمارا حاکم ہے — اسنے بسبب خوف اور
ناپسند کرنے خاندان معاویہ کے چاہا کہ اسکی نسل کو مٹا ڈالے خلیفہ نے
گہبرانے مین سے دشمن کے ہزارون آدمیون کو قتل کر ڈالا اور بیرحمی
و ظلم اولاد عباس کا اس درجہ کو پہنچا تہا کہ دمشق مین بیچ ایک ضیافت
عام کے اسّی آدمی معاویہ کی اولاد مین سے جو خلیفہ کی پناہ مین آگئے

 تھے مارے گئے اور قوانین جہانداری کی رعایت نہ کی گئی ۔ اولاد محمد ص
ذکر خاندان کی بہ اپنے بزرگون کی جا سے پر مسند نشین ہوئی اور مسلمانون کی تمام سلطنت
عباسی یا اُسکے ٹکڑے پر جب تک کہ اہل اسلام کا غلبہ زیادہ بادشاہ رہے ۔
سنہ ۷۵۰ سلاطین عباسیون کی شروع سلطنت مین خلافت تقسیم ہونے لگی نقلی یا اصلی
سے ۱۲۵۸ علی اور فاطمہ کی اولاد مین سے بادشاہ افریقہ اور مصر کے تھے اور بنی امیہ
تک
تقسیم ہونے کی خاندان مین سے ایک شخص قتل عام سے بچ کر بھاگ گیا تھا اسنے عباسیون کو
خلافت کا سپین سے نکال دیا اور آپ انکی جا سے حاکم ہوگیا ان باتون کے سبب سے
مین خلافت کے تین ٹکڑے ہوگئے ۔ پہلا سپین دوسرا افریقہ و مصر اور تیسرا
بغداد ۔ سلطنت چارون خلیفہ یعنے ابوبکر و عمر و عثمان اور علی کی خلافت
کاملکر مشہور ہے اور جو لوگ کہ انکے پیچھے حاکم ہوئے حکومت کو انکی
خلافت ناقصہ کہتے ہین ۔ سلاطین بنی امیہ کے ملک شام کے خلفا کہلاتے
ہین کیونکہ وہ دمشق مین رہتے تھے لیکن شاہان عباسی نے اسکو اس
لئے کہ وہ جائے سلطنت انکے دشمنون کی تھی ناپسند کیا اور کوفہ کو اپنا
دار الخلافہ ٹھہرایا اور بعد اسکے انہون نے ہاشمیہ جو دریائے فرات پر واقع
ہے اپنا مقر سلطنت بنایا ۔ المنصور دوسرے بادشاہ خاندان عباسی نے سنہ ۷۶۲
ایک بڑے اور عمدہ شہر بغداد کو اوپر کھنڈرون گانو پر اسی نام کے تعمیر کیا
اور شاہان عباسی اس مقام امن و سلامتی مین جو معنے لفظ بغداد کے ہین
ہمیشہ رہتے تھے اور اس سبب سے وہ خلفا بغداد مشہور ہوگئے ۔ احوال
چار شخصون کا جو بلا واسطہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تخت نشین ہوئے
تھے مشرح وار بیان کیا ہے ۔ سردارون ابوبکر و عمر و عثمان نے

و عثمان نے بہت سے ملکون کو عرصہ قلیل مین اپنا مطیع کرلیا اور کسی تواریخ مین ٦٩
لکھا نہین ہے کہ موافق انکی کسی نے اتنی بڑی سلطنت کو ایسا جلد حاصل کیا ہو
اور علی کرم اللہ وجہہ کے وقت مین لڑایان آپس مین جنکے سبب سے اہل
شام اور عربستان کو بہت تکلیفین پہنچین ہوئین تہین — احوال لڑائیون خاندان
بنی امیہ و عباسیون کا مسلمانون کی تواریخ مین خلفاء اربعہ کے ذکر کے ساتہہ
بے فایدہ اور خالی دردسر سے نہین ہے — اصحاب رسول اللہ اپنی دلیری اور
لیاقتون کے سبب سے نامور ہوئے اور بیس برس کے عرصہ مین ولایت عرب
و شام و مصر اور ایران انکے تابعدار ہوگئے لیکن بہت سے شخصون نے جو انکے
بعد مسند خلافت پر بیٹھے طور بادشاہون کا اختیار کیا اور اب فتح بہ نسبت اسوقت
کے جب کہ خالد و عمرو سردار فوج مسلمانون کے تہے بہت سستی اور دیر کے
ساتہہ ہونے لگی — ہم بعد اس مختصر بیان اولاد خلفا کے مسلمانون کی لڑائیون
کا احوال لکہینگے

ذکر جاری رہنے ملک گیری اہل اسلام کا

تسخیر افریقہ سنہ ۶۴۷ع سے ۷۰۹ تک

لڑائی سے عثمان کی ملک افریقہ مین
طور دوڑ اور لوٹ کا بہ نسبت ملک گیری اور فتح کے زیادہ ظاہر ہوتا تہا
اور پچاس برس سے زیادہ عرصہ گذرنے کے بعد اضلاع روم جو بحر قلزم
اور بحر اٹلانٹک کے بیچ مین تہے تابعدار سلطنت عرب کے ہوئے — لشکر
عبداللہ پندرہ مہینے تک لڑتے لڑتے تباہ ہوگیا اور جو لوگ کہ سختی سے لڑائی
کی بچ رہے تہے وہ مدینہ کو پہر آئے اور لوٹ کا مال لائے لیکن انہین
کچہہ امید یا خواہش قایم کرنے سلطنت پایدار کی ان ملکون مین جنکو انہون
نے لوٹا اور برباد کیا نہ تہی — آپس کی نااتفاقیون سے جو مدینہ مین حضرت
علی کے وقت مین ہوئین غیر ملکون کی فتح کو مانع آئین مسلمان حسب اذن

سے چلے آئے شہنشاہ قسطنطنیہ نے حال پر رہنے والون اضلاع سلطنت کے کچھہ نظم نمی اور افریقہ کے باشندون سے ایک نیا اور سخت محصول لینا مقرر کیا — خبر شکایت کرنے لوگون کی اس ظلم سے اور قبضہ کرنے حکومت مسلمانون کی دربار دمشق مین پہنچی اور عرب کے دلاورون نے فتح کرنے ملک افریقہ کا قصد کیا — چالیس برس کی لڑائی مین یونانی اپنی سلطنت کے اضلاع اندرونی سے نکالے گئے اور بعد شکست کار تہیج کے تمام بستیان انکی تریپولی سے ٹینجر تک جو کنارون پر سمندر کے تہین مسلمانون کی سلطنت سے شامل ہوگئین — رہنے والے اضلاع شمالی افریقہ کے جو وحشی تہے واسطے ازادی اپنی سلطنت اور مذہب کے لئے کچھہ لڑے اور بعد اسکے انہون نے واحدانیت خدا کا اقرار کیا اور اسکے رسول پر ایمان لائے — بدویون عربستان اور بربیر یعنے بربری افریقہ کی خصلت اور خو بہت ملتی ہوئی ہے — رہنے والے دونو ملکون کے جنگلون مین ریگستان کے پہرتے رہتے ہین اور طور انکی سلطنت اور ملکی ازادی گذران کا ایک ہی تہا — جب افریقہ والون نے مذہب اہل عرب کا اختیار کیا تب انہین اختیار کرنا نام اور زبان اس ملک کا واجب ہوا مورخین عرب کے نے حال صحیح اور مفصل درباب ملکون کے بیان نہین کیا ہے اسلئے دریافت کرنا حدون سلطنت مسلمانون کا ملک افریقہ مین نہبت مشکل ہے — لیکن ہم انکی سلطنت کا کچھہ قیاس اس ملک مین ایک کام سے جو کہ مسلمانون مین سے ایک بہادر نے کیا ہے کر سکتے ہین — اگر سردار خلیفہ معاویہ کا اس جنگل سے جہان بعد ازان شہر فیض اور موروکو بنیاد رکہی گئی گذرا اور بحر اٹلانٹک مین

باب دوسرا

مین دریا سوسا کے دہانہ سے پہنچا — اسنے لہرون کے بیچ مین اپنے گہوڑے
کو ایڑ ماری اور آسمان کی طرف مونہہ اٹہا کر کہا اے خدا بے بزرگ اگر سمندر
نے میری راہ نہ روکی تو مین ملکون نامعلوم مغربی مین سفر کرونگا اور تیرے نام
پاک کی وحدانیت کو سکہلاؤنگا اور ملکون سرکش کو جو سوا تیرے اور
خداؤن کی عبادت کرتے ہین قتل کرونگا — معاویہ کی خلافت کے زمانہ
مین ہی ٹیونس کے جنوب مین پچاس میل کے فاصلہ پر ایک شہر کی بنیاد رکہی
گئی تاکہ مسلمان اس مقام مین آکر پناہ لین اور حبشی گرد و پیش کے جو قایم مزاج
نہ تہے تابع دار رہین — ان دنون مین کیروان ٹیونس کا دوسرا شہر ہے اور اسکے
بادشاہون کی قبرستان وہین ہے لیکن مسلمانون کے زمانہ عروج مین سنگ مرمر
اور قیمتی سنگ نیومیڈیا سے وہ مسجد جسکو عمر رضی اللہ عنہ کے سردار نے تعمیر کیا تہا
آراستہ کی گئی تہی اور افریقیہ مین ہر فن اور علم کے کامل شخص حاکمان اولاد فاطمہ
کی فیاضی کے سبب سے جمع ہوئے

ذکر فتح ہونے اضلاع افریقیہ سے سپین کا

مغربی فرنگستان مین جانا سہل تہا اور سپین جسکو کارتہیج روم اور گوتہہ والون
نے نوبت بہ نوبت فتح کیا تہا اب وہ اہل اسلام کے قبضہ تصرف مین آگئے ۷۰۹ عیسوی سے ۱۴
— آٹہوین صدی کے شروع روڈرک سلاطین خاندان گوتہہ کا پہلا بادشاہ تک
تہا — گناہون اور بے انتظامی ویٹیکا سے جو اس سے پہلا بادشاہ تہا
لوگ پہر گئے اور روڈرک کو جو اسکے کنبے مین سے بڑا لائق شخص تہا
تخت پر بٹہلایا — کونٹ جیولین سپین کا امیر کبیر تہا وہ اس ٹکڑے سپین کا
جو اس زمانہ مین انڈلوشیا مشہور ہے اور ضلع ماری ٹینیا مین جسکا واقعہ افریقیہ
کا حاکم تہا — حکومت اسکی [illegible] مین بہت بڑی تہی اور گوتہہ والے افریقیہ

 مین حرف شہر سیٹیا یا ٹینجر زیر قابض ہتہے اور یہین کے لوگ مسلمانون سے مقابلہ
کرتے ہتہے — مین تحقیقات سبب دغا کرنے جیولن کی روڈرک سے جیسے
کہ ایک قصہ سپین مین مشہور ہے کہ بادشاہ نے اسکی بیٹی سے جسکا نام کیوا تہا
فعل ناجایز کیا اور اس سبب سے امیر مذکور خفا ہوکر انتقام کے درپے ہوا یا جولین
نے ویٹکا کے بیٹون کی جب کہ انہون نے اپنے تخت موروثی کے لینے کا ارادہ
کیا مدد کی لیکن انکی فتح کے نہونے سے اُسے خوف واندیشہ پیدا ہوا ہین
کرتا ہون — لیکن جولن کسی سبب عام یا خاص سے سمندر کے پار اترا اور سمت
ان اضلاع کی جنین موسی بیچ افریقہ کے ولید چہٹے بادشاہ خاندان بنی امیہ کی
طرف سے حاکم تہا گیا — اسنے موسے کے سامنے بیان کیا کہ حال سپین کے
ملک کا بہت تباہ ہے — شہرت خوف اور دلیری گوتہہ والون کی جاتی رہی
تہی — بسبب نزاکت ملک اور موجود ہونے اسباب عیش وعشرت اور ہونے
دولت کے شجاعت وہان کے لوگون کی کم ہوگئی اور چلن انکے بگڑ گئے
ویٹکانے گوتہہ کے قلعون مسمار کردیا — ویٹکا کو شک اپنی رعیت پر سلاطین
قرب وجوار کی نسبت بہت تہا اور اسی سبب سے اُسنے فوج گوتہہ کی بربادی
مین جو روز بروز کم زور ہوتی جاتی تہی کمال سعی کی — روڈرک بسبب حاصل
ہونے عیش وعشرت کے تخت گاہ ٹولیڈو مین امور جنگ وریاست کو بہول
گیا اور اسکی سلطنت مین محبت اور قدر امیرون اور پیشوایان مذہب کی نرہی
— بسبب نکلنے کان سونے اور چاندی کی جسکے سبب سے فنیشا اور
کارتہیج اور روم والون کو طمع دامنگیر ہوئی تہی وہ ملک آسودہ تہا اور اسمین
اہل کمال بستے ہتہے اور اسکی فتح کو اشیا کے رہنے والے ہی حصول عظیم

باب دوسرا

عَلَم سمجھے ۔ موسے نے دمشق کے بادشاہ کو دولت سے اس ملک کے ۴۰ھ
اطلاع دی ۔ خلیفہ نے راے امیر موصوف کو منظور کیا اور پانسو عربون اور
حبشیون نے سپین کی سرحد پر حملہ کیا اور انہین دریافت ہوگیا کہ بیان وہان کی
دولت اور نامردی کا خلاف واقع کے نہ تھا دوسرے موسم مین تارک
مسلمانون مین سے جو بڑا شجاع تھا سات ہزار آدمی لیکر سپین کو گیا اور کیلپے کے
پہاڑ پر جو ہرکیولیس کے ستونون مین سے ایک ستون تھا پہلا مقام کیا اور اس
پہاڑ کے حال کے نام جبرالٹار سے نام سردار موصوف مفہوم ہوتا ہے ۔ زیر علم
جیولین کے جو اپنے ملک کے برخلاف ہوگیا تھا فوج مسلمانون کی ہر طرف
فتحیاب ہوئی اور اہالیان ریاست ٹولیڈو نے اڈیکو کی شکست ہونے سے
جو انکی فوج کا سردار تھا حقیر سمجھا اپنے دشمنون کا چھوڑ دیا ۔ روڈرک
غفلت سے ہوشیار ہوا اور سلاطین گوتھ نے اسے ایک لشکر لاکھ آدمی کا سرانجام
کردیا ۔ اس فوج کثیر کا صرف بیس ہزار اہل عرب اور حبش نے مقابلہ کیا ۔
کنارون پر دریا گادیلیٹ کے جو متصل زیرس ڈیلا فرنٹرا واقعہ میدینا سڈونیا کے
ہے گوتھوالون سے لڑائی ہوئی ۔ سات دن تک دونون لشکرون مین جنگ
خفیف اور لڑائی دو دو آدمیون کی ہوا کی آٹھوین دن روڈرک نے
لباس ریشمی پہنا اور ایک لڑائی کی گاری مین جسکو سفید خچر کھینچتے تھے سوار
ہوا اور اپنے لشکر سے ان مقدمات مین جنکے واسطے لڑتے تھے گفتگو کی
اور انکے فایدے بیان کئے ۔ سردار مسلمانون نے جسکے مزاج مین
کچھہ تکلف اور غرور نہ تھا مگر قوت بیانی اسے بہت حاصل تھی اہل سپاہ
کو انکی پہلی لڑائیون کی یاد دلاہی ابتدا سینہ کہا کہ اے میرے

ذکر جنگ گادلیٹ اور شکست پانے سلطنت گوتھ کا

دشمن تمہارے سامنے ہے اور سمندر پیچھے اور اب کدہر تم بھاگ سکتے ہو بس تم اپنے سردار کی پیروی کرو میرا ارادہ یہہ ہے کہ یا مارا جاؤن یا گوتھہ کے بادشاہ کو پامال کردن — اوپس کے دغا کرنے سے جو امام تولیڈو اور سیولی اور بہائی پچہلے بادشاہ کا تہا اہل حبش فتحیاب ہوئے — اس سردار اپوردینی اور دیوی کے نے اپنے لشکر کو گوتھہ کی فوج سے جدا کر لیا اور تہوڑی دور میدان مین آگے بڑہا اور بعد اسکے الٹا پہر آیا اور اپنے پہلے دوستون پر حملہ کیا — روڈرک نے بیفایدہ اپنی فوج کو جو ڈر گئی تہی اور بہاگنی تہی پکارا — آخرالامر وہ ڈر گیا اور ایک گہوڑے تیز رو پر سوار ہوکر بہاگا لیکن دریائے بٹیس یا گاڈلیکوا بور مین ڈوب کر مر گیا — تارک نے زیر حکم جیولن کے کئی فوجین واسطے تسخیر کورڈوا و گرینڈا و میلیگا اور ٹیڈ مر کے روانہ کین اور وہ خود تولیڈو اور ضلع شمال کی طرف گیا —

دو چار مہینے کے عرصہ مین سردار اہل اسلام نے جبرالٹر سے جیجون تک جو کنارون پر خلیج بسکے کے واقع ہے فتح کر لیا — اس سفر دراز مین ہزارون گروہ یہود یون کے نے جو تمام سلطنت مین پہیلے ہوئے تہے اور جنکو نصرانیون نے ایذا دی تہی اہل اسلام کی مدد کی — اہل اسلام نے شہرون سپین کے باشندون کو اجازت دی کہ وہ اپنے قوانین اور مذہب پر قایم رہین اور اسے خراج جو برابر سالیانہ آمدنی گوتہہ کی تہا لیا ہو سے ان فتحون کی خبر پہنچی اور تارک کی شہرت جنگ سے اسے رشک پیدا ہوا — اسنے آبنائے جبرالٹر سے معہ تمام اپنے لشکر کے عبور کیا اور سیولی اور میریڈا اور دوسرے شہرون پر جنکو تارک نے فتح نہین کیا تہا

کیا تہا حملہ کیا اور انہیں مطیع کرلیا — ٹولید و کے محل مین نایب خلیفہ نے تارک نسے جسنے ملک سپین کو فتح کیا تہا تمام خدمتین اسکی چہین لین اور بہت بیعزت کیا اور اسکا احسانمند نہوا بلکہ اپنے ہاتہہ سے ایک کوڑا اسکے مارا — موسے پہاڑ پرینیز سے گذرا اور ایک مینارہ کارکسین مین نبوایا کہ وہ نشان اسبات کا رہے کہ وہ کینا ناربو نینسس تک آیا تہا — جب وہ سپین مین سفر کرتا تہا اسکی فوج نے ملک مذکور کو برباد کیا اور عبادت خانون کو لوٹا اور شہرون کو غارت کیا اور سردار موصوف تکلیف اور مصیبت سے وہان کے لوگون کے خوش ہوا — فریادین لوگون اور تارک کی جسکو اسنے بہت ایذا دی تہی خلیفہ کے کان تک پہنچین — اسنے موسے کو یہہ حکم لکہہ بہیجا کہ وہ دارالانصاف مین دمشق کے حاضر ہوکر جواب دہی کرے لیکن اسنے اس حکم کا کچہہ جواب ندیا — پہر دوسرا قاصد موسے کے پاس جو گیلیشیا مین مقیم تہا بہیجا گیا اور اسنے لگام اسکے گہوڑے کی پکڑ لی اور مددگارون لشکر عرب پر یہہ ثابت کیا کہ اسکی خدمتین کتنی بے نمایان اور خطائین کیسی بڑی کیون نہون پہر بہی وہ خلیفہ کے تابعدار ہین — عبداللہ اور عبدالعزیز کو سلطنتین افریقہ اور سپین کی دی گئین — موسے اور اسکا رقیب دمشق کو روانہ ہوئے — موسے نے مصر مین سنا کہ خلیفہ ولید بہت بیمار ہے اور سلیمان نے جو ولیعہد تہا چاہا کہ غنایم بیش قیمت سپین کی خود لیوے اور اسی سبب سے اسے کہلا بہیجا کہ وہ مصر مین جب تک حال خلیفہ کا معلوم ہو ٹہرا رہے — مگر موسے کو اندیشہ ہوا کہ اگر ولید نہ مرا تو وہ بے شک مجہے عوض مین نہ بجا لانے اسکے حکم کی سزا دیگا

۷ اور وہ دمشق کو روانہ ہوا اور وہان سے اُسنے دیکھا کہ سلیمان بادشاہ ہے — دعوی تارک کا سیج نکلا اور خلیفہ اُسکے حال پر متوجہ ہوا اور اُسے اپنی عنایات سے سرفراز کیا — موسےٰ نے اپنے ظلم اور طمع کی عوض مین دو لاکہہ سکہ زر جرمانہ دیئے اور تارک کو جو اُسنے بغیرت کیا تہا عوض مین اوسکے سامنے خلق اللہ کے کوڑے مارا گیا — لیکن خلیفہ کم عقل اور بیرحم نے سردار موصوف کی اولاد سے بہی انتقام لیا — عبداللہ اور عبدالعزیز قتل کئے گئے اور سر عبداللہ کا اُسکے باپ کے پاس جسکو مکہ مین بہیج دیا تہا کہ وہ اپنے عمر کے باقی مصیبت کے دنون کو وہان بسر کرے بہیجا — خلیفہ کے قاصد نے اس سے طعنہ کی راہ سے پوچہا کہ تم جانتے ہو کہ یہہ کسکا چہرہ ہے پدر غمزدہ اور آزردہ خاطر نے جواب دیا کہ مین اُسے جانتا ہون مین اقرار کرتا ہون کہ وہ بیگناہ تہا اور جسنے اُسکو مروایا اُسکا حال اس سے بدتر ہو جیو موسےٰ کی بیخبری سے ممالک مغربی یا یمالی اور تباہی سے بچ گئے — اُسکے ارادہ مین یہہ بات تہی کہ اہل اسلام دوسرے ملکون کو فتح کر کر ولایت سپین کے ساتہہ شامل کرین — اُسے تسخیر کرنے ملک فرانس کی آرزو تہی فوج ظفر موج کو جرمنی وہنگری و سرویا و بلگیریا و میسیڈونیا اور قسطنطینہ اور ملک یونان مین اینٹی اوک تک لیجانے کی خواہش رکہتا تہا — لیکن خلیفہ کو نامردی سلاطین ممالک مغربی و فرنگستان کا حال معلوم نہ تہا اور اُسنے تجویز مذکور کو اس دلیل کے ساتہہ رد کیا کہ وہ صرف ایک خیال خام ہے اور وقوع مین آنا ممکن نہین

شہرت سلطنت ولید کی اُسکے رعیت کی شجاعت

باب دوسرا

شجاعت کے سبب سے ہوئی تہی تارک اور موسیٰ نے سپین کو فتح کیا ذکر فتح ٹرانسوکسینیا یعنے ماوراء النہر سنہ ۷۱۰ ع
اور کچہہ مسلمان کنارون پر دریاے سند کے گئے اور قران کی تعلیم کی اور کتبہ نے
سلطنت کو اہل اسلام کی تاتار کے اضلاع برفستانی تک پہیلائی ۔ فتح ہونسے
سے ان ملکون کے سلطنت مسلمانون کی بہت بڑی ہو گئی ۔ اس باب مین
ذکر اس بات کا ہو چکا ہے کہ حضرت عثمان رضہ کے زمانہ خلافت مین سلطنت
اہل اسلام اور تاتاریون کی حد دریائے جیحون تہا ۔ ان خلفا کے وقت مین
جو کہ بعد حضرت عثمان رضہ کے ہوئے ہین کئی بار عرب دریاے جیحون کے
پار اترے اور ولید کی سلطنت مین اسکے سردار کتبہ نے بڑی فوج لیکر اضلاع
ترکون پر حملہ کیا ۔ سلطنتین تاتاریون کی آپس کی لڑایون کے سبب سے کم
زور ہو گئین تہین اور سلطنت چین مین بہی سپاہ جرار نہ تہی کہ اپنے قرب و جوار
کے ملکون کی حمایت کرے ۔ کتبہ خوارزم پر قابض ہو گیا اور اسکے لئے بسبب
اسکے شکست دینے کے ایک بڑی فوج تاتاریون کی راہ سمرقند کے کہل گئی
ذکر شہر سمرقند یہہ شہر میدانون مین سہتیا کے واقع ہی اور وہ باوجود اتنی بڑی
رونق اور زینت کے قابل اسکے نہین ہے کہ باشندگان ممالک مغربی
فرنگستان کے اسکی طرف متوجہ ہون لیکن صرف یہہ بات کہ وہ ملک جو علم
اور عقل سے بہرہ رکہتے تہے کاغذ روئی کا جب تک عرب والون نے سمرقند
کے لوگون سے یہہ فن سیکہا تہا نہین جانتے تہے بڑا ہی پر اس شہر تاتاریون کے
دلالت کرتی ہی جو صرف رونق اور زینت کے ساتہہ حاصل کبہی نہین ہو سکتی
ہے ۔ شہرت سمرقند کی اس سبب سے اور بہی تہی کہ وہان قافلہ چین کے
سوداگرون کے جو مغربی ملکون مین ایشیا اور فرنگستان کی تجارت کے لئے

جاتے ارام بہت پاتے تھے — ولایت اطلی مین ریشمی کپڑے کے آنے
سے پہلے ولایت مین روم کی اسباب ریشمی چین سے آیا کرتا تہا اور قافلے سوداگرون
کے بڑے صحرا سے گذر کاشغر کو جاتے تھے اور یہان سے سمرقند مین آتے
تھے اور ایران مین سے ہوکر شام کے ملک مین وارد ہوتے تھے ضلع وسیع
جو دریاے اوکسس و جیکزیرٹس اور بحر کیسپین کے بیچ مین واقع ہے تابع دار
کنبہ کا ہو گیا — بہت تاتاریون کے جلاسئے گئے یا بشرط دینے بڑے خراج
کے اجازت انکی پرستش کی ہو گئی — تعلیم مذہب محمدی کی بڑی گرمی کے ساتھ
ہونے لگی اور بہت سے گلہ بان سیتھیا کے وحدانیت خدا پر ایمان لاسئے
اور پیغمبر عربستان کی رسالت کا اقرار کیا — لشکر اہل اسلام سے ایک پیغام
شہنشاہ چین کو بہیجا گیا — لوگ جو اس پیغام کو لے گئے تھے پہلے تین
دن تک دربار مین بادشاہ چین کے گئے اور ہر دن ایک نئی وضع کا لباس
پہنا یعنی پہلی بار انہون نے پوشاک بیش قیمت پہنی اور دوسرے مرتبہ
سادے کپڑے اور تیسری دفعہ جنگ کا لباس — سلطان چین نے انکی
بہت عزت اور توقیر کی اور تیسرے دن انسے پوچہا کہ کیا وجہ ہی جو تم
بار بار لباس اپنا بدلتے ہو — سفیر اعظم نے جواب دیا کہ پہلے دن
جو ہم کپڑے پہنکر آئے تھے وہ پوشاک ہین کہ ہم ملازمت اپنے سلطانون
کی حاصل کرتے ہین — جس صورت سے کہ ہم دوسرے دن آئے تھے
وہ حال خاص ہمارے بادشاہ کے دربار کا ہے — یہہ کپڑے جو ہم
اب پہنے ہوئے ہین وہ ہین جو دشمن کے مقابلہ مین پہنکر آتے ہین
— یہہ بات سنکر بادشاہ چوکنا ہوا اور ہر روز خبرین ترقی اہل اسلام

باب دوسرا

اسلام کی جو اقلیمون سے آتی تہین باعث اس بات پر ہوئین کہ اُسنے زر دیکر ۹ھ
دوستی پیدا کی معاویہ کی عہد خلافت مین بلاد شام و ایران ذکر محاصرون
و مصر اور عربستان مسلمانون کے قبضہ مین تہے اور شہر قسطنطنیہ کا انہون نے قسطنطنیہ کا
محاصرہ کر لیا تہا — انہون نے برابر سات برس تک گرمی کے موسم مین
غیرت سپاہگری اور مذہب سے محاصرہ استنبول کا کہنوڑا لیکن اس لڑائی مین
رعایا استنبول نے قدیم شجاعت و میو کو ظاہر کیا اور انہون نے حد سے زیادہ
مقابلہ اپنی آزادی کے لئے کیا — جب یہہ لڑائی تمام ہوچکی ایلچی شہنشاہ قسطنطنیہ
کے دربار مین دمشق کے بصورت ایلچیون بادشاہ فتح مند کے آئے اور
تواریخ اہل اسلام سے ہمین یہہ بات معلوم ہوتی ہے کہ انہون نے ایک بار
خراج مین روپے اور گہوڑے شہنشاہ یونان کو جب کہ وہ اسکے اضلاع
زرریز واقعہ ایشیا پر قبضہ رکہتے تہے بہیجے — لیکن عبد الملک نے جو خلفاء
عباسیون مین سے تہا اس اطاعت کو انکی قبول نہ کیا اور ولید بیٹے خلیفہ
مذکور نے پہر لوگون کو ترغیب دی کہ تم مال اور اسباب قیصر کے مالک ہوجاؤ
گے — اس کے مرنے کے باعث یہہ مہم ملتوی رہی لیکن مسلمانون کو بسبب
گذرنے زمانہ دراز کے اشتیاق اس مہم کا زیادہ ہوا اور انہون نے سلیمان
کی سلطنت مین جو اسکے بعد بادشاہ ہوا پہلی بار قسطنطنیہ پر فوج کشی کی
— تیراں مہینے تک وہ شہر گہیرا رہا اور ہزارون آدمی عربستان و ایران
اور مصر کے مارے گئے اور رومیون نے ایک چیز بنام گندک لوور ال
سے جو کہ درخت صنوبر سے نکلتی ہے تیار کی اور جہازون کو اہل اسلام
کے اس سے تباہ اور برباد کر دیا ترکیب شئے مذکور کی ایسے اخفا نہ

۸۰ قوی سنے تہی کردہ پانی سے نہ بجہہ سکتی تہی بلکہ زیادہ بڑہتی تہی اور اس سبب سے نام انسکا آتش بحری رکہا گیا۔ شہنشاہ این ایسیبیس اس خوف اور مصیبت سے جو سر پر موجود تہا گہبرا گیا مگر ہوشیار ہو گیا اور پہلے اس سے کسی بادشاہ نے مسلمانوں سے ایسا مقابلہ سخت نہین کیا کئی برس بعد اس حادثہ کے جو مسلمانوں کو قسطنطنیہ کے محاصرہ کے وقت پیش آیا تہا ظہور موسے کی تدبیر کا ملکوں مغربی مین ہونے لگا۔ سپین کا مسلمان حاکم پیری نیز کے پہاڑ سے گذرا اور یہہ مشہور ہے کہ پہلے پہل مسلمانوں نے شہر ناربو مین جو ملک فرانس کے جنوب مین واقع ہے اور جسمین کئی سو برس پہلے روم والے آکر رہے تہے بود و باش اختیار کی تمام ضلع گیلنا ناربونیس پر جسکا اب نام لینگیوڈوک ہے اور جو سپین کی سلطنت کا ایک ٹکڑا تہا مسلمان متصرف ہو گئے اور محمدی جہنڈا فصیل پر بوردو کی کہڑا کیا اور لوگون نے دہانہ دریائے گیرونی سے دہانہ دریائے رون تک دین محمدی یا اطاعت اختیار کی۔ لیکن اس چہوٹی سلطنت کو گبن کہتا ہے کہ عبدالرحمان یا عبدالرحیم جسکو سپاہ اور رعیت سپین کی طلب اور خواہش سے خلیفہ ہاشم نے دوبارہ بحال کیا تہا حقیر سمجہا۔ یہہ شخص باوقار اور بہادر دریائے گیرونی اور ڈور ڈون سے جو خلیج بوردو مین ملتے ہین گذرا اور کسی نے اسکا سامنا نہ کیا لیکن ان دریاؤن سے پرے اسنے یوڈیس ڈیوک اکیوٹین کو دیکہا جسنے بعد بڑے مقابلہ کے شکست پائی اس شکست سے بہت نصرانی ہلاک ہوئے اور انکے بیان سے یہہ بات معلوم ہوتی ہی کہ خدا ہی صرف جانتا ہے کہ کتنے آدمی بیچ اس لڑائی کے مارے گئے۔ سپاہ نصرت

[illegible] ملک
[illegible]س
۶۷
تک

باب دوسرا

سپاہ نصرت مند اہل اسلام کی اضلاع اکیوٹین پر جنکے گال کی زبان کے نام ظاہر مین بدلے گئے ہین اور گم نہین ہوئی ہین اور اب انہین پیری گورد و سین ہگن اور پوٹو کہتے ہین حملہ کیا اسکے جہنڈے فصیل پر دروازون ٹورس اور سنیس کی گہڑے کئے گئے اور اسکی سپاہ سلطنت برگنڈی اور شہرون مشہور لابن اور بینکین تک پہیل گئے یادگاری پایمالی اور تباہی مذکور کی کیونکہ لوگ عبدالرحیم کے ہاتہہ سے محفوظ نرہے اور تباہ اور ہلاک ہوئے نبا ان قصون کی ہی صورت جنکے سبب نکلنے حال شجاعت اور دلیری غیر واقع کے بالکل بدل گئی تہی اور جوراگون مین اسکے بہت فصاحت اور لطافت سے بیان کئے گئے تہے — سپاہ فتح مند جبرالٹر کے پہاڑ سے حدون لائر تک جنکے بیچ مین فاصلہ ایک ہزار میل سے زیادہ کا ہے گئی تہی اور اگر وہ اسیقدر اور آگے بڑہتے تو شاید وہ حدود پولینڈ اور سکوٹلینڈ تک پہونچ جاتے — گذرنا دریاے راین سے بہ نسبت دریاے نیل یا فرات کے دشوار نہین ہے اور شاید جہاز جنکے اہل عرب کے بغیر واقع ہونے کچہہ کشت وخون کے دہانہ سے دریاے ٹیمس کے جاسکتے تہے — شاید ترجمہ قران شریف کا مدرسون مین اوکسفرڈ کے اب سکہلایا جاتا اور مقام مذکور کے منبرون پر سے شاید پاکی اور راستی مذہب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی انگلستان کے رہنے والون کو تعلیم کی جاتی —

ایک شخص کی فطرت اور اقبال سے نصرانیون نے ایسی مصیبتون اور تکلیفون سے نجات پائی — چارلس مارٹیل میر دارِ محل کے بیٹے اور اسی جہت سے جہات مالی اور ملکی اس سے متعلق تہے سلاطین مبرودنجیا کے عہد مین فوج کو اپنے ملک کی جمع کیا اور دشمن کی تلاش کی اور اسے ڈہونڈا

ذکر ... اہل اسلام ... چارلس مارٹیل ... تہے اور ... نجاتیکا ...

 اور پاٹیرض کے بیچ مین جو وسط مین ملک فرانس کے واقع ہے پایاب قومین ایشیا و افریقہ اور فرنگستان بڑے شوق سے مقابلہ کے لئے جو موجب انقلاب احوال دنیا کا ہوتا نکلین — چہہ دن تک جنگ خفیف ابتری کے ساتہہ ہوا کی اور سوارون اور تیراندازون ملک مشرق کو غلبہ رہا لیکن ساتوین دن حملہ سخت ہوا اور اہل مشرق طاقت اور زور اہل جرمنی سے جنہون نے بہت اچہی طرح سے آزادی ملکی اور مذہبی اپنی اولاد کو ثابت کیا تنگ آئے — بعد ایک بڑے کشت و خون کے جسمین عبد الرحیم مارا گیا مسلمان قریب وقت شام کے اپنے لشکر کو چلے گئے — رات کی بے بندوبستی اور نا امیدی کے سبب بہت سی قومین یمن اور دمشق اور افریقہ اور سپین کی آپس مین ہتیار کرنے لگین وہ لوگ جو لشکر مین سے بچ رہے تہے یکبارگی پراگندہ ہوگئے اور ہر ایک امیر جدا جدا مکانون مین جو قریب تہے چہپ رہے یہہ فتح فرانسیسون کی قطعی اور فیصلہ وار تہی اور اہل عرب نے پہر ارادہ تسخیر کرنے گال کا نہ کیا اور چارلس مارٹیل اور اوسکی قوم نے انہین پیرینیز سے نکال دیا

بادشاہت مین مہدی کی جو سلاطین عباسیون مین سے تیسرا بادشاہ تہا مسلمانون اور یونانیون مین پہر لڑائی شروع ہوئی اور اس سبب سے کچہہ اچہے اضلاع یونان کی سلطنت مین سے نکل گئے ملکہ ایرینی نے ہارون بیٹے مہدی سے جو غالب آیا تہا صلح ایسی شرطون کے ساتہہ جسمین اسکی مذلت تہی صلح کرلی پڑہنے والا الف لیلہ کا خانگی احوال ہارون رشید کو خوب جانتا ہی — قسطنطینہ کے لوگ محصول کے دینے سے شکایت کرتے تہے لیکن اہل اسلام اسلئے واسطے

واسطے سفر فرنگستان کے کہ اسکے اضلاع کو زور کو جا کر لوٹین ہمیشہ تیار رہتے تھے
۔ نسفورس جانشین ایرنی نے ایلچی کو اپنے خلیفہ ہارون رشید کے پاس
اسکے محل مین بیچ راکا کے جو دریائے فرات پر واقع تہا بھیجا جہان سے وہ شرارت
سے بغداد کے لوگون کی چلا گیا اور شاخ زیتون کی جاے پر اسکو ایک گچھہ
تلوارون کا پیش کیا ۔ شہنشاہ نے غرور کی راہ سے اپنے نامہ مین لکھا
کہ ملکہ ایرنی نے تمہین مثل رخ شطرنج کی اور اپنے تیئن مانند پیادہ کی تصور کیا
اس عورت کم ہمت نے خراج دیا دو چند جسکا اسے تم لوگون وحشی اور بے
تمیز سے لینا مناسب تہا ۔ پس تمہین لازم ہی کہ ان فائدون کو جو ظلم اور بے
منصفی سے تمنے حاصل کئے تہے واپس کر دیا لڑائی کے لئے تیار ہو ۔ ہارون
رشید نے نامہ مختصر اور بر تنبیہ اسطرح سے لکھا بسم اللہ الرحمن الرحیم ہارون
رشید امیر المومنین کی طرف سے نسفورس رومیون کے کتے کو لکھا گیا ۔
مین نے تیرے خط کو اے بیٹے کافرہ کے عورت پڑہا اور اسکے جواب کو تم دیکھو گے
مگر سنو گے نہین ایک سخت لڑائی واقع ہوئی اور شہنشاہ نے عہد کیا کہ مین بہت
سا خراج دونگا اور اسکو ہارون رشید کے پیچھے جو بادشاہ خاندان عباسی سے
ہوئے نہ لے سکے ہجری سنون کے شروع ہوئے تہوڑا ہی
عرصہ ہوا تہا کہ اہل اسلام نے جنگ بحر مین مثل بر کی غلبہ حاصل کیا ۔ بہت
جزیرے جو بحر میڈیٹرینین مین واقع تہے بعضے انمین سے مفتوح ہوئے اور
بعضے ویران کئے گئے لیکن مسلمانون نے سال ہجری کی تیسری صدی مین کریٹ
وسسلی وسرڈینیا اور کورسیکا کو اپنا مطیع کر لیا ۔ ایک جماعت اہل اسلام
کی سپین سے آئی اور کریٹ پر قابض ہوئے اور اسکے بڑے قلعہ کے

ذکر مفتوح ہونے جزائر واقع بحر میڈیٹرینین کا

 نام سے جسکو کنڈ ے کہتے تہے ہمارا جزیرہ کنیڈیا کہلانے لگا - مسلمانون افریقہ
اور سپین نے سرسے کیوز اور سسلی پر حملہ کیا - انہون نے سرسے کیوز مین بہت سی
لوٹ مار کی اور ہزارون سسلی کے رہنے والون نے بچون کو اپنے طریقہ اسلام
کی تعلیم کروائی - وسط نوین صدی عیسوی سے شروع گیارہوین صدی تک
شاہان قسطنطنیہ اور سلاطین بنیونیٹم اور حکام اہل اسلام واسطے سلطنت اضلاع
جنوبی اطلی کے لڑتے رہے لیکن نورمنڈی کے رہنے والے جو بنیونیٹم کی سپاہ
مین داخل تہے اس فساد عام سے بہرہ مند ہوئے اور شمول دوسرے لوگون
نورمنڈی کے انہون نے دونو سلطنت سسلیون کی بنیاد ڈالی

حملہ روم کا ۸۶ سے تک

مسلمانون کی تواریخ جنگ مین دو چار ایسے حال مین جو باعث ہمارے تعجب
کا ہوتے ہین انمین سے ایک حملہ کرنا انکا روم کی سلطنت پر ہے - جب
کہ عملداری مسلمانون کی سسلی مین بخوبی ہوگئی وہ تائبر کو جہاز اپنے ہلے گئے اور
سامنے روم کے لشکر ڈالا - انہون نے کلیسا سینٹ پیٹر کو جو شہر سے
باہر تہا لوٹ کر محاصرہ شہر مذکور سے اسلئے اٹہا ڈالا کہ وہ فوج شہنشاہ لوتہر سے
جو اس شہر کی مدد کے لئے بہیجی گئی تہی لڑین - اس لڑائی مین بہی مسلمان
موافق دوسری لڑایون بڑے استقلال اور مضبوطی کے ساتہہ لڑے اور ممکن
نہ تہا کہ کوئی انسے مقابلہ کر سکے - شہر کے اندر روم والے اپنی بچاو اسی
سے ہوش مین آئے اور نادانی سے حملہ کرنیوالون کے وہ شہر غارت سے
بچ گیا

تیسرا باب ۳

ذکر خلافت منقسمہ یا احوال زوال دولت و اقبال مسلمانون کا

باب تیسرا

انجام مین پہلی صدی ہجری کے ہیچ عہد خلافت ولید کے جو بنی امیہ کے خاندان ۸۵
مین سے ساتوان بادشاہ تہا مسلمانون کی سلطنت کے برابر کوئی بڑی سے
بڑی بادشاہت زمانہ سابق مین نہوئی تہی — بنی امیہ کے خاندان سے خلیفہ
ہوتے تہے اور انکے وقت مین کسی طرحکا نقصان ظاہر ہیچ انکی سلطنت کے
مین معلوم نہوا — خاندان عباسی مین سے دوسرے بادشاہ کے وقت مین
تقسیم خلافت شروع ہوئی اور سرکشی سپین کی اول بنا فساد کے تہی — ہر ایک
ضلع کے حاکم نے دعوی بادشاہت کا کیا اور سن دوسو اٹہاسی سے تین سو
اکانوے ہجری تک تواریخ خلافت کی احوال فساد رعیت عالی نظر اور ناخوش
سے بہری ہوئی ہے — مسلمانون کی سلطنت کی ترقی صرف دمشق سے ہوئی تہی
لیکن موجب اسکے زوال کا کئی باتین ہوئی تہین ہم تینو حصے خلافت کے
ذکر کے ساتہہ جنکا بیان ہم پچہلے باب مین کر چکے ہین احوال سلطنت اہل
اسلام اور انکے اقبال کا کرینگے پہلی سلطنت خلفا سپین کی دوسری مصر اور
افریقہ کی اور تیسری بغداد کی

پہلی خلافت سلاطین سپین کی

۷۵۵ء ایک لڑکا بادشاہی خاندان کا جسکا عبد الرحمن بامنصور نام تہا اپنے گہر کے
ساتہہ مارا نہ گیا اور بہاگ گیا اور یہہ فعل ظلم شاہ صفا کے حکم سے جو نہایت
سخت و بے رحم سلاطین عباسیون مین سے تہا وقوع مین آیا — ایک
شخص معاویہ کی نسل مین سے اپنے لڑکے اور بہائی کے ساتہہ ایک
جنگل مین جو دریائے فرات کے قریب تہا چہپ رہا — انکے مخالفین
نے انہین دیکہہ پایا لڑکا مارا گیا اور دونو بہائی دریا مین کود پڑے

 ۔ ایک نے انمین سے جو تہک کر بیہوش ہو گیا تہا رحم اور مدد کو اپنے دشمنون
قبول کیا اور کنارہ پر اُلٹا پہر آیا لیکن انہون نے بسبب اپنی بدذاتی کے جو
مناسب حال ان لوگون کے جو طرفدار بادشاہ کے ہوتے ہین نہین ہے
فوراً اُسے مار ڈالا ۔ مگر دوسرے بہائی نے جسکا نام عبدالرحمن تہا اس
راہ خوفناک کو قطع کیا اور اسکا لوگون نے دریائے فرات جیسے گہاٹون پہاڑ
اٹلاس تک جو افریقہ مین ہے پیچہا نچہوڑا مسلمان سپین کے بنی امیہ
کے خاندان سے بہت اخلاص رہتے تہے اور انہون نے جب سنا کہ بادشاہ
اس خاندان کا بیگواری مین ہے جلد اسکی رفاقت اور اطاعت اختیار کی
۔ عبدالرحمن نے خواہش سلطنت اور خوف اس بات سے کہ اسے سلاطین
عباسی پکڑ نہ لین ایلچیون کی بڑی توقیر اور تعظیم کی ۔ اسنے قباحتون مہم اور
لڑائی پر جسکے لڑنے کا اسے ارادہ تہا اور آفتون پر جو سلطنت مین بڑے
فساد و خلل کے سبب سے واقع ہوتی ہین غور اور نظر کی ۔ لیکن جس صورت
مین کہ وہ بادشاہ ہو جاویگا اسے حاصل کرنا اپنی آرزو اور انتقام کا سہل
ہو جاتا ۔ کون پسند کرنے مین اس بات کے کہ وہ بادشاہ سپین کا ہو یا افریقہ
مین گم نام رہے تامل کرتا ہے ۔ عالی ہمت شخص ان مصیبتون کو جو اسے
حاصل کرنے مین حکومت کے پیش آتی ہین صرف حقیر ہی نہین جانتا
بلکہ انکے سبب سے اسے زیادہ رغبت اسطرف ہوتی ہے ۔ جب وہ
انڈلوشیا کے حد مین پہنچا وہان کے لوگ اسکی تعظیم بجا لائے اور اسپر
تحسین اور آفرین کی اور میلبگا و سڈونیا اور سیولی کے رہنے والون نے
دروازے اپنے شہرون کے اسکے لئے کہول دئے ۔ وہ تیس

باب تیسرا ۳

وہ تیس ۳۰ برس تک بادشاہ رہا اور اس عرصہ مین اسنے اپنے مشکل کام
درست کیا اور حکومت سلاطین بنی امیہ سپین یا خلفا ملکون مغربی کی جو تین سو برس
تک رہی نبیاد ڈالی تاکہ وہ سلطنت خلفا بغداد اور ممالک مشرقی سے جدا
ہوجاوے — پچھلے بادشاہون نے اس خاندان کے عیش و ظلم اور غفلت
اختیار کی اور اس سبب سے وہ ملک جو انکے بزرگون نے اپنی شجاعت
اور مردانگی سے فتح کئے تھے قبضہ سے انکے نکل گئے اور انہین باتون کے
سبب سے اور شخص اس عمدہ سلطنت پر مسلط ہوئے — حاکمون تمام اضلاع
اور منتظمون ملک اور امرا نے اطاعت چھوڑ دی اور خود سر ہو گئے اور ہر ایک
شہر مین ایک ریاست مقرر ہو گئی — کورڈووا — و ٹولیدو — و
سیویل و جین — و لسبن — ڈور ٹوسا — و ویلنشیا — و مرسیا —
و ایلمیریا اور جزیرون مین بلیرک جورون کے جدا جدا بادشاہ تھے
وہ امیر گوتھ کے جو مسلمانون کی اطاعت مین رہنے سے ناخوش تھے
پہاڑون دشوار گذار اسٹوریس مین جا چھپے اور وہان طریقہ عیسائی
اور اپنی رسمون قدیم کو عمل مین لائے تھوڑی سی لوٹ
اور انتقام لینے شہرون اہل اسلام سے وہ نڈر ہو گئے اور طبیعت کو
انکی رغبت شجاعت کی طرف ہوئے — آہستہ آہستہ غلبہ انکا زیادہ
ہوا اور ازادی انکی بڑہ گئی اور ایک ریاست نظم و نسق کے ساتھ
قایم ہوئی اور انہون نے قضاقی اور رہزنی چھوڑ دی اور ہر ایک
جگہ کو قیام اور پایداری کے ساتھ فتح کیا — انکو بعض مقت
مذہب اور پاسداری ملک کے سبب سے دلیری پیدا ہوئی اور مفلسی اور رنج

۸۷ ذکر خاندان بنی امیہ سپین

سنہ ۱۰۳۱ ع

ذکر ترقی ریاست نصاری کا

اٹھانے کے باعث صبر کی خو ہو گئی اور بیقراری انکے مزاج سے جاتی رہی —
ترقی مسلمانون کی موجب اسلام کی بربادی کا ہوئی — انکے قاعدون مین
لڑائی کے سستی آگئی اور انکے عزم جنگ مین فرق پڑ گیا — انمین اب تک
دلاوری اور مردانگی تہی اور انکے پاس بہت سامان لڑائی کے موجود تہے
— مورخین سپین کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ آٹھ سو برس تک متصل
لڑائی جاری رہی اور پہلے اسوقت سے کہ مسلمانون کی سپین کی سلطنتون
مین سے پچھلی سلطنت قبضہ مین اولاد شاہان سلف اس ملک کے آئی تہی
تین ہزار سات سو لڑائیان ہو چکی تہین — جب قوم نصاری نے مسلمانون
کے ملکون مختلف وقتون مین زیر حکم جدا جدا سردارون کے غلبہ حاصل کیا
اور ہر ایک شخص نے مسلمانون کی سلطنت مین سے جو ضلع فتح کیا اسکو اپنی
جدا ریاست بنا لی — ہر ایک ضلع مین سپین کے ایک ریاست قایم ہوئی
اور تمام شہرون مشہور مین چھوٹے چھوٹے بادشاہون نے اپنا تخت
بنا لیا اور طرفے بادشاہی تیار کر لئے — ایک مدت کے بعد سب
چھوٹی ریاستین بڑی سلطنتون کیسل اور اریگن مین شامل ہو گئین اور
فرڈنینڈ جسکی اریگین مین سلطنت موروثی تہی ایزبیلا کے ساتھہ شادی
ہونے کے سبب سے جو محبت اور رضامندی سے رعیت کی کیسل کے
تخت پر بیٹھی تہی نصرانیون کے تمام شہر شامل ہو گئے اور انکی اولاد
کے قبضہ مین رہے

طلیل و اریگن و نوار اور پورچوگل قبضہ مین
سے مسلمانون کے نکل گئے اور فرنگستان کے بڑے شہرون مین سے
مگر انکے زمانہ عروج مین بڑی رونق تہی صرف گرنیڈا اور اضلاع

اضلاع اسکے انکے پاس باقی رہ گئے ۔ اسوقت مین کہ مسلمانون کے
قبضہ مین یہہ ملک زرریز اور وسیع تہا انہون نے بہ مدد دینے بہائیون
افریقہ کے مدت تک فرڈی نینڈ سے مقابلہ کیا ۔ لیکن آپس کے فساد
کے سبب سے دشمن غالب آیا اور مسلمانون گرینڈا نے بادشاہ نصرانی
کی متابعت قبول کی ۔ بہت سے مختلف شہرون سپین مین صلح کے سبب
سے برابری ظاہر ہوئی اور اسکا اقرار ہو گیا کہ کوئی شخص مذہب محمدی کا
مزاحم نہو ۔ خوشی انسان کی مبدل ساتھہ رنج کے ہوئی تہی یعنے نصرانیون
نے بہی مسلمانون کی طرح پر تعصب اپنا ظاہر کیا ۔ ضمنیص کے عہد صلح
کے توڑ ڈالنے سے جو کہ بڑا متعصب پادری اور اسقف تولیدو کا تہا مسلمان
خفا ہوئے اور یہہ خفگی قرار دی گئی کہ سرکشی ہے ۔ ہزارون مسلمانون
نے جنکو اعتقاد صادق اور ایمان کامل نصیب تہا اپنی جانون کو راہ حق
مین نثار کیا اور جو شخص کہ ضعیف الایمان تہے انہون نے مارے ڈر کے
مذہب عیسائی کو اختیار کیا ۔ سولوین صدی کے شروع سے آخر تک
سلاطین سپین نے جنکا مذہب کیتھولک تہا مسلمانون پر اسلیے کہ وہ مذہب
عیسائی اختیار کرلین بہت جبر کیا اور طریق کو اپنے مذہب کے جسمین
تشدد کسی طرحکا روانہ تہا بہول گئے ۔ چارلس پنجم نے عہد اپنا جو مسلمانون
سے کیا تہا کہ وہ اسکی پناہ مین رہین توڑ ڈالا اور یہہ اشتہار دیا کہ سب
مسلمان رسمین عیسائی کو عمل مین لاوین ۔ ہزارون شخص اس حکم کو
جسمین سراسر ظلم تہا بجالائے اور مرتد ہو گئے ۔ مراد ان لوگون کی
جو تحقیقات حال مذہب محمدی کے لئے معین ہوئے تہے اور جنہون

اس مذہب والون سے گمان عداوت اور تعصب تہا بر آئے یعنے انہون
نے اپنا عوض لیا — اگر ان شخصون مین سے جنکا یہہ منصب تہا کہ عقاید
اور رسوم قوم نصرانی کو نگاہ رکہین اور جس شخصکو خلاف طریقہ مذکور کے
یا دین سزا دین کوئی نشان اسلام کا دیکہہ پاتے تو وہ مسلمان کو خیال کرتے
تہے کہ وہ مذہب عیسائی سے مرید ہوگئے ہین اور ایسے مرتدین مذہب
مذکور کے موافق پیش آتے تہے — ہر ایک پادری دشمن ہوگیا تہا
پادریون کے سلطان نے جسکا مقر روم تہا اپنے نائبون کو انکی سستی
اور غفلت کے سبب سے لعنت و ملامت کی لیکن انکو یہہ بات کہ وہ زبان
عربی سے واقف ہوجاتے بہت مشکل تہی اور اسی سبب سے مسلمان
جلد اپنے دین سے غافل نہوئے اور مذہب عیسائی کو اختیار نہ کیا — آمدنی
پادریون رومن کیتہولک کی تیاری مین کلیساؤن کی جو مسلمانون کو عیسائی
کرنے کے واسطے بنائے گئے تہے کم ہوگئے — پادریون نے یہہ تجویز
کی کہ کوئی مسلمان سپین مین نرہنے پاوے اور انکا بالکل اخراج اس ملک
سے ہوجاوے لیکن اس صلاح سے انکی تباہی ملک کی متصور تہی —
امیر بہت سی قوی دلیلین لائے اور بیان کیا کہ نہایت عمدہ اور زرخیز
اضلاع سپین کے مسلمانون سے آباد ہین — انکو خوجر رسی و اعتدال
اور محنت کی تہی — بنانا اسباب سپین کا جسکی ضرورت وہان کے باشندونکو
ہوتی ہی اور دوسرے ملکون مین جسکی تجارت کی جاتی ہی صرف وہی
لوگ جانتے ہین — اگر وہ نہون گے تو ایک بڑا ضلع سلطنت کا
ویران ہوجاویگا اور بیشمار خاندان امیرون کے جنکی معاش صرف

صرف گرایہ پر زمین کے تھی تباہ اور محتاج ہوجاوینگے — لیکن ان مغرور اور طامع پادریون نے گفتگوئی عقل اور تدبیر کو نہ سُنا — انجیل مقدس اسلئے کہ اپنے مقدمہ کے لئے کوئی حیلہ بناوین طلب کی اور بادشاہ سے یہہ کہا کہ نام ونشان نرکہنا مسلمانون کا بادشاہ کتھولک مذہب والے پر ایسا واجب ہے جیساکہ نکال دنیا کافرون کا زمین موعود سے بادشاہون اور سرداروں یہود پر فرض تہا چارلس پنجم اور فلب دوم اور فلب سوم کے وقت مین جو نہایت کم ہمت تھا مقدمہ نے پادریون کے مضبوطی حاصل کی اور امیرون کی کچھہ بات پیش نہ چلی — فرمان بادشاہی اس مضمون کا جاری ہوا کہ مسلمان ولنشیا اور سپین کے ہر ایک ضلع سے کنارہ جنوبی کو چلے جاوین اور بادشاہی جہازون مین سوار ہوکر افریقہ کو رخصت ہون اور انہین یہہ اجازت ہوئی کہ وہ اپنے مال اور اسباب مین سے تہوڑا سا اپنے ساتھہ لیجاوین اور باقی مال کے زمین کے حقدار ہین — لیکن امیرون نے جو بہت بامروت تھے ایسے کمینہ حصول سے انکار کیا اور طرح طرح کے حیلون سے اس حکم مین تخفیف کی — انمین سے بہت سے امیر مسلمانون کی کشتیون کے ساتھہ سمندر کے کنارہ تک گئے اور وہ لنگر گاہ مین جب تک کہ مسلمان جہازون پر سوار نہو گئے ٹھہرے رہے — مسلمانون کو میدانون مین افریقہ کے عربون بدوی نے لوٹ لیا — بسبب ماندگی اور بھوک کے تمام آدمی جلاوطن لوگون مین سے اہل اسلام کے بڑے بڑے شہر و نمین جو بیچ افریقہ کے واقع تھے نہ پہنچ سکے اور بعد جلاوطن ہونے ولنشیا سے کئی مہینے کے عرصہ مین ایک لاکھہ سے زیادہ

 آدمی تکلیف اور سختی سے سفر کی مر گئے — اسوقت کی تواریخ مین سپین کی بالکل احوال خونریزی کا لکہا ہوا ہے — اکثر بہادر مسلمان سپین کے پہاڑون کو اس خیال خام سے کہ وہان لڑینگے اور اطاعت مین کسی شخص کی نہ رہینگے بہاگ گئے — لیکن وہ فوج بادشاہی سے مقابلہ نکر سکے انکے مال اور اسباب کو بادشاہ بے عقل اور فاسق کے رفیقون نے جنکو نہایت طمع تہی ضبط کرلیا اور انکے گرفتار کرنیوالے کے لئے کچہہ انعام مقرر ہوا — انمین سے تہوڑی آدمی پکڑے آئے اور افریقہ کو پہنچے گئے اور بعضے بغیر لحاظ اسکے کہ وہ بچے ہین یا جوان یا بوڑہے اور نہ تمیز کرنے اس بات کہ وہ مرد ہین یا عورت مارے گئے اور جو لوگ کہ سپین والون کے ہاتہہ نہ لگے وہ تعاقب کئے گئے اور سردی اور بہوک کے مارے پہاڑون اور جنگل مین مر گئے — مسلمانون کی سلطنت کو ایسے ظلم اور سختی کے ساتہہ سپین سے خارج کیا — رومن کیتہولک مذہب والون مین سے جن لوگون کو مسلمانون سے تعصب تہا بہت خوش ہوئے لیکن نقصان بےشمار محنت کش اور اہل حرفہ لوگون سے سپین کی سلطنت کو بڑا صدمہ پہنچا اور پہر وہ رونق انکی نہوئی — ہم اب ذکر لڑائی کا موقوف کرتے ہین اور حال دولت و ترقی ملک سپین کا جو سلاطین نبی امیہ کے وقت مین ہوئی تہی لکہتے ہین — جسوقت مین کہ اکثر ملکون مغربی مین ظلمت جہالت کی چہاگئی تہی مسلمانان سپین کے سب ہنر و کسب سے جنسے کہ آرائش اور رونق انسان کی ہوتی ہے واقف تہے — انہون نے اسوقت مین کہ جب لڑائیان پے ہم ہوتی تہین تواریخ سپین کو بڑی رونق و شہرت دی اور اسکو دیکہہ کر اس زمانہ کے کم زور باشندے

باشندے خجالت پکڑتے ہین اور حسد کرتے ہین کورڈوا اور سب دوسرے ۹۳
شہرون مین مدرسے بنائے گئے اور شایقین علم کے کتب خانون سرکاری
سے جو بیشمار تھے بہرہ مند ہوئے — خلفاء ممالک مغربی نے ترقی علوم
کے لئے بہت کوشش کی اور اسطرح کی فیاضی اور قدردانی اہل علم کی جسکے
سبب سے خلفاء ممالک مشرقی نے ناموری و شہرت حاصل کی تھی شروع
کی — کورڈوا مرکز تہذیب اخلاق و سلیقہ اور فہم کا ہو گیا اور پہلے وقت
مین ایک مدت دراز تک دولتمند اور خوشحال لوگ شغل نیزہ بازی کو بہت
عزیز رکھتے تھے — دوسو برس تک اس سلطنت مین ہر ایک فن کے
اہل کمال اور ایسے لوگ جو آئین سپاہاری اور سرداری مین فخر کرتے تھے
جمع ہوا کرتے تھے — پہلے بادشاہون خاندان بنی امیہ نے بیچ کورڈوا
کے ایک مسجد مسجدون دمشق اور بیت المقدس کے موافق عرض و طول
وارتفاع و خوبصورتی اور رونق مین تعمیر کروائی — اسکی چھتون کے
تلے ایک ہزار سے زیادہ ستون سنگ مرمر کے لگے ہوئے تھے اور
پیتل کے اسّی دروازون سے مسلمان جنکا مذہب حق تھا آتے جاتے
تھے — دولت ملک کی خرید نے مین عطایات ممالک مشرقی کے
صرف ہوتی تھی اور چار ہزار سات سو چراغ ہمیشہ رات کو روشن
ہوتے تھے — اس تخت گاہ خاندان بنی امیہ مین دو لاکھ گھر
و چھ ہزار مسجدین اور نو ہزار حمام واسطے آرام خلقت کے
تیار تھے — سپین مین اسّی بڑے شہر اور تین سو چھوٹے شہر
دوسرے اور تیسرے درجہ کے تھے اور بارہ ہزار قصبہ اور گانو

کنارون پر دریاے گاڈلیکوار کے بستے تہے ــ جب مسلمانون کی سلطنت
کورڈوا سے جاتی رہی اور نصرانی اوپر مسلط ہوے تب گرنیڈا کی رونق
اور شہرت بہت ہوئی ــ کیونکہ گرنیڈا مین آبادی و دولت بہت تہی
اور کشت کاری کثرت سے ہوتی تہی ــ یہان بہی اسی طریق پر تعلیم
ہندسہ و ہیئت و حکمت کی جیساکہ مسلمانون کی پہلی ترقی و مذاق اور حشمت
کی جگہ مین ہوا کرتی تہی جاری رہی کہنڈر محل الحمرا کے جو بیچ مین خوشبو دار
درختون کے تیار کیا گیا تہا اور سیرگاہین اوپر پہاڑون خوشنما اور میدانون
سیراب کے نہایت عمدہ نشانیان ہین ــ علاوہ اس روپیے کے
جو دوستانہ دیا جاتا تہا ان بادشاہون کے وقت مین جو عبدالرحمن کے
بعد تخت پر بیٹھے ایک کروڑ بیس لاکھ پنتالیس ہزار دینار یعنے سکہ
زر کے جسکی جمع برابر چھہ کروڑ روپے کے ہوتی ہے آمدنی تہی ــ
اس ملک مین تجارت بہت ہوتی تہی ــ ریشم خام و تیل و شکر و لوہا
و اسباب ریشمی اور کلابتون کی وہان بہت ہوتی تہی ــ سپین مسلمانون
افریقہ کا سلاح خانہ تہا ــ وہ یہین سے ڈھالین و زرہ اور تلوارین
یہان سے لیا کرتے تہے ــ مسلمانون سپین نے بہت نادر خیالات
باشندون قسطنطنیہ سے نباہے ــ شاہان ممالک مشرقی اور خلفاء
ممالک مغربی خلفا بغداد سے رنجیدہ و آزردہ ہوکر متفق ہو گئے ــ
سوداگر سپین کے اسباب اپنے ملک کا مشرق کو بحر شام کے یعنے
لیوینٹ مین لانے لگے اور رہنے والے قسطنطنیہ کے جنہین ہر ایک
قسم اچہی چیز نہایت مرغوب تہی اسکی خریدتے تہے

دوسری خلافت افریقا اور مصر کی

پچاس برس بعد جاتے رہنے اتفاق کے سلطنت سے مسلمانون کی جو امر ذکر سلاطین کہ بسبب سرکشی کامیاب سپین کے واقع ہوا تھا علی الدراہیم نے جو خلیفہ بغداد خاندان کی طرف سے بلاد شمالی افریقہ مین جنمین سلطنتین قدیم ماریٹینا و سیلیا محمدی افریقہ اور ریاست جمہور کارتیج کی شامل ہتین حاکم تھا تابعداری اوسکی چھوڑ دی کر سلطنت کو اپنی جدا اور مستقل کر لیا ــــ اوسکی اولاد نے نوّے برس سے کچھہ اوپر بادشاہت کی اور اس عرصہ مین انکے قدرت اور اختیار مین نقصان کسی طرح کا نہ آیا تھا اور الدراہیم کے باپ اگلیبائٹ نے اس خاندان کو اپنے نام کے ساتھہ منسوب کیا ــــ اس خاندان کے بعد محمد عبید اللہ اس تخت کا مالک ہوا ــــ اس سے بنی فاطمہ کی سلطنت افریقہ میں شروع ہوئی اور انہون نے لقب اپنا مہدی رکہا یعنے مسلمانان کو حق کی راہ بتلانے والے ــــ ملک فیض اور ٹیجر زکو بعضے شخصون نے حضرت علی رضہ کی اولاد مین سے جو حقیقت مین انکی نسل سے تھے یا وہ انکی نسل سے نہ تھے بلکہ جہوٹ ظاہر کرتے تھے خلفاء سے بعد اوسکے چھین لیا لیکن محمد عبید اللہ نے اس خاندان کا نام رکہا اور بادشاہت اسکی اضلاع شمالی افریقہ یعنے آبنائے جبرالٹر سے مصر تک ہوگئی ــــ اسنے اور اسکی جانشینون نے مقام کیرن اور مہادیا کو اپنا تخت گاہ مقرر کیا تہا ــــ معز پچھلا بادشاہ اس خاندان مصر کو اپنے دایرہ اطاعت مین لایا اور پہلا بادشاہ علی رضی اللہ عنہ اور فاطمہ علیہا اسلام کی اولاد مین سے اس ملک کا ہوا ــــ خاندان عباسی نام خطبہ مین سے

سنہ ۹۶۹ء خارج ہوا اور جب وہ اپنی سلطنت کے بندوبست سے فارغ ہوا
تب وہ نبوا سنے مین کبر و کلان کے مشغول ہوا — اسنے ایک سردار کو
اپنے افریقہ کی سلطنت بطور یر کہ وہ مصر کے خلیفہ کی طرف سے جاگیردار
اس مقام کا رہے دے دی — پانسو برس تک اون خاندانون سے
جنہونیکہ وہان چند مدت تک سلطنت کی تہی ضلع افریقہ کو لوٹا اور تباہ کیا
مورو کو — کتنی ہی سلطنتین بن گئین اور انمین سے مورو کو والجیرز اور ٹونس بہت
بڑی تہین — سلطنت مورو کو پر جسمین ضلع فیض کا شامل تہا سلاطین مرینیا
کے قابض تہے لیکن بیندروین صدی مین قوم شریف یعنے اولاد رسول اللہ
سنہ ۱۵۱۶ء وہان کے بادشاہ ہوئے اور آج کے دن تک وہ تخت انکے قبضہ مین
ہے اور خلل کسی نوع کا واقع نہین ہوا ہے
الجیرز اور ٹونس ایسے ایک وقت مین جو بڑے نادر آدمیون سے معمور تہا جزیرہ لیسبس مین
ایک کمہار کے دو بیٹون نے جو کہ رہنے والا جزیرہ لیسبس کا تہا دریا
مین لوٹنا شروع کیا اور ابتدا ے ڈارڈینلس سے ابتدا ے جبرالٹر تک وہ
جہازون کو غارت کرنے لگے — باربیروسا اور ہیڑیڈن سپین اور
اٹلی کی کنارون سے اسباب لوٹ کر باربری کے لنگرگاہونمین لیگئے
اور وہانکے رہنے والے بسبب خرید نے اسباب غارت کے اور اسراف
اہل جہاز سے جو عاقبت اندیش نہ تہے دولتمند ہو گئے اور اسی سلئے
جس جگہہ وہ جا نکلتے وہان انکی بہت خاطرداری اور مدارات
ہوتی تہی — رہنا ایک ملک مین ہمیشہ کے سلئے جو محاذی بڑے
بڑے شہرون تجارت کے واقع ہے انکی خواہش تہی — ایک

باب تیسرا ۳

ایک لڑائی درمیان بادشاہ سپین اور الجیراین کے واقع ہوئی اور باربیروسا ۹۷
بادشاہ افریقہ کی کمک کے لئے آیا اور اس بادشاہ کو جسکی مدد کے لئے
آیا تہا مار ڈالا اور آپ تخت الجیرز اور ٹنس پر ہو بیٹہا — سردار شہنشاہ
چارلس پنجم کے اسپیر فوج لیکر گئے یہہ شخص بزور فوج بحری جو ایک بڑے
بادشاہ کے جہازی فوج کے موافق تہی اور بیڑا چور کا معلوم ہوتا تہا
کنارون سپین اور اطلی پر متصرف ہو گیا تہا باربیروسا نے سردارون سے
شہنشاہ مذکور کے مقابلہ بڑی بہادری سے کیا اور مارا گیا —
چارلس کو لڑائیان سلاطین عیسائی فرنگستان سے درپیش ہوئین اور
انکے باعث سے اسنے جنگ افریقہ کو ملتوی رکہا اور جب کہ فوج بادشاہی
یہان سے چلی گئی ہیریڈن تخت الجیرز پر ہو بیٹہا اور اندر نے بندوبست
اپنی سلطنت کا کمال ہوشیاری سے کیا اور جنگ دریا کو بہت زور
وشور کے ساتہہ جاری رکہا اور وہ اس خوف سے کہ اسکے ہمیشہ کی
لوٹ مار کے سبب سے سلاطین عیسائی اسپر ہجوم کرینگے سلطان روم
کی حمایت مین آیا سلطان نے اسکے ساتہہ ایک فوج ترکون کی کردی
کوئی دشمن خاص اپنے ملک کا ہو یا غیر کا غلبہ نکر سکے — آخرکار اسکے
کامون کی بہت شہرت ہوئی اور سلیمان نے اسکو بسبب اسکی شجاعت
اور دریائی کامون سے بہت واقف ہونے کے قابل سرداری جہازی
فوج کے پایا اور اسکو فوج بحری ترکون کا سردار کیا اور انیڈرو ڈ
کے مقابلہ کے واسطے جو کہ سرگروہ جینوا کے بیڑے کا تہا بہیجا — ہیریڈن
جسکا نام باربیروسا دوسرا نام تہا گہمنڈ پر اپنے اس کمال کے قسطنطنیہ

گوگا اور اسنے بسبب اپنی دانائی اور دلاوری کے بادشاہ اور اسکے وزیر کے دل مین گہر کرلیا اور مقرب درگاہ سلطانی کا ہوا — اسنے ٹیونص کے تسخیر کرنے کا جو آپس کی نااتفاقی سے تباہ و ویران ہوگئی تہا ارادہ کیا اور اعانت سے سلیمان کی اسکو مطیع کرلیا — تمام اہل فرنگ اس سے رنجیدہ ہوئے — بادشاہ ٹیونص جسکو باربیروسا نے جلاوطن کیا تہا اور امیر دن مالٹا اور بڑے بڑے شہر واقعہ جرمنی اور اطلی اور سپین ہیریڈین سے لڑنے کے لئے متفق ہوئے — سوائے فرانصص کے تمام فرنگستان کے بادشاہ اس جنگ مین شامل تہے — چارلس پنجم خود اس لڑائی مین گیا اور گولیٹا کو حملہ کرکر لے لیا اور جنگلون افریقہ مین فوج نصرانیون کی لشکر اہل اسلام پر غالب آئی — بادشاہ افریقہ کا خراب و تباہ ہوکر اپنی تختگاہ کو چلا گیا — ٹیونص سپین کی تابع ہوگئے اور بہت سی تدبیرین مناسب واسطے رد کرنے طاقت چورون دریا افریقہ کے کی گئین — باربیروسا نے اپنے تئین دشمن کے ہاتہہ سے بچاکر بارہا جہازون کے غارت کرنے کے لئے بافرانصص کی مدد کرنے کے واسطے آیا اور کنارہ اطلی کو نائص سے نیپلز تک لوٹ کر بیچراغ کردیا

الجزر ہاتہہ سے نصرانیون کے جو تیسرا ضلع بڑے اضلاع شمالی مین سے افریقہ کے تہا محفوظ رہا — باربیروسا نے ہاشم آغا کو جو خوجہ تہا اس فوج کا سردار جو الجیر مین لڑتے اور لوٹتے تہے مقرر کیا — یہہ لوگ بہادری اور ظلم ٹیونص کے تقاضاؤن کے موافق عمل مین لائے — بادشاہ

باب تیسرا

بادشاہ چارلس نے دو باتون کے سبب سے تمام نصرانیون کی فوج کو
اپنے ساتھہ جمع کیا ایک یہہ کہ اسے اپنی رعیت کی منت اور عاجزی پر
جو کنسدون پر سپین اور اطلی کے بستی تہی رحم آیا اور دوسرے یہہ کہ اسنے
چاہا کہ مین لڑائی مین ناموری حاصل کرون — اسکو اس لڑائی کا ایسا شوق
ہوا کہ اسنے پادریون کے بادشاہ اور اینڈرو ڈوریا کی نصیحتون کو نہ سنا
جنہون نے کہا تہا کہ اگر تم اس موسم مین کہ ہوا مخالف بہت زور شور کے ساتھہ
چلتی ہے کنارہ خطرناک افریقہ کو جاوگے تو اسمین کچھہ شک نہین کہ
سب فوج بحری تمہاری تباہ ہوجاوے گی — اگرچہ نصیحت اینڈرو
ڈوریا کی مقبول نہوئی لیکن وہ فوج بحری کا سردار مقرر ہوا — تہوڑی
سی فوج بحری بادشاہ کی خلیج جنیوا سے روانہ ہوئی اور سارڈینیا
مین فوجون سے دوسری سلطنتون کی جو مقام سب فوجین کے
جمع ہونے کا تہا جا کر ملی — بیس ہزار پیادے اور دو ہزار سوار جنکے
اکثر امیر سپین اور اطلی کے سردار تہے اور بہت سے امیر مالٹا کے
مسلمانون سے لڑنے کے لئے گئے — ڈوریا کی بات سچ ہوئی
— سخت طوفان کے سبب سے جہاز پریشان اور فوج کم زور ہوگئی
لیکن اس مصیبت کے واقع ہونے سے بادشاہ اپنے ارادے سے
باز نہ آیا — وہ کنارہ افریقہ کو گیا اور الجیرز کے قریب خشکی مین اترا
— فوج کی کثرت اور تدبیر جنگ سے ہمیشہ لڑائی فتح نہین ہوا
کرتی ہے — اگر طوفان سے لشکر نصرانیون کا ہلاک نہوتا تو سیاہ
الجیرز کا روئی زمین پر کچھہ نشان باقی نرہتا — جب فوج بادشاہی

خشکی مین اتر آئی اسکے دوسرے دن بادل جمع ہونے لگے اور آسمان سے ہیبت اور ڈر ظاہر ہوا — شام کے وقت مینہ بہت زور سے برسنا شروع ہوا اور ہوا تند چلنے لگی اور رات کے وقت طوفان کی شدت زیادہ ہوئی اور سپاہیون نے جو سوائے ہتیارون کے کچھہ کنارہ پر نہ لائے تھے تمام سختی کو مینہ اور ہوا کی برداشت کی — صبح کے وقت دشمن نے الجیرز سے نکل کر حملہ کیا اور ہزارون نصرانیون کو جو مصیبت کے مارے ہوئے تھے قتل کر ڈالا — سمندر ظہور ایک بہت بڑے خوف وغم کا ہوا — جہاز جنکو اہل فوج اپنا مقام امن جانتے تھے اور انمین غلہ وغیرہ بہرا ہوا تہا اپنے لنگر گاہون سے دور ہو گئے بعضے ایک دوسرے سے ٹکرا کر بیٹھہ گئے اور بعضے پہاڑ سے لگ کر ٹوٹ گئے اور بہت سے کنارے کو جا لگے اور کتنے ہی موجون مین ڈوب گئے — اہل عرب نے ملاحون اور سپاہیون کو مارا اور لوٹا — بادشاہ مغلوب نے ان لوگون کو جو اسکی فوج مین سے جنکی ایک زمانہ مین بڑی شہرت اور ہیبت تہی ہلاک ہوئے تھے جہازون پر سوار کیا اور وہ بڑی سختیان اور مصیبتین اٹھاکر اضلاع مختلف اطلی اور سپین مین اتر آئے تواریخ شمال افریقہ کا ذکر زیادہ کرنا بیفائدہ ہے — اسکا کوئی صفحہ خوف اور خونریزی کے حال سے خالی نہین — شاہ روم نے شہرون باربیری والجیرز ڈیونس و موڑیپولی کو قسطنطنیہ کی جاگیر مین مقرر کین اور تمام ان مقامون کے نام شاہ موصوف کے لقب مین مندرج تھے — مقبوضات مذکورہ بصدر

 الصدر کی ترکی و اہل افریقہ و مسلمان اور جنکو غلبہ ان پر ہو سکا ہے بلحاظ حق
وراثت یا مقرر کرنے شاہ استنبول کے بادشاہ ہو گئے

ذکر ان سلاطین مصر کا جو اولاد میں سے فاطمہ علیہا السلام کی تھے

تواریخ مسلسل اہل اسلام مین ذکر کرنا مصر کے بعد اسکے مناسب ہے —
جب معزنے گیرد کلان مین سلطنت اولاد فاطمہ علیہا السلام کی قایم کی خلافت
اہل افریقہ کی مصر مین مقرر ہوئی — شام کے بڑے اضلاع اور سارے
بیت المقدس کے ضلعون نے اطاعت اسکے اختیار کی لیکن اضلاع مذکور پر
کبھی قدیمی حاکمون ان مقامات اور کبھی مجاہدین فرنگستان اور کبھی قوم سلجوق
ترکیون کا تسلط رہا — عیسائی بعد قوت اور زور حاصل کرنے کے شام
مین بیچ عہد اوس کے جو پچھلا بادشاہ نسل مین سے معز کی تھا مصر مین گئے —
جب دشمنون نے خلیفہ کے اسکو چارون طرف سے تنگ کیا اسنے اور
اسکے ارکان سلطنت نے دس لاکھ دینار جسکی جمع برابر پچاس لاکھ روپے
کی تھی دیکر صلح حاصل کی — جب اہل فرنگ گیرد مین اس روپے کے
لینے کے واسطے گئے رہنے والون نے وہان کے شاہ نورالدین کیطرف
جو سردار فوج اور وزیر خلیفہ بغداد کا تھا رجوع کی کہ وہ انکے ہاتھ
سے نصرانی غارتگرون کی نجات دے — شاہ موصوف نے اپنی
فوج کو مسلمانون کی حفاظت کے واسطے بھیجا اور وہ بلا رفع ہو گئی —
اہل مصر ضعیف اور نامرد تھے اور خلیفہ شدت سے کاہل اور عیاش تھا
اور امراے سلطنت تمام اقتدار اور اختیار بادشاہی عمل مین لائے —
خلیفہ بغداد کو ہمیشہ کم زور طرف اپنی مدد کے لئے لڑایون مین آپس کے جسکے
سبب سے طاقت مصر کے حاکمون کی ضایع ہوئی بلایا کرتی تھی اور ناپایدار

سنہ ۱۱۶۰

 سلطنت کی ظاہر ہوگئی ان ترکون نے جو تختگاہ بغداد مین موجود تہے یہہ تجویز
کی کہ مصر پہر بغداد سے شامل کیا جاوے نسے شیراکوہ اور صلاح الدین
بہتیجا اوسکا سرداردن مین سے نورالدین کی فوج کے تہے یہہ دونو شخص
قوم کرد کی برادری مین تہے یہہ وحشی اور لوٹیرا خاندان پہاڑی ضلعون مین
پر سے دریاے دجلہ کے رہتے تہے — یہہ سردار شجاع فوج شام کے مصر مین
لڑنے کے لئے آئے — کئی بڑی لڑائیون کے بعد وہ فرقہ مسلمانون کا
جنکا ایمان قوی تہا سلاطین مصر پر جو فاطمہ علیہا السلام کی اولاد مین سے تہے
اور فرانسیسون پر جو دونو فرقون مسلمانون کے دشمن تہے غالب آئے
— خلیفہ اودہ اپنے ملک کے حال سے بیخبر مرگیا اور واسطے اطلاع خاص
وعام کے نورالدین وصلاح الدین نے مسجد کبرو مین کہا کہ مستاوی تیسوان
خلیفہ بغداد کا سردار امور ریاست اور مذہب کا ہے

صلاح الدین

جب تک نورالدین جیتا رہا قوم کرد نے قصور کسی طرح کا اسکی اطاعت مین
نکیا اور تخت کے تابع رہے — بعد مرنے اس شخص کے صلاح الدین کو
اقتدار ہوا اور اسنے بہت سی تدبیرون سے بالکل تسلط مصر پر حاصل کیا
— اسنے قوم اتابک ملک شام سے دمشق اور حلب کو چہین لیا اور
عربستان مین بہی نام اسکا خطبہ مین درج ہوا — بادشاہت اسکی بحر
ہند سے پہاڑون آرمینا تک اور تریپولی سے دریاے دجلہ تک ہوگئی
— تمام بادشاہ نصرانی اس سے لڑائی مین ہٹن کی جو متصل اکر طبریہ
کے ہے اور محاصرہ بیت المقدس مین ڈر گئے — ریچرڈ دیلین ہیچی ٹنٹ
پہر اکر اور کنارہ سمندر پر قابض ہوا — گرمی عزم نصارا کی بعد گذرنے ایک

باب تیسرا

۱۰۳ ایک مدت کے سرد ہوگئی اور سلطنت مین صلاح الدین کی خلل واقع ہوا لیکن حکومت
سنہ ۱۱۹۲ع اسکی رہی اور وہ بعد مرنے کے اپنی اولاد کے واسطے ایک عمدہ اور بڑی
سلطنت چھوڑ گیا — اگرچہ آپکے منسوب کرنا فوجون کا دلیل حسن لیاقت
کے نہین ہے — لیکن وہ بیان جسکو اسکے دشمنون اور نصرانی تواریخ نویسون
نے بے رو رعایت کے لکھا ہی دلالت اسکے اوصاف حمیدہ پر
کرتا ہے — جب کہ بیت المقدس کو لشکر نے اسکے مسخر کر لیا اسنے امراء
اس شہر کو باوجود اس بات کے کہ بعضے بہائی انکے اس سے مقابلہ کر رہے
تھے اجازت دی کہ وہ بیمارون کے ساتھ شفا خانون سرکاری مین حاضر
ہون اسکی خیرات اور فیض عام نے تکلیف خاص کو جو بسبب مصیبت عام کے
واقع ہوئی مٹا دیا اور اسنے بہت سے روپے خراج کا جسکو اہل شہر نے
اپنے امن کے واسطے قبول کر لیا تہا معاف کر دیا — نصرانی مجاہدین
کچھ اوپر اسّی برس پہلے زمانہ صلاح الدین کے بیت المقدس پر قابض
ہوئے تہے اور جس مسلمان کو انہون نے وہان پایا قتل کیا تہا لیکن صلاح الدین
نے بمقتضائے جوانمردی کے اسکا عوض نہ لیا اور ایک عبادت خانہ
انکے لئے چھوڑ دیا تاکہ وہ اسمین اپنی عبادت کی رسمین کیا کرین — وہ
اپنی رعیت کے ادنے سے آدمی کی بہی فریاد سنتا تہا اور وہ بہت سی
رسمون مذہبی کو خلاف طریقہ اہل اسلام کے عمل مین لایا — وہ مذہب
سنت جماعت پر بہت مضبوطی کے ساتھ قایم تہا اور دانا بہی ایسا تہا
کہ اسنے بد لنے مین عقاید کے سختی اور ایذا کسی کو نہ دی اسنے مدرسے
واسطے تعلیم مسایل صحیح طریقہ مسلمانی کے تیار کروائے اور اسنے عقاید

 مذہبی اولاد فاطمہ مصر کو دلیلوں اور اخلاص کی باتوں سے بدلنا چاہا — اسنے
اپنی آمد کو داد و دہش اور تعمیر پل و مسجد و سراؤ غیرہ مین صرف کیا اور جب وہ
مرگیا اسکے خزانہ مین بسبب اسکی بخشش و خیرات کے اسقدر روپیا کہ جس کے ساتھہ
اسکا تجہیز و تکفین ضروری ہو سکے نہ نکلا — اگرچہ اسنے جوانی کے وقت مین
عشق بازی کی لیکن جب اسکی عمر سن پختگی کو پہنچی اسکے مزاج اور بخشش کی
پیشوایان مذہب عیسائی بہی تعریف کرتے ہین — اس حال مین کہ شہنشاہ
جرمنی اسکی دوستی پر مغرور اور نازان تہا اور اولاد سلجوق اعظم اسکے گہوڑے
کی باگ پکڑ کر چلتی تہی اسکی خصلت اور خو سادگی اور غربت کے ساتہہ تہے
— وہ موٹا کپڑا پہنتا تہا اور پانی کے سوا کچہہ نہ پیتا تہا اور اسکے نام کا ایسا
رعب اور غلبہ تہا کہ اسنے ان تکلفات شاہانہ کو جو واسطے چہپانے برائیوں
اور ضعیفی اور کمزوری نامرد اور عیش جو بادشاہون کے کام مین لائے جاتے
ہین احتیاج نہ تہی — لقب صلاح الدین کا ایوب
تہا اسکے جانشینون نے خطاب اپنا سلاطین ایوبی رکہا — لیکن صلاح الدین
کی اولاد اور بہائی سلطنت کے لئے لڑے اور تمام اضلاع سوائے مصر کے
ہمیشہ کو قبضہ خلفاء بنی فاطمہ سے نکل گئے — اہل شام نے ابہی اپنی
تباہی سے جو نصرانی مجاہدین کی تہی نجات نہین پائی تہی کہ ان عمدہ ملکون
مین کشت و خون ہونا جسکا ذکر تواریخون مین ان لوگون کے جوان پر مصیبت
ہوئے لکہا ہے شروع ہوا — دریائے جیحون سے آب دجلہ تک
زمین خون سے آلودہ تہی — مغل تاتاری زیر حکم چنگیز اور اسکے جانشینون
کے قتل سے تنگ کر کر اپنے لشکر مین ہزارون غلام و لونڈی جمع کئے

کئے اور ایشیا کے سوداگرون کے ہاتھہ بیچ ڈالا — اہل مصر جو بہت ضعیف
اور کم زور تھے اپنی سلطنت کی حفاظت نکر سکے اور صلاح الدین کے جانشینون
نے بارہ ہزار ترکیون کو خریدا اور انہین قواعد سپاہگری سکھلائے تاکہ دشمن سنہ ۱۲۳۰ع
غیر ملک کے اور خاص اسکی اپنی سلطنت کے غلبہ ان پر نکر سکین — جیساکہ
رُوم مین فوج پر ٹوُرین کو غلبہ ہوا تھا اسی طرح یہہ مملوک یعنے سیاہ غلامون کی
صاحب ملک اور حکم ہوگئے — انہون نے بیسوین
ذکر سلطنت مملوک کا مصر مین
برس کے آخر مین جو عرصہ کہ ان کی پہلی بار مصر مین داخل ہونے پر گذرا تھا
پچھلے جانشین صلاح الدین کو قتل کیا اور اپنے سردارون مین سے ایک شخص کو
لقب سلطان کا دے کر تخت پر بٹھلایا — سلطنت مملوکون کی ڈہائی سو
برس سے زیادہ مصر مین رہی — انکے دو خاندان تھے ایک بحاری
جسکا غلبہ چودہوین صدی کے وسط تک رہا اور دوسرا سرکشیا والون کا
کہ انکی سلطنت بہت رونق کے ساتھہ زمانہ سلیم تک جسنے انکے تخت کو
چھین لیا تھا رہی — ان دونو خاندانون مین سے سینتالیس سلطان ہوئے
اور ہر ایک شخص نے انمین سے تخمیناً پانچ برس بادشاہت کی اور تخت
نشینی مین وراثت کا کچھہ لحاظ نہ تھا مصر کی تواریخ اسوقت کی بہت جدال
جنگ جدل اور خونریزی سے بھری ہوئی ہے — یہان امیرون کی سلطنت
تھی اور امراء فتنہ انگیز نے ایک سلطان جسکو مہارت مالی اور فوج مین اختیار
حاصل ہوتا تھا اور جسکو بضرورت بہت سے کامون کے تخت سے اتار کر
وہ مار ڈالتے تھے پسند اور مقرر کیا — مصر مین بسبب بدل جانے حاکمون
کے یہہ قاعدہ بے بندوبستی سلطنت اور خونریزی کا موقوف ہوا — سلیم دوم

شہنشاہ قسطنطنیہ نے بہت سے ملکون کو فتح کیا انمین سے تسخیر سلطنت
مملوک بہی قابل ذکر کے ہے — ملک مصر بہی اب سلطنت شاہ استنبول کا
ایک ضلع ہوگیا

تسلط
ترکستان
۱۵۱۷ع

بموجب قوانین بندوبست

ترکیون کی شاہ موصوف نشان ایک مملوک کا بچہوڑتا لیکن اسے اس
مرتبہ بہت اچہی باتون نے قتل کرنے سے باز رکہا — وہ یہ سمجہا تہا
کہ اگر ایک پاشا یعنے نایب مصر مین مقرر کیا جاوے اور اسکو دوسرے
پاشون ترکستان کے موافق اختیار دیا جاوے تو وہ بسبب دور ہونے
اس ملک کے سرکش ہوجاویگا — اس خرابی کے روکنے واسطے اسنے
اس طور پر بندوبست کیا کہ کئی حاکم اس ملک مین مقرر کردئے اور رجوع
ان سب کی اپنی طرف رکہی — سلیم نے اسی سبب سے کسی مملوک کو
ایذا ندی اور انکی ساتت ملیمن نبائین — اس سلطنت کے بندوبست
کے لئے اسنے ایک پاشا اور ایک دیوان یعنے کونسل سپاہ جسکے رکن
پادشاہ اور فوج کے سردار تہے مقرر کئے اور سلطنت کو چوبیس ۲۴ ضلعون
مین تقسیم کیا اور ہر ایک ضلع مین سے ایک نواب مملوکون نے اپنے مین
سے چنکر مقرر کردیا — عہدہ پاشا کا یہ تہا کہ وہ صاحبان کونسل کو
احکام نافذہ قسطنطنیہ سے مطلع کرتا تہا اور خراج شہر مذکور کو روانہ کرتا تہا
اور اس ملک کو غنیمون سے محفوظ رکہتا تہا اور مفسدین کے ارادہ فساد
کو مانع ہوتا تہا — ارباب شوری کا یہ کام تہا کہ قوانین ملک و رعیت
بیلے منظوری انکے جاری نہونے پاتے تہے اور رد کردینے احکام
پاشا کا اختیار رکہتے اور بہی اس ہنگام مین وہ اسے معزول کرسکتے

ذکر خصوصیات مملوک کا

کر سکتے تھے جب وہ سب کے سب اس بات پر متفق ہوتے کہ [illegible] سے
اُسکی ملک کی رفاہیت ہے
مصر مین مملوک چھہ سو
برس تک رہے ہین اور اس سے یہہ بات معلوم ہوتی ہے کہ نسل انکی وسیلون
رسمی اور معمولی سے موجود رہے لیکن جس صورت مین کہ انکا پہلا تقرر ایک
واقعہ عجیب تہا تو قیام انکی نسل کا بہی بہت نادر ظاہر ہوتا ہے — اس
عرصہ دراز مین اولاد کسی مملوک کی زندہ نہ بچی — دوسری پشت مین
ایک خاندان کی بہی اولاد امین سے جیتی نہین ہتی — سب لڑکے بچپن
مین مرجاتے ہین — ترکون عثمانی کو بہی یہی آفت درپیش آتی تہی اور
یہہ بات دریافت رہی کہ قایم رہنا انکی نسل کا عمل مین لانے سے فقط اس
امر کے ممکن تہا کہ وہ اپنی شادی مصر کی عورتون سے کرین اور مملوک
ایسی شادی کرنے کو ناپسند کرتے ہین حکیم اور عقیل شخص کو دلایل اور
وجوہ سے اس بات کو بیان کرنے دو کہ کس لئے تمام مرد اور عورت
جو پہاڑ کاکشیص پر پیدا ہوتی ہین اور جو مصر مین آکر آباد ہوتے ہین اپنی
نسل زیادہ نہین کرتے اور یہہ بات بہی معلوم رہے کہ مصر کے درخت
ولایت تاتار مین بڑہتے اور پہلتے نہین — ایسا معلوم ہوتا ہے کہ
موافق آنا آب وہوا ے غیر ملک کا حیوانات اور نباتات کو صرف
اسطور پر ممکن ہے کہ حیوانات مجانست بات اسکے پیدا کرین بسبب صحبت
رہنے کے زمان کے حیوانات سے نباتات کو باہم پیوند دین چونکہ مملوکو نکو
اس شمول اور موافقت سے انکار ہے تو بسبب انکے نسل کے قایم
رہنے اور بڑہنے کا وہی چیزین ہین جو باعث انکے بسنے کا پہیلے ہوئی

 نہین یعنے جب وہ مرجاتے ہین تو انکی جا نبئے پر غلام جو انکے وطن اصلی اور جورجیا اور منگریلیا اور دوسرے اضلاع تاتار سے لائے جاتے ہین قایم کئے جاتے ہین — قسطنطنیہ مین ایک بازار واسطے خرید و فروخت غلامون کے مخصوص ہے اور وکیل سردارون مصر کے جتنے کہ غلام و لونڈی درکار ہوتے ہین خرید کرتے ہین — انکا مذہب جو ہوتا ہے اُس سے کچھہ پرواہ نہین کی جاتی بلکہ طریقہ اسلام کا تعلیم کیا جاتا ہے — انہین سپاہ گری کے فن اور عربی اور ترکی زبانین سکھلائی جاتی ہین

تیسری بادشاہت بغداد کی

جس شخص کو ذکر کرنا احوال قوم عباسی کا بعد تقسیم ہونے خلافت کے تین بڑے ٹکڑون مین منظور ہووے تو وہ تاریخ حال کے برسون مشرقی سلطنت روم کی کلام مونٹسکو سے سیکھے گا — خاندان عباسی کو بیسیون پر اہل اسلام کی پانسو برس تک طرح طرح سے غلبہ حاصل تہا — لڑائیان ملکون بیگانہ اور سرکشیون اندرون سلطنت سے آہستہ آہستہ حکومت خاندان مذکور کی جاتی رہی اور راضی بیسوان خلیفہ خاندان عباسی کا پچھلا شخص تہا جسکو امور دینی اور دنیوی پر کچھہ بڑا اختیار حاصل ہوا تہا ابو الفدا لکہتا ہے کہ یہہ شخص پچھلا تہا جسنے منبر کے اوپر چڑھکر لوگون کے ساتہہ تقریر کی اور اسنے اپنی اوقات فرصت کو صحبت مین لوگون صاحب علم اور ذکا کی صرف کیا اور اسکی خرچ اور آمدنی اور خزانہ اور دستر خوان باتجمل اور تکلف خلفاء متقدمین سے کچھہ مشابہت رکھتے تہے — بعد اس عرصہ کے تین سو برس تک حکومت جانشینون انحضرت

حال دولت خلفاء بغداد

باب تیسرا ۳

انحضرت کی کم زوری کے ساتھہ رہی ــ بعضے وقت وہ ایسے متبذل ہوجاتے ۱۰۹
تھے کہ وہ محلون سے اپنے باہر نہ نکلنے پاتے تھے اور کبھی ایسا اتفاق ہوتا
تھا کہ وہ بالکل اپنے قوت سے محتاج ہوتے تھے

ذکر اختتام خلافت — سنہ ۱۲۵۸ ع

آخر کار وسط مین ساتوین صدی ہجری کے بغداد شریف پر ہلاکو خان پوتا چنگیز خان کا غالب آیا اور اسوقت مین بالکل شہنشاہ مغلون اور تاتاریون کا جسکا ہم ذکر باب آیندہ مین بیان کرینگے تمام ملکون مشرقی پر مسلط تھا اور کسی کو مجال نہ تھی کہ اسکے حکم کے خلاف کر سکے ــ خلیفہ مستعصم جو اسکے خاندان مین سے سینتیسوان ۳۷ شخص تھا بکمال بے رحمی سے مارا گیا اور خلافت بغداد کی تمام ہوئی اگرچہ مرتبہ اور حکومت خلفا کی بسبب اس وار دات عظیم کے جاتی رہی تھی مگر پھر بھی نام تین سو برس یعنے مستنصر باللہ کی اٹھاروین پشت تک قایم رہا یہ شخص جو بیٹا ظاہر کا واقع مین تھا یا جھوٹ انسے اپنے تئین منسوب اسکی طرف کیا تھا دوسرا شاہزادہ سلاطینون مین سے اس خاندان کے تھا ــ مستنصر باللہ اور اسکے اٹھاران جانشین دوسرے خاندان عباسی کے نام کے ساتھہ پکارے گئے تھے اور طریق محمدی کے ہادی اور پیشوا تھے لیکن انہین ذرہ بھی معاملات سلطنت مین دخل نہ تھا ــ

سنہ ۱۵۱۷ ع

سلیم شہنشاہ ترکون نے ملک مصر کو فتح کیا اور حکومت کو مملوکون کی مٹا دیا اور اس خلیفہ کو جسکو اسنے یہان قید مین پایا قسطنطنیہ کو لے گیا اور اس سے اقبال کروایا کہ وہ اپنی بزرگی اور اختیار امور مذہبی سے دست بردار ہو ــ بعد مرنے خلیفہ کے خاندان عباسی جسکے کسی وقت مین کمال شہرت تھی اور جسکو قریب آٹھہ سو برس کے لقب خلیفہ حاصل تھا پردہ گم نامی

دگران مور ا ا سے زاویہ فراموشی مین بڑے انجام مین پہلی صدی
ا جو باعث ہجری کے بہت عمدہ اور بڑا انگڑا جسکے باشندے معقول اور صاحب تمیز تہے
اتے زہنے سلطنت مین اہل اسلام کی شامل ہوا اور بعد اسکے سو برس تک قوت اور حشمت مین
ت کے ہوجانے کر ہوجانے خلفا کی خلل کسی طرحکا واقع نہوا
لطنت کا جب جانشینون محمد رسول اللہ
کے قبضہ سے ملک افریقہ و مصر اور سپین کے نکل گئے تو طاقت انکی اپنے
ی بگڑو نہین ملک موروثی مین نقصان اضلاع مذکور سے کچہہ مستحکم زیادہ نہوئی — خلفار کو
عربستان مین معاملات ریاست مین تہوڑا سا اختیار تہا — اگر بادشاہ
عربستان کے شاید شروع ایام خلافت مین اور البتہ اسوقت مین جب کہ مدینہ
سے مقام حکومت موقوف ہوکر دمشق مین مقرر ہوا تہا آہستہ آہستہ خودسر
ہوگئے تہے اور خلفار کو صرف سردار مذہب اہل اسلام کا سمجہتے تہے —
بہت سی ریاستون کے الگ ہوجانے سے کمزوری خلفا کی ظاہر ہوتی
ہی اور تہوڑے سے عرصہ مین انکی حکومت جاتی رہی

سرکش واسطے قایم رکہنے سلطنت کے سردارون اضلاع کو اختیار بادشاہی
نے حاصل تہا لیکن بادشاہی خاندان کی تباہ حالی سے اور بعید ہونے سے انکے
جا مقام کے وہ موروثی کرنے پر اپنی ریاستون اور اختیار کرنے مین ہر ایک
ون کا چیز کے سوائے نام بادشاہ کے قادر ہوئے — اس ہنگام مین کہ انہین
اصل مین یہہ منظور ہوا تہا کہ سردارون متمردین کو انکے بادشاہون پر
جو حقدار ریاست کے تہے غلبہ حاصل ہو زر خراج کو اس حیلہ سے کہ
ایک فوج واسطے حفاظت کرنے اضلاع کے دشمنون غیر ملک سے
رکہی جاوے گی دبا بیٹہے — قومین ٹہری و سیفری و سمانی نے ایک

باب تیسرا

ایک دوسرے کی طاقت کو گھٹاکر طاقت خلفا کی ماورالنہر اور خراسان مین کہو دی ۱۱۱
مسلمانون کو قاعدہ بندوبست اور عملداری کرنیکا معلوم نہ تہا مگر طریقون فتح
کیسے واقف تہے حال اہل روم اور سکندر اعظم کا بہی ایسا ہی تہا — فتوحات
رومیون کی ایسی عجیب تہین جیسے کہ فتوحات اہل اسلام کی رومیون نے بسبب
کام مین لانے ہر قسم کی دغابازی اور شمشیر زنی کی فتحین حاصل کی تہین —
مگر سردارون اہل اسلام نے اپنی شمشیر زنی کی ایک ہی بڑی سعی و جانفشانی
سے ملک گیری کی — جب کہ طاقت رومیون کی کمال عروج کو پہونچی تہوڑے
عرصہ کے لئے رہی — تدبیرین وہانکے ناظمین کی واسطے حاصل کرنے
فتوحات خوب تہین مگر حفاظت ممالک مفتوحہ کی ان سے نہو سکتی تہی —
دانا شخص اور بیوقوفی کی حرکتون الوالعزمی کے سبب بے ثباتی ان شاندار
چیزون کے جو الوالعزمی سے حاصل ہوتی ہین خندہ کرتا ہے

ذکر عشر مین پڑہ جانے خلفا کا

شروع ایام خلافت مین حاکمون نے اہل اسلام کے مقرر کیا کہ زرخراج
جو نصرانی واسطے تعرض نکرنے کے مذہب سے انکے دیتے ہین اور مال
غنیمت اور دوسرا روپیا آمدنی کا بنانے مین مسجدون اور پرورش کرنے
مین ضعیف یا زخمی سپاہی اور کامون مین خیرات کے صرف کیا جاوے
— جانشین خلفا کی جب تک گروہ صنایع لطافت و نزاکت اور فنون
سبب دار آرایش سے واقف نہ تہے معدود اور محصور تہین اور انہون نے
بسبب اپنی خدا پرستی اور فیاضی کے مانند پہلے جانشینون سینٹ پیٹر کے
بیچ اضلاع مغربی کے تعریف اور تعظیم دنیا کی حاصل کی — وہ سوا
پانی کے کچھہ نہ پیتے تہے اور جو کی روٹی یا کہجورین کہاتے تہے —

 تنخواہ حضرت ابوبکر رض کی خزانہ سے مدینہ کے تین درم سونے سکے مقرر تھے
اور وہ جمعہ کے دن بقیہ اپنے روپئے اور دوسرے لوگون کا ان شخصون کو
جو بہت مستحق تھے بانٹ دیتے تھے زر بند کو رادل سیا ہوا فا کو اور بعد
اسکے اور لوگون کو ملا کرتا تھا۔ انکا پیوہن موٹی اون کا جو ممالک
ایشیا مین علامت بزرگی کی اور امور دینی کی حکومت کا نشان ہے عمر رض
کو ملا اور ایک شخص نے حاضرین مجلس مین سے اسکو بہت پھٹا ہوا دیکھ کر
جناب امیرالمومنین سے عرض کیا کہ ظاہر حال تمہارا مطابق تمہاری سیرت
اور ہمت عالی کے نہین ہے۔ حضرت عمر رض نے سادگی کے ساتھ
جو بناوٹ کی راہ سے نہ تھی جواب دیا کہ اے دوست میرے وہ مذہب
جسکے ساتھ خدا نے مجھے بزرگی دی نہایت عمدہ لباس اور زیور مکلف
اور آرایش خوشنما ہے۔ تھوڑے عرصہ مین اس طریقہ نیک کا
نشان نرہا۔ تجمل اور تکلف درباروں ایران و یونان نے جن دنون
مین کہ ان دونو کی بڑی رونق تھی شہرون دمشق اور بغداد کو لقدر بڑھنے
دولت اور اختیار اہل اسلام کے خراب کر دیا۔ صلح کے سبب سے
سلطنت بہت سست اور کم زور ہو گئی اور خلفا عیش و آرام طلب کو
اتنی قدرت نرہی کہ وہ اس بڑی سلطنت کو رکھہ سکین۔ ابو الفدا
لکھتا ہے کہ ساری فوج خلیفہ مقتدی کی جسمین ایک لاکھہ سات ہزار
آدمی تھے مسلح تھی۔ اسکے اہل دربار اور مصاحب عمدہ پوشاک
پہن کر حضور مین اسکے موجود رہتے تھے اور کمر بند اسکے مرصع تھے
۔ اسکے پاس سات ہزار کالے اور گورے خواجہ سرا تھے

باب تیسرا

تھے سات سو دربان تھے عمدہ حجرے اور گلستان دجلہ مین چھوٹی
ہوئی تھین محل بہت زینت و آرائش کے ساتھہ تھا اسمین اڑتیس ہزار
تھان قیمتی دیوار گیریان لگی ہوئی تھین جنمین سے ساڑھے بارہ ہزار زر بفت کے
تھے فرش بائیس ہزار قالینون کا بچھا ہوا تھا ایکسو شیر حاضر ہوا
کرتے تھے اور ہر ایک پر ایک آدمی مقرر تھا چیزون نادر اور
عجیب مین سے سونے اور چاندی کا تھا ایک درخت تھا اسمین سے
بہت بڑی بڑی اٹھارہ ٹہنیان خود بخود نکلتی تھین جن پر اور دوسری
چھوٹی شاخون پر ہر ایک قسم کے پرندے سونے اور چاندی کے بیٹھے
ہوئے تھے وہ درخت سونے اور چاندی کے پتون سے چمکدار
تھا اور ٹہنیان اسکی بسبب کل کے آپ سے آپ ہلتی معلوم ہوتی تھین
اور بہتیرے طیور اپنی اپنی بولیان بولتے تھے رکھنا خلفا کا سپاہیون ترکستان کو
بطور اپنے پہرہ کے بڑا اور قوی

ذکر فوج ترک

باعث انکے زوال دولت اقبال کا ہوا شہر بغداد سرکشیون سے
بہت حیران و پریشان ہوگیا اور عہد و پیمان جو رعیت اور بادشاہ کی بیچ مین
قرار پائی تھی ٹوٹ گئے اور فوج باشندون شہر مذکور کے اکثر اوقات
پاسداری ملک سے کنارہ گر گروہ سرکش کی حمایت کرتے تھے
خلیفہ معتصم اٹھارویں حاکم خاندان عباسی نے واسطے حفاظت اپنی
جان اور خلافت کی ایک فوج ترکی اور تاتاری جوانون کی جسکو اسنے
مختلف مشرقی بازارون مین سے غلامون کے خرید ا تھا بنایا تھا
مگر بعد چند روز کے وہ بجائے حامی ہونے خلفا کے انکے حاکم ہوگئے

سنہ ۸۳۴ ۸۷۰ تک

۱۱۴۳ — انہون نے بغداد مین زیادتی وقتل اور غارت شدت سے کیا اور مثل
قوم جان تتاری قسطنطنیہ و مملوکون مصر اور پریٹورین گارڈ روم کی بطور تسلط
سپاہیانہ کے حکمرانی کی — قوم ترک مین سے دو فرقون ٹولو نے اور
اکشیڈ اسے نے مصر اور شام کو ویران کر دیا اور بالکل اختیار خلفا کا مٹا دیا —
قوم عرب مین سے فرقہ ہمدانی نے الجزیرہ مین ایک سلطنت ناپایدار قایم کی
لیکن قوم بوُدی نے ملک ایران کو واسطے ہمیشہ کے حکومت ان خلفا سے جدا
کر لیا — مذہبی جھگڑون اور لڑایون نے بیچ دور
کر دا نے اختیار خلفا کی تائید کی — مصر مین ان خلفا نے جو اولاد مین سے
فاطمہ علیہ السلام کی تہی وہ فساد برپا کئے جو بروقت مقرر ہونے خاندان معاویہ
اور عباسی کے خلافت پر ہورہے تہے اور بہت سے مسلمان تصفیہ کرنے مین
مدارج و مراتب خلفا راربعہ کے مارے گئے —
قوم کار متیہ نے جو اہل اسلام کا ایک فرقہ تہا عداوت ہمیشہ کے واسطے شان و تجمل
سلاطین بغداد کے ظاہر کی — انہون نے طریقہ عبادت کو بالکل بدل
ڈالا اور استعمال شراب اور گوشت خوک کو جایز کر دیا اور یہہ کہنا شروع کیا
کہ حج سے بکر کے کچہہ فایدہ نہین ہے — ان متعصبون نے ہر ایک ضلع
مین شام اور عرب کے غدر اور لوٹ مچادی اور ابو طاہر جانشین کار متیہ
پانسو سوارون کے ساتہہ سامنے بغداد کے آپڑا اور سردار سے خلفا کے
اسنے پکار کر کہا کہ تمہارے خلیفہ کو مقدور تیس ۳۰ ہزار سپاہی رکہنے کا ہے
لیکن تین ایسے آدمی پہر بہی اسکے لشکر مین نہین ہین — اس اشارہ
کے ساتہہ ہی ایک آدمی نے تلوار اپنے سینہ مین گہسیڑ لی اور دوسرا

سنہ ... سے ... تک

سنہ ۲۹۰ سے ... تک

ذکر مخالفت مذہب کا

ذکر قوم کار متیہ سنہ ۲۹۰

دوسرا اچھلکر آپ دجلہ مین جا پڑا اور تیسرے نے اپنے تئین پہاڑ سے گرایا
— قوم کارتیہ بغداد کی فصیل سے مکہ معظمہ کو گئی اور اس شہر مطہر کو لوٹا اور
کعبہ شریف کو کہین کہین سے توڑ اور بگاڑا اور ہزار دن حاجیون اور باشندون
کو مار ڈالا — دو سو برس تک قوم کارتیہ خلفا کو ستاتی رہی اور دارالخلافہ
بہی خالی خوف و خطر سے نہ تہا اور بعد اسکے پہر کبہی امن اس ملک مین نہوا

باب چوتھا

ذکر سلطنتون شاہان تاتار کا جو مذہب اسلام پر تہے

ذکر حدود اربعہ تاتار کا

واسطے دریافت کرنے حدود اربعہ ملک تاتار کی ذہن مین فرض کرو ایک خط
کہنچا ہوا شمالی کنارون بحر اسود سے اور بحر روس تک اور مشرقی سواحل بحر روم
کے پاس سے گذرتا ہوا طرف جنوب کی خراسان تک — اگر یہی خط طرف
مشرق کی متصل کنارون ہندوستان اور ان ملکون کے جو درمیان ہند اور
چین کے واقع ہین اور متصل خود ملک چین اور سلطنت کوریا کی بحر مشرقی تک
کہنچا جاوے تو اس سے جنوبی حد تاتار کی معلوم ہو جاوے گی —
بحر شرقی اسکی مشرق کیطرف اور بحر برف طرف شمال کی واقع ہے —
حد غربی اسکی یون معلوم ہو سکتی ہی کہ ایک خط مغربی کونے بحر اسود کے اس
مقام تک کہنچا ہوا تصور کیا جاوے جہانکہ دریا سے اوبی بحر مین گرتا ہے
— بسبب کہنچنے ایک خط کے نصف النہار کمن سے بحر برف تک
ملک تاتار بیچ دو حصون شرقی اور غربی کے منقسم ہو سکتا ہے — وہ

اضلاع جو طرف مشرق خط مذکور کے واقع ہین تاتار شرقی اور جو طرف
مغرب کے ہین وہ تاتار غربی کہے جا سکتے ہین ۔ جغرافیہ دان زبان
قدیم یونان کے ان بڑے اضلاع سے بہت ہی کم واقفیت رکہتے تہے
۔ ضلع سیریا کی انکو مطلق خبر نہ تہی ۔ اضلاع شمالی مایل بمشرق ایشیا
کا حال انکو فقط کوہ اماس یا کوہ کاف تک جو درمیان سمرقند اور کاشغر
کے واقع ہے معلوم تہا اور کوہ کاکیس سے پرے کا حال وہ کچہہ نہین جانتے
تہے ۔ اہل روم درمیان زمانہ اپنی عظمت اور نمانمائی کی ملک تاتار
سے اطلاع نہ رکہتے تہے انہون کو کبہی وہم وگمان مین بہی یہہ بات نگذری تہی
کہ فتح کرنیوالے انکی اولاد کے اسی ملک سے پیدا ہون گے اور نہ وہ
پہلے سے جان سکتے تہے کہ اونکی اولاد پر یہہ بعزتی عاید ہوگی کہ وحشی قوم ملک
تاتار کی سیر حاصل میدانون واقع جنوب فرنگ کو تاراج اور پامال کردیگی
۔ یونانیون اور ان رومیون نے جو بعد زمانہ اغسطوس قیصر کے ہوئے
تہے تمام اس مملکت وسیع کا نام سی تہیا رکہدیا ۔ زمان حال مین اور بیچ
ممالک فرنگ کے مملکت مذکور کو اکثر تاتار کہتے ہین اس سبب سے کہ وہ
ملک جسے مغلون کی قومون نے اپنا مطیع ومحکوم کیا تہا تاتار کہلاتا تہا
۔ اہل اسلام اکثر تمام شمالی غیر آباد ملکون کو ترکستان لکہتے ہین
وجہ اس غلطی کی یہہ ہے کہ بسبب پر متصل ہونے ترکستان کے ساتہ
ولایت ایران کی اہل اسلام اوس سے بہ نسبت باقی اضلاع ملک
تاتار کے زیادہ واقفیت رکہتے ہین

ذکر سرشت اور طریق معاش تاتاریون کا

اگر ہم اوپر طریق زندگانی گلہ بانون ملک تاتار کے نظر کرین تو ہم بطلان

 تو بطلان قول اُن شاعرون کا صاف ظاہر ہوتا ہی جنھون نے اپنے اشعار
مین تعریف انکی اسطرح پر قلم بندکی ہے کہ وہ بہت اہل اور بے شر ہوتے ہین
— اگرچہ عادات اور اخلاق اور طریق آشنا پرستی کے تاتاریون کے جو
ایک بڑے حصہ کرہ زمین پر بستے ہین ایک دوسرے کے اوضاع اور
عادات سے بدرجہ کمال مختلف ہین لیکن اولی العزمی سب کے ہر شہر مین پائی جاتی
ہے وہ سب متفق اسلئے ہین کہ تاریخ کی رد سے کمال اولی العزم ہونا انکا ظاہر ہے
ولایت سردسیر شمالی تاتار کی ایسی خراب ہی کہ قابل قلبہ رانی کے نہین ہے
اور محنت کشت وکار کی وہان کچھ ثمرہ نہین دیتی — اضلاع جنوبی اور
خصوصاً وہ اضلاع جو طرف جنوب تاتار شرقی کے واقع ہین قابل اسکے ہین
کہ اگر وہان کشت وکار مین محنت کیجاوے تو اُس سے فایدہ حاصل ہو
لیکن بسبب بلندی میدانون کے جنمین سے بعضے نصف میل سطح بحر سے اونچی
ہین فایدہ مذکور حاصل نہین ہوسکتا — باشندگان تاتار اس جہت سے
کہ ناج اور میوہ کچھ انکو میسر نہین آتا ناچار بوسیلہ اپنے ریوڑون کے
گذرانی کے لئے انہین دور دور جانا پڑتا ہے بسراوقات کرتے ہین —
یہہ لوگ بیچ کیسے مقام کے جم کر نہین رہتے پس جہان کہین کہ وہ چند
روز کے لئے مقام کرتے ہین وہان تنبوون یا پوشش کئے ہوئے چھکڑون
مین رہتے ہین — موسم گرما مین شمال کو اور سرما مین جنوب کو بامید
محفوظ رہنے کے شدت گرمی اور سردی سے چلے جاتے ہین لیکن
اس سے انکو اکثر کچھہ فایدہ حاصل نہین ہوتا — چونکہ اُن لوگون کے لئے
کوئی ایسا بند نہ تھا جو انہین اپنے وطن کے بند محنت مین پابند رکھہ سکتا

اسلئے وہ صورتین آسایش اور آرام کی جو گہر مین میسر ہوتی ہین انکو اپنے تنبوون
مین بیچ سفر کے حاصل نہین ہے — اگر ان لوگون کو خواہش کسی طرحکی تغیر اور
تبدل کی کسی امر مین دامنگیر ہو یا آرزو فتح کرنے کسی ملک یا ضلع کی ہول پر
غالب آوے تو قطع نظر اس سے کہ بطور ایک لشکر یا ایک گروہ گلہ بانون
کے اپنے مقام سے حرکت کرین انکو اس جگہ کے چہوڑنے سے جہان وہ مقیم
تہے مطلق رنج نہین گذرتا اور نہ کچہہ خیال اس بات کا آتا ہے کہ آیندہ کو
جا ہائے مذکور کا کیا حال ہوگا — یہہ بات مسلم الثبوت ہے کہ خواہش حاصل
کرنے عظمت اور تفوق کے ہر ایک بشر مین جبلی ہے اور ہر ایک زمانہ مین
یہہ آرزو تربیت یافتہ اور وحشی ملکون کی علی السویت دیکہی گئی ہے —
مصداق اس تقریر کا حال شمالی گلہ بانون ملک تاتار کا ہے جو واسطے
حاصل ہونے اپنی خواہش کے طرف ان ضلعون کے جسمین بسبب انکی سیر حاصل
اور قابل پیداواری ہونیکی ہر شئی بافراط پیدا ہوتی تہی اپنے ملک کو جہان
انہین تکلیف بہت ہوتی تہی یکقلم چہوڑ کر چلے گئے اور وہان پہنچکر اپنے
کم زور دشمنون پر مقابلہ مین غالب آئے — یہہ طریق نقل مکان
کرنیکا ان ضلعون سے جہانکہ کچہہ پیدا ہوتا تہا طرف سیر حاصل اور زرخیز
اضلاع روی زمین کے اور انکے مغلوب کرنیکا زمان دراز تک
جاری رہا — واقعات تاریخ ملک تاتار کی زمانہ قدیم اور جدید کی
بڑی بڑی سلطنتون کی تاریخ کے ساتہہ مشتمل ہین — بنیاد شان
اور حشمت ملک روم کی بسبب بگڑنے عادات اور اطوار حمیدہ رومیون
کے متزلزل ہو گئے تہے لیکن بسبب متواتر حملے وحشیون اضلاع شمال

شمال کے بالکل زیر و زبر ہو گئے ۔ بر وقت واقع ہونے فساد ملکی کے شمال ایشیا مین وہ قومین تاتاریون کی جو اپنے ہموطنون سے مغلوب ہو گئین تہین ناچار واسطے امن کے طرف حدود اضلاع روم کے چلی گئین ۔ لیکن وہان بغیر برپا کرنے فساد کے نرہین اسلئے کہ انہون نے طریق ہمسائگی رومیون کا ترک کر کے اُنکی سلطنت پر حملہ کرنے شروع کئے یورشین اہل تاتار کی جنکے اثنا مین انہون نے مذہب اسلام کی ترویج کی طرف جنوب کے زمان محمد صلعم کیسے پانچ بار ہوئی ہین ۔ تاریخ ان یورشون کی پانچ امر کو متضمن ہے ۔ اول حال سلطنت نسل اہل اسلام کا ہندوستان مین ۔ دوم ذکر سلطنت چنگیز خان اور اسکے جانشینون کو ۔ سیوم واقعات بادشاہت تیمور کو ۔ چہارم حال نسل سلجوق کو ۔ پنجم ذکر آغاز سلطنت عثمان یا سلطنت قسطنطنیہ کو ۔ بڑے بڑے تبدل اور تغیر جو محمود اور سلجوق اور چنگیز خان اور تیمور لنگ نے بسبب اپنے مہارت کے فنون جنگ مین اور بباعث حسن تدبیر ملک داری کے وقوع مین لائے اُنکے واقعات سے خوب واضح ہین لیکن وہ زبردست اور عظیم سلطنتین جنکی انہون نے بنا ڈالی بہت ہی سریع الزوال تہین اسلئے کہ سوا ے نام شاہ تیمور کے جو اسکی نسل کے سبب سے فقط ہندوستان مین باقی ہے اورون کا نام ہی صفحہ روزگار پر نرہا ۔ یہی حال ناپایداری سلطنت عثمانی ترکون کا ہے ۔ یہہ لوگ اسی قوم تاتار کی نسل سے ہین جو بیچ فوج محمد خوارزم شاہ کی داخل تہے ۔ تجمل و رونق اس سلطنت کا نظر لشان و شوکت اور ملکون کے

ذکر انکی تاخت کرنیکا اُن ملکون پر جنکو بمرسنے فتح کیا تہا

۱۲۰ تھوڑے عرصہ کے لئے رہا اور اب ایک مدت مدید سے اسمین تنزل ہوتا چلا آتا ہے۔

اول ذکر سلطنت مسلمان بادشاہونکا کشور ہند مین

ذکر ان حکمرانی سلطنتون ہند مین جنکی سلطان محمود غزنوی نے بنیاڈالی تھی

جبکہ حکومت خلفائے بغداد کی بہت تنزل مین تھی اسوقت ایک نسل بادشاہون کی نے جو تاریخ ممالک مشرقی مین بنام خاندان سمندر کے مذکور ہے چند سیر حاصل اضلاع بغداد کے خلفائے بحق سے چھین لئے اور بخارا و خراسان اور ایک جزو اعظم ایران اور قندہار و زابلستان اور کابل اور افغانستان کے پہاڑون پر بادشاہانہ حکمرانی شروع کی — الپ تگین نامی ایک ترکی غلام نے اہل سیف اور اہل قلم کے بڑے بڑے عہدون کو ایک بعد دوسرے کے حاصل کیا اور بیچ عہد عبدالملک پانچوین بادشاہ خاندان سمندر کے اوپر عہدہ جلیل القدر صوبہ داری ملک خراسان کے سرفراز کیا — بعد وفات شاہ عبدالملک کے منصور اُسکا بیٹا تخت نشین ہوا — الپ تگین نے ایک طفل صغیر کو مسند فرمان روائی پر دیکھکر یہہ قصد کیا کہ عنان حکمرانی کی اُسکے ہات سے لیکر آپ حکومت کری — لیکن ارکان سلطنت حامی تخت بادشاہی کے ہوئے اور اوسکو کامیاب نہونے دیا تب الپ تگین نے ناچار بخارا کو چھوڑا اور ہمراہی ان رفیقون کے جو اسکی شجاعت اور اولوالعزمی کی تعریف کرتے ہے شہر غزنین مین جو طرف مغرب دریائے گومل کی واقع ہے آیا — یہہ دریا ایک ان دریاؤن مین سے ہے جو دریائے سندھ مین گرتے ہین — منصور نے بارادہ کم کرنے طاقت الپ تگین

باب چوتھا

الپ تگین کے ہرچند کوشش بلیغ عمل مین لائے لیکن کچھہ فایدہ نہوا — الپ ۱۲۱
سنہ ۹۹۵ تگین منے سولہ برس مین اپنی حکومت اور شہرت کو بڑہایا — بعد وفات
بانی الپ تگین کے سبکتگین جو اوسکا داماد اور سپہدار اور مشیر تدبیر تہا تخت
خلافت پر اسکا جانشین بہی ہوا — بادشاہون نسل سمینڈز کے نے تہوڑے
عرصہ تک اسکو بطور صوبہ دار ایک ضلع کے تصور کیا ہرچند کہ وہ حاکم غزنین
اور صاحب اقتدار تہا — حسن انتظام سپاہ اور اسکی فیاضی سا تہہ
افسران فوج کے موجب اسکے عزیز الوجود ہونیکے نزدیک اپنی رعایا کے
اور باعث انکی ثناخوانی کے ہوئے — نظم و نسق اوسکا ایسا خوبی کے
ساتہہ تہا کہ تمام اسکی قلمرو مین امن اور آسایش رہتی تہی — اوسنے کشور
ہند پر فوج کشی کی اور مذہب اسلام کو بڑہایا — معابد بت پرستون کے
ڈہا ڈالے اور پنجاب کو تاراج کیا اور دو شہر ایک لوسٹ اور دوسرا
کوسدار متصل دریائے سندہ کے تعمیر کئے — نوح بیٹا منصور کا سبکتگین
کو بجائے اپنا محکوم سمجہنے کے اپنا دوست تصور کرتا تہا — سلطان
ترکستان نے یہہ دہمکی دی کہ مین نسل سمینڈز کو یکقلم نیست و نابود کردونگا
لیکن یہہ دہمکی اُسکی کارگر نہوئی اسلئے کہ حکام غزنوی حامی تخت بادشاہی
سنہ ۹۹۷ کے ہوئے اور ترکستانی ان ضلعون سے جن پر انہون نے تاخت کی تہی
نکالے گئے بعد وفات پانے سبکتگین کے
اسکا بیٹا اسمعیل جو سب بیٹون سے چہوٹا تہا بموجب خواہش اپنے باپ
کے بادشاہ قرار دیا گیا لیکن محمود جسنے مدد اپنے باپ کی بیچ لڑائی
ترکستانیون کے کی تہی اور باعث دینے داد دلاوری کے ایک نام

ذکر سلطنت محمود کا

سنہ ۹۹۹

پیدا کیا تہا اسمعیل اپنے چہوٹے بہائی سے مستعد بجنگ ہوا اور اپنا حق بڑائی عمر کا ایسا بدلایل ثابت کیا کہ حق کو پہونچا ـ محمود بادشاہ فرمان روایان خاندان غزنوی مین خیال کیا جا سکتا ہی اس بادشاہ نے اس سلطنت کو جسکی بنیاد سبکتگین نے ڈالی تہی بہت رونق اور تقویت اور عظمت بخشی ـ سلطنت خاندان سمینذ کی نسبت دنابود ہو گئی یہان تک کہ نام بہی اس گہرانے کا خطبون مین سے موقوف کیا گیا ـ عراق عجمی مطیع محمود کا ہو گیا اور چہوٹا سا آزاد ملک غوریون کا جو زیر حکومت ایک خاندان شاہی ایران کے مدت مدید تک امن اور آسایش مین رہا ایسے وقت کے رہا تہا جبکہ متصل کے ملک فتنہ و فساد مین مبتلا تہے اس اولوالعزم بادشاہ کی نظر مین جکو سیری کسیطرح نہوتے تہے کہٹکتا تہا ـ حقیقت مین بحر روس سے دریائے گنگ تک اور ماوراء النہر سے تا باصفہان کوئی اور بادشاہ سوائے محمود کے حکمران نہ تہا ـ

... اسکے ... مضمون ... ہندیہ

چونکہ ہم بیچ اس کتاب کے ذکر بادشاہان اسلام کا جنہون نے مذہب محمدی کو پہیلایا کرتے چلے آتے ہین لہذا بیان کرنا واقعات سلطان محمود* کا جسنے بنا مذہب اسلام کی کشور ہند مین ڈالی مناسب مطلب اس کتاب کے ہے ـ پیش از زمانہ محمود کے یورشین اہل اسلام بادشاہون کی اس کشور دلکشا مین بہت کم اور بعض بعض اطراف پر ہوئی تہین لیکن طمع لوٹ کی نے سپاہ

---

* لقب سلطان کا سب سے پیشتر اسی بادشاہ نے حاصل کیا تہا ـ اسکے عہد سے پیشتر حاکم ملک یا بادشاہ کہلاتے تہے ـ ایک صوبہ دار سجستان نے جو سزا سے سرکشی نازل ہونیکو تہی ازراہ تملق محمود سے بروقت گفتگو کے لفظ سلطان کو بہی اسکے نام کے ساتہ شامل

باب چوتہا

محمود کو جنگی ہاتیون کا مقابلہ کرنے پر دلیر کیا اور بارہ حملون مین جو اُسنے ہندوستان پر کئے ممالک مفتوحہ
اسکے بہت زیادہ اُن اضلاع سے ہو گئے جو سکندر اعظم نے بزور شمشیر سر کئے
تہے — شہر قنوج اور لاہور اور دہلی اودہر متہرا نے باج گذاری سلطان محمود
کی اختیار کی اور اوسکی فوج نے زر ریز ملک گجرات کو خوب لوٹا — درمیان
عرصہ حملہ کرنیکے مغربی جوانب ہندوستان پر محمود نے شوالہ سومنات
ایک بڑا معبد بت پرستون ہندوستان کا دیکہا — اسکا حال اُسسے پہلے مطلق معلوم
نہ تہا — دو ہزار برہمن اور بہت سے طوایف اور قوال اور ارباب نشاط
اُسکی پرستش گاہ مین حاضر رہتے تہے — بلند چہت اس شوالہ کی چہپن ستونون
پر کہڑی تہی — ان ستونون مین جو سونے کے پترون سے منڈہے
ہوئے تہے چُنیون اور زمرد اور اور جواہر بیش قیمت سے مرصع کاری کئے ہوئے تہے
— ایک چراغ سے جو وسط مکان مین لٹکتا تہا روشنی اس تمام عمارت
وسیع اور عالیشان مین ہوتی تہی اور بسبب انعکاس روشنی کے جواہر سے
تمام اطراف شوالہ مین بہت ہے فروغ اور نور معلوم ہوتا تہا — بیچ
وسط شوالہ کے مورت سومنات کی جو ایکہی ثابت پتہر کی بنی تہی کہڑی تہی
— یہہ مورت پچاس ہات بلند تہی سینتالیس ہات زمین مین اور باقی اوپر
زمین کے — اور روئے روایت برہمنون کے ایسا واضح ہوتا ہے
کہ پرستش سومنات کی اُس شوالہ مین درمیان چار اور پانچ ہزار سال
سے ہوتی رہی — ہر صبح مورت سومنات کی گنگا جل سے جو بارہ سو
میل کے فاصلہ پر وہان سے ہے دہوئی جاتی تہی — ہزارون بت

ذکر بتخانہ سومنات کا

* شامل کیا اور اس طرح سے اپنے تئین سزا سے محفوظ رکہتا

۱۲۴ طلائی اور نقرئی مختلف وضعون کے اور جدا گانہ قد و قامت کے آس پاس برجی شوالہ کے استطور پر کہے تہے گویا کہ تمام بُت جنکی ہندوستان مین پرستش ہوتی ہے اس تجانہ اعظم مین جمع ہوے تہے — برہمنون اس معبد عظیم کے سنے سومنات کی خدمت مین یہہ عرض کی کہ وہ سلطان محمود پر جو انکی عبادت اور پرستش مین مخل اور مانع ہوتا تہا اپنا قہر نازل کرے لیکن التماس انکا مقرون باجابت نہوا — پچاس ہزار پوجاریون سنے اپنی جان بیچ حفاظت سومنات کے ضایع کی اور کچہہ فایدہ ظہور مین نہ آیا — ایک خزانہ روپیہ کا اور جواہر بے بہا قریب دس کروڑ روپیہ کی قیمت کے برہمنون سنے سلطان محمود کو دینے سکئے تا کہ وہ سومنات کو ہات نہ لگا دے — محمود سنے اس بات کو بسبب پاس مذہب اسلام کے اپنے اوپر ایک طعنہ سمجہا یعنے اگر وہ ان پیشکشون کو قبول کرکے بت شکنی سے باز رہتا تو وہ گویا سوداگرون کا تصور کیا جاتا اسنے اسی خیال سے برہم ہو کر فوراً اس بُت کو توڑ ڈالا بجرد اسکے ٹوٹنے کے ایک ڈہیر ہیرون اور چنیون کا اسمین سے اسکے پیرون پر گر پڑا — تعداد اس دولت غیر مترقبہ کی اُس مال سے بہت زیادہ تہی جو محیل برہمنون سنے محمود کو دینا کیا تہا — سلطان محمود سنے ہر ایک طرح کی سختی جو ایک فتحمند کیا کرتا ہے اور سب وضع کی زبردستی جو واسطے بدلوانے مذہب کے عمل مین لائی جاتی ہے بت پرستون پر کی اور خزانہ لوٹنے پر اپنے اکتفا کر کے تمام معابد ہنود پرستون کے جو اسکے رہگذر مین تہے ڈہا دئے اور بت پرستون

سیرت و دیانت کہ عبادت ... ڈالا ... اسکے ... اپنے مذہب کے ... مستقد رہتی حقیقی

 جتنی کہ اُن لوگوں جنہوں نے ابتدا اِن مذہب اسلام کو رواج دیا تھا —

خلیفہ قادر باللہ بغدادی نے سلطان محمود کو بر وقت مستقل کرنیکے اُسکے بیچ سلطنت سمانیہ کے لقب حامی المومنین کا دیا اور وہ بسبب کمال تعصب مذہب کے فی الواقع استحقاق ایسے لقب کا رکہتا تہا — اوصاف جو ایک بادشاہ کشور کشا مین ہوتے ہین اور خوبیان اخلاق بادشاہانہ کی سلطان محمود کی ذات مین سب تہین لیکن بسبب طمع کے جو ایک بدخواہش اسکی جمیع اوصاف حمیدہ کی رونق گہٹ گئی — جب وہ بستر مرگ پر پڑا تہا اسوقت اسنے حکم دیا کہ تمام مال اور اسباب جو تاخت و تاراج ہند سے حاصل ہوا ہے میرے سامنے لا دین — جب اسکی نظر اُسپر پڑی تب کلمات افسوس اسکی زبان سے اور اشک حسرت آنکہہ سے نکلے لیکن اُسنے اس مال مین سے کسیکو کچہہ ندیا جسپر اب وہ طاقت قبضہ کی نرکہتا تہا جب حضار دربار نے یہہ دیکہا کہ بسبب پیش نظر ہونے مال مذکور کے بادشاہ کو تکلیف دم نزع مین زیادہ ہو تی جاتی ہے تو انہوں نے اسکو ناچار اسکے سامنے سے اوٹہا لیا

ذکر زوال سلطنت خاندان غزنوی کا

بعد محمود کے مسعود اسکے بیٹے نے تخت شاہی پر جلوس کیا — اس بادشاہ کے عہد مین سلطنت خاندان غزنوی نے بہت زور پکڑا اسلیے کہ سوائے فارس کے باقی ولایت ایران اور ضلع لڈیس جو ادپر ساحل خلیج فارس کے واقع ہے اسمین شامل ہو گئی — لیکن جب شاہ مسعود بارادہ تاراج کے ہندوستان کو آیا اسوقت قوم سلجوقی تاتاریوں نے فرصت وقت غنیمت پا کر خراسان کو فتح

کر لیا ۔ بہت جلد بعد جاتے رہنے اُس ضلع کے مسعود کے قبضہ سے
سلطنت خاندان غزنوی کی درہم و برہم ہو گئی ــــ حسین غوری باشندۂ
غور نے خسرو شاہ کو جو آخر بادشاہ اُس نسل کا تہا تخت سے اوتارا ۱۱۶
اور اوپر ایک بڑے حصہ مغربی اضلاع اُس سلطنت عظیم کے قابض ہو گیا
ــــ محمود کی اولاد پاس چند سال کے لئے وہ ضلع رہ گئے جو متصل دونو
کناروں دریاے سندہ کے واقع ہین ــــ لیکن غوریون نے یہہ ضلعے
بہی اُن کم زور حاکمون سے چہین کر لاہور کو پایۂ تخت سلطنت اسلام کا ۱۱۸۶
ہندوستان مین بنایا ــــ سلاطین نسل غوری کے نے بہی وہی طریق مذہبی
جوشش اور جنگی عزم کا جو خاندان غزنوی کا تہا اختیار کیا ــــ محمود غوری ۱۱۹
نے بنارس کو جو ایک بڑا شہر اور پرستش گاہ ہندونکا ہی تاراج کیا
اور بتون کو توڑکر برہمنون پر بہی ایسا ظلم کیا جیسا کہ جانشین محمود کے سے
ہو سکتا تہا ــــ اس بادشاہ کے مرنے سے سلطنت خاندان غزنوی پہر ۱۲۰۵
کئی حصو نمین منقسم ہوئی ــــ الدوز نے اضلاع ایران پر تصرف کیا ممالک
ہند پر قطب جو دوست اور ملازم محمود غوری کا تہا فرمان روا ہوا ــــ

واضح ہو کہ بنارس ایک بڑا مقام تعلیم اور تعلم علم سنسکرت کا تصور کیا جاتا تہا
اور ہم یہہ خیال کر سکتے ہین کہ اسوقت مین جسکا ہم ذکر کرتے ہین الفاظ مسلمانون کے
بہی سنسکرت زبانمین جو بیچ تمام ہندوستان کے پیشتر بے آمیزش کسی
اور زبان کی بولی جاتی تہی مخلوط ہو گئے ــــ بعد کچہہ عرصہ کے ایک نئی زبان
یعنے ہندوستانی جو اب مروّج ہے بنی اور زبان سنسکرت بے آمیزش
اور زبانون کے فقط کتب سلف مین پائی جاتی تہی ــــ

باب چوتھا

قطب الدین نے بنیاد سلطنت پٹھانون یا افغانون کی کشور ہند مین ڈالی — افغان ۱۲۰۷
ابتدا مین بیچ اُس پہاڑی ملک کے جو درمیان ہند اور ایران کے واقع ہے
اور جسکو زمان سلف مین پیرو پاسش کہتے تھے رہتے تھے — قطب نے
پیش از جلوس کرنے کے سریر فرمان روائی پر بسرکردگی محمد غوری کے
اگے مل اور گجرات پر فوج کشی کی تہی — تا زمان تمام ہونے اسکی فتوحات
کے لاہور اسکا دار السلطنت رہا لیکن بسبب ضرورت ہونے پائے تخت کے
قلب ممالک مقبوضہ مین اسنے دہلی کو تخت گاہ بنایا — شاہنشاہ التمش
اسکے جانشین نے ملک فسیح الفضای بنگالہ کو فتح کرکے اسمین مذہب محمدی
کی ترویج کی — اضلاع مقبوضہ غوریون کے اسوقت مین سلطنت چنگیز خان
ذکر یورش کرنے مین شامل ہوگئے تھے درمیان دو صدیون
تیمور کا ہندوستان کے جو بعد ان واقعات کے منقضی ہوئین کوئی ایسا امر عظیم ہندوستان مین
پر سنہ ۱۳۹۹ع واقع نہوا جو لایق مندرج کرنیکے بیچ تاریخ اہل اسلام کے ہو — لیکن بعد مدت
کے تیمور لنگ نے کشور ہند پر حملہ کیا اور وہی خرابیان اور ظلم جو باعث
یورش مغلون کے بیشتر وقوع مین آئی تہین پہر ظہور مین آنے لگین
— نوے ہزار سوار نزدیک درہ کاوک کے ہندوکوہ سے گذرے
— یہہ پہاڑی ایسے صعب المرور تہی کہ وہان سے گذرنا سوائے بہت
پردل آدمی کے اور کسیکا کام نہتا — برف وہان کی تموز آفتاب سے
پگلتی نہ تہی اور چڑہائی پہاڑ کی جو نہایت مشکل تہی باعث متواتر حملہ کرنے
سیاہ پوشون کے اور زیادہ دشوار ہوگئی — یہہ لوگ مہیب اور لوٹیرے
پہاڑی تہے — اوترنے کے وقت اُن پہاڑون سے ہزارہا آدمی

اور گہوڑسے اونچے اونچے مقامون سے جو درمیان قلعہ کوہ اور زمین ہموار کے واقع تہے گر پڑے — تیمور لنگ خود اوپر ایک بیڑے کے جنمین بوسیلہ چہلون کے رسیان ڈیڑسو ہات کی لنبی بندہی ہوئی تہین بٹہایا گیا تہا — سپاہی اسکے برفستان پر اسکو رسیون سے کہنچتے تہے نشیب کی جانب مین نیچے لاتے تہے جب تک کہ وہ پاے کوہ تک پہنچا۔

بروقت گذرنے کے دریاے اٹک سے سکندر اعظم نے دریاے سندہ سے عبور کیا تہا — تیمور لنگ کابل کے رستہ سے ہو کر ارجاب اور شنوزان اور نغزا اور بنتو مین گیا اور دریاے سندہ سے گذر کر رشین مین پہنچا — یہہ شہر کچہہ فاصلہ پر دریاے اٹک سے واقع ہے — بیچ گذارنے کے پنجاب یا اُن پانچ دریاون سے جو دریاے سندہ مین گرتے ہین اور جنکے سبب سے پنجاب نام اس ضلع کا ہوگیا جو محاذی تاتار کے واقع ہے تیمور لنگ نے تتبع سکندر اعظم کی کی — اوپر شرقی کنارون دریاے گرا کے جو اکثر جو تہا پانچ دریاون مذکور مین سے تصور کیا جاتا ہے اور اوپر کنارہ صحرا کے سکندر نے مقام کرکے بہت غم کیا تہا اور عزم کشور کشائی کا اسی جگہہ پر سے موقوف کردیا تہا — تیمور لنگ دنیا سے جو ایک شاخ چار شاخون ست لج کی مین سے ہے ہو کر صحرا سے گذر گیا اور قلعہ بٹنیر کو توڑ ڈالا — یہان سے راہ سمانا مین سے ہوتا ہوا دہلی مین پہنچا — لیکن اثناے راہ مین قیدی جو اُسنے لگے تہے اس کثرت سے ہوگئے کہ اُنکے طرف سے اندیشہ دامنگیر رہتا تہا — اگر وہ اُنہین رہائی دیتا تو خلاف تدبیر ملکداری کے ہوتا اور درصورت

بدولت بار مانے لڑائی کے اندیشہ اُنکی سرکشی کا عاید تہا — الغرض تیمور کو بسبب اپنی بے رحمی کے ایک آسان ترکیب فراغت پانے کی اِس تردد سے سوجہی — ایک گہنٹہ سے بہی کم عرصہ مین اُسنے چند کلام اپنے افسران فوج سے کرکر ایک لاکہ ہندوستانیونکو ظلم سے تہ تیغ کروا ڈالا

متمول باشندے شہر دہلی کے ایسی دون ہمتی اور عیاشی مین پڑے رہتے کہ اُنسے مقابلہ زبردست تیمور لنگ کا نہو سکتا تہا — سلطان محمود نے ایک صف ہاتہیون کی میدان رزم مین کہڑی کی اور زہر آلود خنجر اُنکے بڑے دانتون پر لگا دئی لیکن یہہ ہاتی یا تو بیچ خندقون کے جو تیمور نے اُنکے لئے طیار کروائی تہین گر کے مر گئے یا جان اُنکی بیچ قتل عام آدمیون اندر گہوڑون کے ضایع ہوئے — دروازے شہر دہلی کے تب واسطے تیمور لنگ کے کہل گئے — قتل اور غارت ہر کوچہ و برزن مین اِس نوبت تک ہوئی کہ فوج تیمور کی قتل اور لوٹ سے سیر ہو گئی

جاننا چاہیے کہ جوش مذہبی تیمور کا بسبب اُسکے اولوالعزم ہونیکے جاتا نہین رہا تہا — بلکہ جیسا فتحمندون کا طریق ہوتا ہے اُسنے بجائے مسلمان کرنے سب مشرک ہندوون کو تلقین و تفہیم سے یہہ چاہا کہ بزور تیغ اُنکو نیست و نابود کروا ڈالے — فوج تیمور کی طرف اِس جگہ کے روانہ ہوئی جہانکہ دریاے گنگ پہاڑون مین سے نکلتا ہے اور جہانکہ ہندو اوقات معینہ مین تیرت کرنیکو جاتے ہین — یہان تیمور نے حکم قتل زائرون کا دیا وہ لوگ جن پر یہہ آفت نازل ہوئی کمال تکلیف مین اُسکو بلقب بادشاہ ظالم کے پکارنے لگے — فی الواقع بسبب اپنے ظلم کے وہ استحقاق اس لقب کا

۱۳۰ رکہتا تہا ـــ اِس مقام سے طرف ممالک شمال مایل بمغرب کے رُخ کرکے
اور برابر دامن کوہ سوالک کے گذرتے ہوئے تاجنت وتاراج کرتا جاتا تہا
جب تک کہ وہ سرحد کشمیر پر پہونچا اگرچہ راہ مین لوگ مظلوم ملکون کے اُس
سے بمقابلہ بہی پیش آئے ـــ خواہش کشور کشائی کی حد ایشیا تک
اور طرف شمال اور مغرب کی تیمور کو اسقدر تہی کہ درمیان وقت اسکے عبور کرنیکے
اور دوبارہ گذرنیکے دریائے سندہ سے چہہ مہینے کا بہی عرصہ نگذرا
ـــ اُس شخص کو بجائے کشورستان ہند کے قزاق ہندوستان کا کہنا چاہیے
ـــ اسنے بعد یورش کرنے کے کوئی تدبیر واسطے تقرر حکومت مغلیہ کے
ہند مین نکی اور نہ اُس ترتیب مین کچہہ اختلال واقع کیا جسکے بموجب حق تخت
نشینی کشور ہند کا منضبط تہا

ایک مدت مدید بیشتر عہد تیمور کے اختلال کلی بیچ تمام ہندوستان کے رہا
ـــ صوبہ دار مختلف اضلاع ہند کے جنمین ہندوستان منقسم تہا اکثر
باغی ہوجاتے تہے اور بسبب جنگ وجدال کے جو نتیجے تمرد وانحراف کے ہین
یہہ کشور بہشت نظیر پایمال لشکر غارت اور تباہی کے ہوئے ـــ بیچ
۱۴۱۳ ایام یورش تیمور کے اِس قلمرو پر محمود فرمان روائی کرتا تہا اُسکے مرنے
سے ریاست خاندان افغانون کی ہند مین آخر ہوگئی ـــ خضر خان نامی
ایک سید اسکا جانشین ہوا ـــ بادشاہت اِسی خاندان مین جاری رہی
۱۴۵۰ حد تک کہ بہلول جو لودی افغانون کی قوم سے تہا قابض تخت شاہی ہوگیا
ـــ لیکن فرمان روائے ہند کے ایسا نازک اور دشوار کام تہا کہ بہلول
سے بنہ نسکتا تہا ـــ صوبہ داران اضلاع نے بہت اقتدار اپنے اپنے

اپنے علاقون مین حاصل کیا — انمین سے ایک زبردست صوبہ دار جو بادشاہ
بشرق کہلاتا تہا اور جونپور مین جو مضافات آلہ آباد سے ہے رہتا تہا
نہایت زبردست اور مؤدی الاقتدار ہو گیا
ملکی فتنہ و فساد ہندوستان کے نے بابر کو جو تیمور کی اولاد مین سے تہا ترغیب
قبضہ کرنے کی اوپر اس قلمرو کے دی — اضلاع شمالی ریاست بابر کے
قوم اوزبکیہ نے چہین لئے تہے — اُسنے اپنے علاقون کو جو درمیان سندہ
اور سمرقند کے واقع تہے چہوڑ دیا — تمام ہندوستان اُسکا مطیع و منقاد
ہو گیا اور اگرہ مین اسکی لقب بادشاہ ہندوستان کا ملا — اسکے عہد سے سنہ ۱۵۳۰
سلطنت مغلون کی شروع ہوئی — عظمت زیادہ تر خاندان تیمور کی جلد ذکر سلطنت مغلون کا
زیادہ ہو گئی — اکبر پوتے بابر کے نے بعد اپنی وفات کے ایسا نام نیک ذکر اکبر کا
صفحہ روزگار پر چہوڑا کہ قلم مورخین کا اسکے وصف کی تحریر مین عاجز ہے — سنہ ۱۶۰۵
الحق سے زندہ جاوید گشت ہر کہ نکو نام زیست — کز عقبش ذکر خیر زندہ کند
نام را — اسنے لقب حامی خلق کا اپنی رعایا سے حاصل کیا اور واقع مین
استحقاق اُسکا رکہتا تہا — اجمیر سے کشور بنگالہ تک جہان کہین کہ کسیطرح کا
اختلال و فساد واقع تہا رفع کیا — دانشمند لوگ خدمات شاہی پر ممتاز
ہوئے — ہندون کو بیچ برتنے اپنے طریق اور دستورون کے
کسی نوع کی ممانعت نہ تہی — مذہب کے باب مین بادشاہ کیطرف سے
رعایا پر کسی وضع کا تشدد یا جبر نکیا جاتا تہا — یہہ دانشمند بادشاہ
مباحثہ مسائل مذہبیہ کا جو خالی تعصب سے ہو بہت مناسب جانتا تہا
— اسبابت پر نظر کر کے نصرانی یا دریون کو جرأت بیچ تلقین و تفہیم

۱۳۲ بادشاہ کے واسطے اختیار کرنے مذہب عیسائی کے ہوئی ہے۔ اکبر نے ہندوستان کو گیارہ صوبوں میں تقسیم کیا اور صوبوں کو سرکاروں میں اور سرکاروں کو بیچ پرگنوں کے ہے۔ شاہجہان کے عہد میں جو پوتا اکبر کا تہا شہر دہلی پیر پایۂ تخت سلطنت ہند کا ہو گیا اور وہی رونق و عظمت جو آگرہ سے بیشتر تہی پہر حاصل ہوئی

خانگی قضایا

اور فساد نے بیچ نظم ترتیب جلوس بادشاہان اسلام کے تخت ہند پر خلل واقع کیا ہے۔ بسبب قید ہونے شاہجہان اسکے باپ کے اور مقتول ہونے اسکے بڑے بہائیوں کے اورنگ زیب تخت شاہی پر حکمران ہوا ہے۔ اس متعصب اور اولو العزم بادشاہ نے سلطنت مغلیہ کو اقصےٰ غایت طاقت اور اوج کو پہنچایا ہے۔ حکومت اسکی دسوین درجہ عرض کے سے پینتیسوین ۳۵ تک اور قریب اتنے ہی طول مین تہی ہے۔ کم سے کم جو نسٹہ ۶۴ کروڑ آدمی اسکے زیر فرمان تہے اور سالیانہ آمدنی اسکی زیادہ بتیس ۳۲ کروڑ روپیہ سے اس قلمرو مین تہی جہانکہ پیداواری زمین کی چارگونہ ارزان بہ نسبت انگلستان کے ہے ہے۔ لکہنے والا کتب مواعظ اور نصایح کا ملاحظہ کرنے واقعات زمان اورنگ زیب کے سے یہہ دریافت کریگا کہ اجتماع خوشی کا ساتہہ مطالب الوالعزمی کے جو خونریزی کے وسیلہ سے حاصل کئے گئے ہوں متعذر ہے ہے۔ میجر بل صاحب بیچ ذکر ان خیالات ندامت کے جو دم واپسین اورنگ زیب کے ذہن گذر رہے تہے یہہ بات بیان کرتے ہیں کہ مضمون ان دو شقوں کا جو اورنگ زیب نے چند روز پیشتر اپنی وفات سے اپنے دو بیٹوں کے نام لکہے تہے اولی الابصار کے لئے بہت عبرت

ذکر اورنگ زیب کا

باب چہارم

عبرت بخش ہے اوس سے خوب واضح اور لایح ہوتا ہے کہ گذشتہ ایام اوج ۱۳۴ ا
و کامرانی کا گو آدمی کے تیئن سرشار غفلت کردے لیکن ایک دن سوچ اور
افاقت کا بہی جلد یا دیر مین ضرور آویگا — اس مقام مین مورخ نے ذکر تمام
باتون کا کیا ہے جو اورنگ زیب کی زبان سے جسنے بذریعہ قتل کروانے اپنے بہایون
اور قید کرنے اپنے باپ کے تخت حاصل کیا تہا اور جسنے بعد جلوس کے اپنی
رعایا مین سے اُن لوگون کو جو بہت اہل اور نہایت بے شر تہے یعنے ہندؤنکو
بسبب تعصب مذہب یا مکاری کے کمال اذیت پہنچائی دم نزع نکلین —
دم نزع مین وہ بحسرت اس تاج و تخت چہوڑنے کو تہا جسکے حاصل کرنیکے
لئے اسنے گناہ کئے تہے — ندامت جرمون زمان گذشتہ کی اور خوف
عقبے کا دم آخر مین اسکی زبان پر تہا یہہ بات تصور کرنی چاہئے کہ اسکے دلمین
کیا کیا خیال ندامت اور افسوس کے اسوقت گذرتے ہون گے جبکہ اسکے
مونہہ سے بے ساختہ یہہ بات نکلی کہ جسطرف میری نظر پڑتی ہے اودہر
سوائے ذات باری کے اور کچہہ مجھے نہین دیکہتا

یہہ امر مسلم الثبوت ہی کہ بڑا باعث سرعت زوال مختلف سلطنتون شرقی کا
اختلاف استعداد ان بادشاہون کا ہوا ہے جو اختیار کل اپنی رعایا پر رکہتے
تہے اور پابند کسی قانون کے نہ تہے — اچہی عملداریون مین تقویت
ملک کی اسقدر بادشاہون کے وسیلہ سے نہین ہوتی جتنے کہ قوانین مقرری
اور قواعد انتظام سے چنانچہ بعد وفات پانے بادشاہان ایشیا کے
بنیاد انکی کشورکشائی اور تدابیر ملکداری کی متزلزل ہوجاتی ہے —
زوال سلطنت مغلیہ کا زمان وفات اورنگ زیب سے شروع ہوا

ذکر زوال سلطنت مغلیہ کا

۱۷۳۸ اسلیے کہ اُسکے جانشینون کو اسکی سی لیاقتین حاصل نہ تہین اور دبدبہ اُسکے نام وعظمت کا بالکل جاتا رہا تہا — پہوٹ اور دشمنی بادشاہی خاندان مین باعث بغی وطغیان صوبداروں کی ہوئی — ارکان سلطنت ہند مین فرمانروائی کرتے تہے اور اولاد تیمور کی سوائے حرم سرا کے اور جگہ محض برائے نام حاکم تہی — طریق صلاح وسداد کا کشور ہند سے جاتا رہا کسیکو پاس عزت یا اپنے وطن کا باقی نرہا — صاحب طاقتون اور ذی لیاقتون سے کوئی امر بجز جرایم عظیمہ کے ظہور مین نہ آتا تہا اور بسبب اسکے کہ نظر ہر ایک متنفس کی اوپر فواید ذاتی کے رہتی تہی کارخانہ سلطنت کا بالکل ابتر وتباہ ہوگیا سنہ ۱۷۳۸ مین اُن لوگون نے جو خاندان

ذکر نادرشاہ کا

تیمور سے مخالفت رکہتے تہے نادرشاہ کو جسنے تخت ایران پر غضب سے قبضہ کیا تہا ہند مین بلوایا — شاہ ہند نے اس امر مین دم نمارا اور نادرشاہ بہت شان وشوکت سے شہر دہلی مین داخل ہوا — جب رعایائے ہند نے شکایت بیجا اُس باج کی جو اُنکے حوصلہ سے زیادہ تہا تب نادرشاہ نے غیظ مین آکر حکم قتل اور غارت کا دیا — اسطرح سے دہلی مین

ذکر قتل کا دہلی مین

بار دیگر فتنہ اور قتل اور غارت ظہور مین آیا — اس قتل وغارت شہر مین جو ہمیشہ یادرہے گی خواہش اُن فتح کرنیوالون کی واسطے خونریزی اور حاصل کرنے زر کے اسقدر تہی کہ بیان سے باہر ہے — انہون نے گرمی قتل وغارت مین مطلق خیال کسیکے بچانے کا نکیا اور تب بہی اُنکو سیری نہ ہوئی — اندیشہ اس خرابی کا رعایا کے دل پر ایسا مستولی ہوا کہ بجائے مردانہ جان دینے کے میدان مقابلہ مین

مین انہون نے ہتیار چہوڑ کر مع اپنے زن و بچہ کے بیچون و چرا لتکلف قتل کی برداشت کی ــ ہندون نے بموجب عادت کے اپنی بی بیون اور بیٹیون کو انکے مکانون مین بند کر کے آگ لگا دی اور بعد ازان خود بہی بہڑکتے ہوئے شعلون مین گر پڑے ــ ہزارہا آدمیون نے کوؤن مین گر کے عذاب زندگی سے رہائی پائی ــ القصہ جہان تک کہ نظر کام کرتی تہی سوا اسکے اجل کے اور کچھ نہین نظر آتا تہا اور رفتہ رفتہ یہہ نوبت ہوئی کہ لوگ بجائے اندیشہ کرنیکے موت سے بجان و دل طالب اسکے ہوئے ــ آخرکار بادشاہ محمد شاہ کی شفاعت سے حکم امن کا دیا گیا ــ اس بد نصیب بادشاہ نے نادر شاہ سے مخاطب ہو کر یون کہا کہ بس اب میری رعایا کے خون سے دست بردار ہو ــ اسکے جواب مین نادر شاہ نے کہا کہ شاہ ہند کی بات ضایع نہین ہوگی ــ بعد اسکے نادر شاہ نے پہر اسکو تخت شاہی پر بٹہا کر دہلی سے مراجعت کی اور راہ مین تمام شہرون اور گانون اور آدمیون کو جلاتا اور غارت کرتا اور قتل کرتا ہوا چلا گیا ــ اگرچہ مراجعت نادر کی نے اس ملک کو امن اور آسایش مین چہوڑا لیکن جلد بعد اسکے تربیت یافتہ غارت گرون فرنگ کے نے جو تاخت و تاراج مین تاتاریون سے کم نہ تہے اسکی امن اور آسایش مین خلل ڈالا ــ عہد سلطنت محمود سے تا زمان حملہ نادر شاہ کے کشور ہند پر عرصہ سات سو سال کا گذرا تہا ــ اس مدت دراز مین بہتیرے مسلمان خاندانون نے فرمان روائی کی اور انواع انواع کے انقلاب بیچ سلطنت اہل اسلام کے یہان واقع ہوئے ــ دورہ مسلمانون کا اسوقت تمام ہو گیا

 اور کسی بادشاہ ہند نے بعد اس زمانہ کے تقویت مذہب مسلمانون کی نکی — اگرچہ اس مین شک نہین کہ بہتیرے بادشاہ نوبت بنوبت ہندمین فرمان روا ہوئے لیکن حکومت انکی اسقدر محض برائے نام ہتی کہ اگر ہمکو ذکر کرنا واقعات ہندوستان کا زمانہ حال تک اس کتاب مین منظور ہوتا تو آغاز عملداری سرکار انگریزی کا بیان کیا جاتا

دوم ذکر سلطنت چنگیز خان اور اسکے جانشینون کا

واضح ہو کہ آبا و اجداد چنگیز خان کے ان وسیع الفضا پہاڑون مین مدت تک حکمرانی کرتے تہے جنکی جانب شرقی پر تاتار شرقی اور جانب مغرب پہ بڑا جنگل اور جنوب کیطرف دیوار چین اور شمال کو کالکاز اور کچہہ ضلع مشرقی تاتار کا واقع ہے — بمجرد نظر کرنے کے اوپر سیرت اور اوضاع ان مغلون کے خیال انکے وحشی ہونیکا ضرور دمین آتا ہے — حق تعالے نے ان لوگون کو خوش ترکیبی صورت کے سے بے نصیب رکہا ہے اور عادات اور اطوار انکے ایسے ہین کہ بہت سے بد معلوم ہوتے ہین — گذر اوقات انکی اوپر گہوڑون کے گوشت اور اور حیوانات کی جنکو وہ پالتے ہین اور گائے اور بکری کے دودہ پر منحصر ہے — گہوڑی کے دودہ سے وہ بطور عرقیات کے کچہہ نشہ اور پینے کی چیز جسکو کمس کہتے ہین بناتے ہین اور اوسکو نعمت عظمے جانتے ہین ناتاگی کے وجود کو جو انکے عندیہ مین خالق سب چیزون کا ہی تسلیم کرتے ہین لیکن پرستش اسکی نہین کرتے — پرستش اجرام فلکی کی البتہ انکے یہان ہوتی ہے اور کوئی تینو یا خیمہ انکا ایسا نہین ہی جسمین کوئی بت نہووے — یہہ لوگ

باب چہارم

یہہ لوگ اسقدر معتقد سحر و جادو کے ہین کہ بیان سے باہر ہے جب کبھی کہ قصد اُنکا
کسی جنگ پر ہوتا ہے تو وہ پرندون کے اوڑنے سے استخارہ کرتے ہین
اور تصمیم اُنکے ارادون کی اوپر برامد فال نیک کے موقوف ہے — متابعت
اپنے حاکم کی بہت حسن عقیدت سے کرتے ہین اور اطاعت بیگانون کی سے
کمال تنفر رہتے ہین — بروقت جانے کے کسی کے گہر مین بطور ملاقات
کے چوری اور حسد اور دروغگوئی سے باز رہتے ہین اور بسبب اسکے کہ وہ مہمان
دوست بہت ہوتے ہین جو قاعدہ سب وحشی قومون کا ہی بیگانہ آدمی اُن پاس
آمد و شد رکہتے ہین

ذکر ولادت چنگیز کا اور اُن کامون کا جو اُسنے ابتدا مین کیے

چونکہ بسبب بڑی بڑی مہمون
چنگیز خان کی تاتاریون کے خیال مین وہ بہت بڑا زبردست اور اعجوبہ روزگار تہا
اسلئے اسکو نسل انسان سے نہین تصور کرسکتے تہے اس جہت سے اونہون نے اُسے آفتاب
کی نسل سے تصور کیا اور یہہ قرار دیا کہ وہ ایک عورت کے پیٹ سے جو بے واقف
ہونے کے مرد سے حاملہ ہوئی تہی اور اسکی ساتوین پیڑہی کی تہی پیدا ہوا اور جبکہ
اس غارت گر ایشیا نے صفحہ ہستی پر قدم رکہا تب عجیب و غریب علامتین آسمان
و زمین پر نمودار ہوئین — بہادر چنگیز کا باپ واسطے یادگاری فتح کے سنہ ۱۱۵۴
جو اسنے سو منغلون پر جنکا سردار تمدگن خان تہا کی تہی اپنے بیٹے کو تمدگن کہتا تہا
— چنگیز خان بسبب جلد مرجانے بہادر اپنے باپ کے تیرہ ۱۳ برس کی عمر
مین یتیم ہوگیا — امراء سلطنت کو اطاعت اس چھوٹے لڑکے کی گوارا سے
خاطر نہوئی — اونگ سردار قوم کریٹ کا جو چنگیز خان کے باپ سے
کمال ربط و محبت رکہتا تہا اُس سے بہی اسیطرح پیش آیا — چنگیز خان
نے شہر کراکورم مین جو بعد ایک زمانہ کے اسکا پائے تخت ہوا بہت

تجربے حاصل کئے ــ وہ ایسا صاحب استعداد اور لیاقت تہا کہ بہت سے خدمات اہل قلم اور اہل سیف پر اُسنے سرفرازی پائی ــ اہل دربار نے اسکی غربت وتوقیر پر رشک کہا کر اونگ سے یہہ بیان کیا کہ چنگیز خان ارادہ حاصل کرنے تخت کا رکہتا ہے اونگ نے بسبب اپنے سادہ مزاج ہونیکے اُن باتون کو برغبت سُن کر باور کرلیا ــ چنگیز خان اس اندیشہ سے کہ مبادا جان سے مارا جاؤن اپنے مقام سے ہمراہ چند وفادار رفیقون کے بہاگ نکلا اور اُسکا مار ڈالنا اپنے گہوڑے کا اور رفع کرنا تشنگی کا ایک دریا سے دال اسبات پر تہی کہ وہ قصد شرکت کا ہر طرح کی رنج وراحت مین ساتہہ اپنے رفقا کے مصمم رکہتا تہا

اقبال نے یاوری اسکی ہر مہم مین کی ــ گردن کش سردار اسکے وطن کے خود مطیع ہو گئے یا بزور مغلوب کئے گئے ــ ایک شوری مین جہان سرداران مغلیہ اور تاتار کی قوم کے مجتمع ہوئے تہے اسنے نشان سپید علم اپنی طاقت کا دیکہلایا ــ یہہ اجتماع تہا مان کوہرامین نزدیک ڈیلن بلداق کے ہوا تہا ــ گردن کشون نے یہان غاشیہ اطاعت کا دوش ارادت پر رکہا ــ مدبران مملکت نے اسکی راے کو اپنی راے پر ترجیح دی اور ایک شخص قریبی نے جسنے یہہ دعوے کیا تہا کہ مین اوڑنے والے گہوڑے پر سوار ہو کر آسمان تک جا پہنچتا ہون اور جسکو کچہہ دنیا ٹہرا لیا تہا اس مجمع مین باواز بلند یہہ بیان کیا کہ تمدگن چنگیز یعنے بڑا صاحب طاقت اور زبردست اور مالک تمام روے زمین کا ہے ــ اس تقریر کے سننے سے وہ لوگ جو فہم وتمیز سے بے نصیب تہے نہایت تعجب اور حیرت مین آ گئے ·

مغلون کی زبان مین تنگر بہت بڑے کو کہتے ہین یہہ لفظ آسمان اور بڑے سمندر وغیرہ کے نسبت بہی مستعمل ہوتا ہے

یہہ بات ظاہر ہی کہ چنگیز خان سے شخص کو جسنے زور اور اور گردنکش سردارونکو اپنا مطیع و منقاد کیا تہا ایام اقتدار اور عظمت مین گراں نہین ہو سکتا ــــ قبل از بیان کرنے اور مطالب کے پہلے یہہ معلوم کر لینا چاہئیے (سنہ ۱۲۱۱ – ۱۲۱۴)

کہ آبا و اجداد چنگیز خان کے مدت مدید سے باج گذار ملک چین کے تہے یا اکثہ آداب و ثنا ان کے حاکم کا بہت کرتے تہے ــــ لیکن اب وقت اس خاندان کی آزادی کا سلسلہ متابعت ملک چین سے آپہونچا تہا ــــ دیوار بلند ملک چین کی تاتاریون کی تاخت کرنے سے اس ملک مین سد راہ نہوئے ــــ بسبب ہاتہہ لگنے ایک خوبصورت شاہزادی چین اور خزانہ عظیم کے چنگیز خان نے وہ خرابیان جو لڑائی سے وقوع مین آتی ہین دو سال تک روا نرکہین لیکن چونکہ اس سے اسکو سیری حاصل نہوئی تو تاتاریون نے بار دیگر مسلح ہوکر اس ملک پر تاخت کی اور پانچ پرگنہ شمالی بڑی سلطنت چین مین سے الگ کر لئے (ذکر اسکی تاخت کا چین پر)

خلیج فارس سے ہند اور ترکستان کی حد تک بادشاہان خوارزم جو پیشتر محکوم و مطیع خاندان سلجوق کے تہے فرمان روائی کرتے تہے ــــ محمد شاہ نے (سنہ ۱۲۱۸ – ۱۲۲۴)
جو اسوقت تخت نشین خوارزم کا تہا کچہہ حرکتین خلاف قوانین ممالک کے کین اور چنگیز خان کے پیغام کو جو واسطے شیوع تجارت کے درمیان ملکون ان دو نو حاکمون کے بہیجا گیا کمال تنفر سے نامنظور کیا اور اسکے پیامبرون کو مروا ڈالا جب چنگیز خان نے تدارک اس کا چاہا تب اسنے انکار بحث کیا ــــ اس پر نوبت لشکر کشی کی طرفین سے پہنچی چنگیز خان نے اپنی فوج سے مخاطب ہوکر یہہ کہا کہ خدا گواہ اسبات کا ہے کہ مین حق کی بات پر لڑتا ہون اور قسم کہتا ہون کہ باعث میری لڑنیکا سوا سے منظور ہونے تائید قوانین ممالک کے جنکے خلاف محمد شاہ نے بسبب قتل کرنے میرے پیامبرون کے عمل کیا ہے اصلا اور کچہہ نہین ہے (ذکر اسکی تاخت کا خوارزم و ایران پر)

۱۴ — القصہ فوج چنگیز خان کی جو بموجب مبالغہ مورخین ممالک مشرقی کی قطرات باران سے شمار مین زیادہ تہی بیچ اون میدانون کے جو طرف شمال سیحون کے واقع ہین حریف کے لشکر سے مقابل ہوئے — محمد کے چار لاکہہ آدمیون نے اس معرکہ مین شکست کہائی — اس فتح نمایان سے نتایج عظیم ظہور مین آیے یعنے بخارا اور ترکستان اور خوارزم اور بڑی سلطنت ایران کی نے چنگیز خان کے زبردست اور صاحب اقتدار ہونیکو تسلیم کیا — بحر روس سے دریاے سندہ تک ان وحشی مغلون نے بازار قتل وغارت کا ایسا گرم رکہا کہ خود چنگیز خان نے بہی بظاہر ان بدنصیب مغلون کے حال پر نظر کر کے کمال تاسف اور افسوس کیا — محمد شاہ نے ایک جزیرہ بحر روس مین جہان کوئی نرہتا تہا وفات پائی اور کسی نے ایک آنسو بہی اسکے لئے نگرایا — لیکن بڑے بڑے شعراے ایران نے تعریف جلادت اور شجاعت جلال الدین اسکے بیٹے کی بہت لکہی ہے ہر چند کہ اس سے کچہہ کارہاے نمایان ظہور مین نہ آئے — اسنے بقیہ فوج اپنے باپ کی اور نگاہداشت کر کے ایک لشکر کثیر اور جرار بنائے اور بیچ عرصہ اسکی مراجعت کے طرف غزنی کے بہت سے مغل تاب اسکے سخت حملون کی نلاکر جان بسلامت نہ لے گئے — لیکن فوج تاتاریون کی بیقیاس تہی — جلال الدین کے ہمراہی حاصل ہونا فتح کا تلوار کے وسیلہ سے ناممکن پاکر چنگیز خان سے امان خواہ ہوئے اور وہ خود تالب دریاے سندہ بہاگا — وہان گہوڑے کو دریا مین ڈال کر تیر باران تاتاریون سے محفوظ پار ہو گیا — دشمن اوسکے جو خواہش اسکے تعاقب کی رکہتے تہے خواہان اجازت کے ہوئے

حال جلال الدین کا

ہوبے لیکن چنگیز خان نے عالی ہمتی سے جو حکام ایشیا مین بہت ہی کم ہوتی ہے 141
جلال الدین کی شجاعت پر استعجاب عظیم کرکے یہہ حکم دیا کہ کوئی اسکا تعاقب نکرے
اور کسی نوع کی اذیت نہ پہنچاوے

چنگیز خان نے اوس پر حاصل کرنے شان اور عظمت کے سلطنت خوارزم مین کیفا
نکیا — اسکے سپہ سالارون نے مغربی پرگنون ایران کو جو باغی ہوگئے تھے
مطیع و منقاد کیا اور شہر دربند کو لے لیا اور دریاے والگا اور صحرا سے
گذرکر بحر روس کے سواحل پر پہنچے — چنگیز خان نے تھوڑے عرصہ کے لئے
بیچ اضلاع تاتار اور شاید دار الخلافہ کاراکورم یا ہولم مین جا اوپر دہانہ دریاے
اونگ ین کے کالکاز تاتار مین واقع ہے قتل و غارت سے دم لیا — آخرکار
ذکر وفات چنگیز خان کا سنہ ۱۲۲۷ — ایک بیماری اوسے لاحق ہوئی جس سے اوسنے معلوم کرلیا کہ جان سلامت
نہ لیجاویگا — اسنے اپنے بیٹون کو واسطے متفق رہنے کے باہم بہت نصیحت
و فہمایش کی اور کہا کہ جب تک سلطنت ملک چین کی بالکل تباہ اور غارت نہو جاوے
تب تک اوس سے دست بردار نہ ہونا یہہ کہکر اوسنے اس جہان فانی سے
کوچ کیا

ذکر اوسکے جانشینون کا — اپنی اولاد کثیر اور پانسو بی بیون اور
حرمون مین سے چنگیز خان کی نظر التفات چار بیٹون پر بہت تھی — کاراکورم
مین تین چھوٹے بھائیون نے دعوے تخت و تاج سے دست بردار ہوکر
سنہ ۱۲۳۵ — اوکتائی کو خان اعظم یعنے حاکم قرار دیا — سلطنت خاندان چنگیزی کی
تیرہ (۱۳) پیڑھیون تک بعد چنگیز خان کے جاری رہی اور ابو سعید کی وفات پر آخر
ہوئی — سو برس کے عرصہ مین جو وفات چنگیز سے تا زمان اخیر بادشاہ
اس خاندان کے منقضی ہوا بہت لڑائیان اور خونریزیان اور انقلاب

۱۲۴۱ جو کہ دیکہنے مین آئی ہین واقع ہوئی

ذکر فتح چین کا ضلع شمالی یاریابت ملک چین جلد متعلق سلطنت مغلون کیسی ہوگئی ــــ نسل

سنہ ہجری ۱۲ سونگ کی جو رہنے والی اور قدیم حاکم تمام چین کے تہے پینتالیس برس تک

۱۲۷ سنہ عیسوی بعد مغلوب ہونے چینیون کے زندہ رہے ــــ مین گو جو تہا بادشاہ علی سبیل

التریب بعد چنگیز کے ہوا تہا ــــ کب بلے خان اسکے سپہ سالار نے جو

بعد اسکے فرمان روا بہی ہوا فتح کامل چینیون پر حاصل کی ــــ اسس عرصہ مین

مغل اکثر واسطے لڑنیکے ساتہ غیر ملکون کے اپنے مقام سے چلے جاتے تہے

اور اگر اہل چین گاہگاہ میدان رزم مین انسے بمقابلہ پیش آجاتے تو بسبب

انکے نہ بہاگنے کے میدان حرب سے لاکہون آدمی تہ تیغ ہوتے اور شہر انکے

حملہ سے بلے جاتے ــــ بیچ حملہ کرنے کے اوپر شہرون کے اور واسطے

انکی محافظت کے کبہی تو کلین زمانہ قدیم کی اور کبہی آتش توپان کام مین لائے جاتے تہے

یہان سے معلوم ہوتا ہے کہ اسس عہد مین لوگ حال بارود کے بہرنے سے

توپون اور بمون مین خوب واقف تہے اگرچہ شاید بعد دریافت کرنے

بارود کے ممالک فرنگ مین چودہوین صدی کے کاروانون نے چینیون کو

بہی اسس سے مطلع کیا ــــ بعد گذرنیکے بڑے دریا سے لشکر اور توپخانہ

نہرون پر سے لیجایا گیا اور ہیم شو یا گون سی کا جو مکان بادشاہی تہا محاصرہ کیا

گیا ــــ یہہ مکان بیچ ریشم ملک کے جو بہت خوش آب و ہوا ہے واقع

ہے ــــ شاہ چین نے جو بے سامان اور صغیر سن تہا اپنے تئین مع

تخت و تاج کے حوالہ دشمن کے کر دیا اور پیش از اسکے بہیجا جانے کے

تاتار مین بطور جلاوطنی وطن کے اسنے خود خوا اپنی پیشانی زمین پر

باب چوتہا

زمین پر بیچ شکرگذاری خان اعظم کے رگڑی — باوجود اسکے لڑائی
بانسہ گشتی چینیون کی اضلاع جنوبی مین ہیم شوسی کین ٹن تک جاری رہی اور نوبت
خصومت کی جنگ بری سے جنگ بحری پر پہنچی — لیکن جب سونگ کے
بیڑے کو بوہ وسعت بیڑے نے مخالف کے نے احاطہ کرکے تنگ کیا تب وہ
شاہ خردسال کو گود مین لیکر بیچ بحر کے کود پڑا اور یہہ کہا کہ زندگی کرنی بطور
ایک شاہزادہ کے بہتر موت سے مانند ایک غلام کے ہے — ایک لاکھہ
چینیون نے اس امر مین اسکی تتبع کی اور تمام سلطنت لوٹن کن سے بڑی
دیوار چین تک مطیع و محکوم کبلے خان کے ہوئے جسنے اب بباعث
اپنے اولوالعزمی کے قصد فتح کرنے جزیرہ جاپان کا کیا — بیڑا اسکا دوبار
ٹکر کہا کر ٹوٹ گیا اور جان ایک لاکھہ مغلون اور چینیون کی اسی مہم مین جو بھیجا گیا
تہی ضایع ہوئی — لیکن بسبب اپنی کوشش اور خوف اسکے نام کے اسنے
کوریا اور ٹون کن اور کوچین چین اور پیگو اور بنگالہ اور تبت والون پر جو جب
انکے حوصلہ کے باج مقرر کیا یا غاشیہ فرمان برداری کا اپنیر رکھا —
اسنے ایک بیڑا الگ ہزار جہاز کا لیکر بحر ہند کو کہوند ڈالا — بعد سفر دریائی کے
اڑسٹھ روز کے یہہ بیڑا غالباً اوپر جزیرہ بورنیو کی جو نیچے خط استوا کے
واقع ہے پہنچا اور اگرچہ اسنے بہت نام اور مال اس سفر مین حاصل
کیا تب بہی بادشاہ اس بات سے ناخوش ہوا کہ وحشی بادشاہ
جزیرہ بورنیو کا اسکے ہاتہہ نہ آیا

ذکر مغلون [illegible] سلطنت [illegible] ایران [illegible]

سلطنت ہلاکو خان کی جو پوتا چنگیز کا اور بہائی ذوبائیب دو بادشاہون
مینگو اور کبلے خان کا تہا تواریخ مین بسبب مغلوب ہونی ایران کے

 قابل یادگاری ہے اور مطالعین تاریخ اسلام کے غرض بباعث برباد ہوجانے
خلافت بغداد کی اسمین متعلق ہے ــــ زمانہ زوال سلجوقی ظالمون کیسے خلفاے
بغداد پہر بغداد اور عراق عزلی پر جبکا وہ حسب آئین استحقاق رکہتے تہے متصرف
ہوگئے لیکن شہر مین بسبب اختلاف رائے کے مذہب کی باتونمین پہوٹ تہی
اور اہل دربار تدبیر ریاست مین بدرجہ کمال سست تہے اور فاسق بہی بعد محاصرہ
کیا جانے بغداد کے دو مہینے تک مغلون نے اُسے حلہ سے لے لیا اور لوٹا
اور انکے وحشی سردار نے حکم قتل خلیفہ مستعصم کا جو اخیر سب خلیفون سے تہا
اور جسکے رشتہ دارون نے نسل عباس مین سے ایشیا مین پانسو برس سے
زیادہ فرمان روائی کی تہی دیا مغل دجلہ اور دریاے فرات سے پرے تک
پہیل گئے ــــ اگر ملک مصر کی محافظت وہین کے باشندون کے سپرد ہوتی
تو تاتاری اسکو بہی فتح کر لیتے لیکن مملوک ویسی ہی قوت اور طاقت رکہتے تہے
جیسے کہ مغلون کو تہی ــــ انہون نے بسبب برابر ہونیکے شجاعت مین اور بہتر
ہونیکی تربیت و انتظام فوج مین مغلون سے کئے میدان جنگ مین مقابلہ
سرکے خوب داد جلادت و تہور کی دی اور حریفون کو پہر طرف مشرق دریاے
فرات کے بہگا دیا ــــ لیکن مغل پہر ایک جم غفیر ہوکر آرمینیا اور آینی ٹو لیا
پر گرسے ــــ آرمینیا اسوقت بیچ قبضہ نصرانیون کے اور اینی ٹولیا بیچ تصرف
ترکون کے تہا ــــ سلطنت یونانیون کی بباعث تدبیرون ملکداری کے
جسکے حال سے ہمین کچہہ اطلاع نہین ہے تاتاریون کے غضب سے محفوظ
رہی ہے اسلیئے کہ اگر گلہ بان سہتیا کے قصد محاصرہ کا کرتے تو قسطنطینہ کا بہی
ویسا ہی حال ہوتا جو یکن اور سمرقند اور بغداد کا ہوا تہا

باب چوتہا

۱۴۵ ذکر حملہ کا شمال فرنگ پر سنہ ۱۲۳۵ — ۱۲۴۲

ممالک شمال فرنگ اور ایشیا پر پہر حملہ ہوا یعنے ایک فوج پندرہ لاکہ مغل اور تاتاریون کی سنے وہان تاخت کی — نفاق جو بڑے بڑے ڈیوکون ولایت روس مین واقع تہا باعث منصور ہونے غارتگران خونخوار کا ہوا — یہہ لوگ لیودنیا سے بحراسود تک پہیل گئے اور موسکو دار الخلافہ حال اور کی اودتخگاہ قدیم جلائے گئے — پولینڈ اور کنارون جرمنی پر دو شہر لبلن اور کراکو نیست و نابود کئے گئے — یہہ لوٹیرا گروہ بحر بالٹک کے ساحل تک آن پہنچا — جنگ لگ نٹر مین اسنے ڈیوکون سلیشیا اور سرداران پولینڈ اور بڑی حاکم ٹیوٹونک گروہ کو شکست دی اور نو تہیلی داہین کانون مقتولین کی اُس سے بہر لئے — ہنگری اور تمام شمالی ملک جو طرف دریائے ڈینوب کے تہے تباہ اور بےچراغ ہو گئے بلکہ نہایت شمالی اضلاع فرنگ اور ایشیا کے جہان شدت برف کی ہوتی ہے اور پیداواری کچہہ بڑی نہین ہوتی مغلون کی آفت سے محفوظ نرہی — لوگون کو ایسا خیال تہا کہ سر باشندون ممالک شمال کی آدمی کے سے اور پانو چرے ہوئے مانند پانو بہنیس اور بیل کے تہے لیکن اب ظاہر ہوا کہ یہہ بات محض دروغ تہی — پندرہ برس بعد وفات چنگیز خان کی مغل نام اور اوضاع سیمواڈز کیسے جو نزدیک دایرہ قطب کے رہتے تہے مطلع ہوئے یہہ لوگ زمین کے تلے جہونپڑے بنا کر رہا کرتے تہے اور فقط شکار سے اپنی خورد و پوشش کا سرانجام کیا کرتے تہے

حملون قوم ہنز اور پیدا زان عربون کی سنے بیچ فرنگ کے رومیون کی سلطنت کو برباد کردیا تہا اور بسبب شیوع مذہب اسلام کے ان ملکون مین جو درمیان گنگ اور بحر ظلمات کے واقع ہین زبان اور راسے اور عادات و ہانکی نسبت قومون کی مین

۱۴۶ | مشابہت بہت ہتی — اگر پیمبر صلعم کی امت سنے نصرانیون کے مذہب اور آزادی
مین خلل واقع کیا تو یہہ اندیشہ کیا جاسکتا ہے کہ گلہ بان ستہیا کے تمام شہرون
فرنگ کو مع جمیع علوم و فنون اور قوانین کے یکقلم نیست و نابود کرڈالتے
تہا کہ جو تاتاریون سنے ڈال رکہا تہا دار الخلافہ اٹلی تک بہی پہنچا — بڑے پادری
سنہ ۱۲۴۶ سنے جسکا نام انوسنٹ چہارم تہا بسبب روانہ کرنے اپنے پادریون کے قصد
ہینڈا کر سنے جوش ان وحشیون کا اور ارادہ نصرانی بنا سنے انکے کا کیا لیکن جواب
انکے سردار بکاشنکر پادری صاحب بہت متعجب ہوئے وہ جواب یہہ تہا کہ دیوتا
اور چنگیز کی اولاد قوت مغلوب یا استاصل کرنے تمام ملکون کے رکہتے ہین اور
بڑے پادری صاحب بہی اس قتل عام مین تہ تیغ آوین گے لیکن ایکطور سے
انکی جان بخشی البتہ ہوسکتی ہے کہ وہ بنفس نفیس مانند ملچیون کے لشکر بادشاہی مین
تشریف لائین — یہہ قول سردار مغلون کا بسبب انکی نا انصافی کے باہم ظہور (زوال)
مین نہ آیا اور ریاستہاے مغربی افت سے بچ گئین — ایک شخص باشندہ (خاندان)
چین کا مالک چین مین فرمان روا ہوا — سردار مختلف اضلاع تاتار کے اور بادشاہان (کا)
ایران خودسر اور مطلق العنان ہوگئے — اس سبب سے ریاست چنگیز خان کی (سنہ ۱۲..)
خاندان کی یکقلم جاتی رہی

سوم ذکر سلطنت تیمور لنگ کا

واضح ہو کہ چودہوین صدی مین پہر تاتاریون سنے تاخت و تاراج شروع
کی اور جنوبی ممالک پر تباہی نازل ہوئی — اولاد زگاتی کی جو ایک چار
عزیز بیٹون چنگیز کے مین سے تہا اور جو بزرگی سرداران تاتاری کو تسلیم
کرتا تہا زمان وفات چنگیز سے وسوقت تک جبکا کہ اب ہم ذکر کرتے ہین

باب چوتھا

مین ماورالنہر یا زگاتی مین حاکم رہے ـــ کاراسکرو زیر زگاتی کا حکومت ضلع کیشں کی اپنے خاندان مین چھوڑ گیا ـــ سبتیز مین جو ایک گانو نزدیک سمرقند کے ہے تیمور لنگ یا تیمور بیک پیدا ہوا ـــ اسکے بزرگون مین کاراسکر اور بعضے عورتین جو رشتہ دار چنگیز خان کے تھین داخل تھین ـــ تھوڑے عرصہ سے جانشینان زگاتی تخت ماورالنہر سے اوتار سے گئے تھے اور اولوالعزم امیرون نے بسبب آپس کی قضایا کے اُس سرزمین مین فتنہ برپا کر رکھا تھا ـــ سرداران کاشغر نے اسطور بر ریاست ماورالنہر کو کم زور پاکر ایک فوج کلکون کی اپنے ساتھ لی اور ریاست مذکور پر حملہ آور ہوئے ـــ بسبب خراب ہونے حال ریاست کے مقابلہ و مجادلہ بیفایدہ تھا اور پہلی ہی لڑائی سے جو تیمور لڑا اسکی مدبری اور چالاکی ظاہر ہوئی ـــ اسنے اسوقت بسبب متابعت کرلینے شاہان کلکون کے اپنے تئین انکے قہر سے محفوظ رکھا اور حکومت ضلع کیش کی جو اسکا مولد تھا انکے سبب سے حاصل کی

ذکر ولادت تیمور کا اپریل سنہ ۱۳۳۶ع

لیکن چونکہ یہہ شخص متکبر اور گردنکش تھا اسلئے دوسرے کی متابعت مین رہنا اسکو کمال ناگوار تھا ـــ امیران زگاتی نے یہہ بہانہ کیا کہ زگاتی نے انکو واسطے ترک کرنے اطاعت بیگانون کے فہمایش کی تھی لیکن میدان رزم مین انکے ہاتھہ پیر بھول گئے اور تیمور نے بمشکل اپنے تئین کلکون کے حملون سے جو ہمیشہ ہوتے رہتے تھے بچایا ـــ سلطان حسین ماورالنہر مین کاشغر کے خانون کا ایک سردار تھا ـــ امیرون کے دلمین پہر خواہش آزادی کی پیدا ہوئی اور تیمور میدان رزم مین نمودار ہوا ـــ جب تیمور اپنے پہلے رفیقون سے ملا تب انمین کلام گرمجوشی اور خوشی کے ہوئے ـــ

تیمور بیان کرتا ہے کہ جب نظر دو چار سرداروں تہوڑنے سے سواروں کی مجہہ پر پڑی تب وہ کمال خوش ہوئے اور اپنے گہوروں سے اُتر کو میرے پاس آکر دوزانو ہو بیٹہے اور میری رکاب کو بوسہ دیا ۔ مین بہی گہوڑے سے اُتر کر ہر ایک سے بغلگیر ہوا ۔ پہلے سردار کے سر پر مینے اپنی پگڑی رکہدی دوسرے کی کمر مین اپنا مرصع پٹکا جسپر سونے کا کام کیا ہوا تہا باندہ دیا اور تیسرے کو اپنا جامہ پہنایا بعد اسکے وہ بہی روئے اور مین بہی رویا اور سب آپہنچے وقت نماز کے ہم سب نے نماز پڑہی ۔ بعد فارغ ہونے کے سوار ہوکر سب میرے مکان پر آئے اور مینے ضیافت اُنکی کی

القصہ قضیہ واسطے حاصل کرنے سلطنت کے مدت تک جاری رہا اور بہت خونریزی میدان جنگ مین ہوئی آخر کار تیمور نے بباعث مہارت کے فنون جنگ مین کلکون پر غلبہ پایا اور تخت بسبب راجا نے حسین کے تیمور کے ایک وفادار دوست کے ہات سے خالی ہوگیا ۔ یہہ بات واضح ہی کہ بسبب کامیاب ہونے متمردین کے ظلم و ستم آخر نہین ہوجاتا ہی اگرچہ ظالم بدلتے رہین ۔ مصداق اِس تقریر کا یہہ ہی کہ امرا سلطنت تیمور کا مقابلہ نکرسکے اور اسی سال موسم بہار مین اسنے بیچ ایک مجمع عام کے خلعت بادشاہی کا پہن کر اپنے دوستون سے جو اسکے مداح و ثنا خوان تہے لقب مالک البلاد کا قبول کیا ۔ امیر یا بادشاہ تو وہ ہمیشہ کہلاتا ہی تہا ۔ ایّام کمال اقتدار اور اوج مین بہی اپنے تئین اسنے سلطان یا خان نکہوایا ۔ تاتاریون نے بہت ادب سے اوپر جگہی لیا تون چنگیز خان مرحوم کے خیال کیا اور یہہ چاہا کہ تیمور بسبب نہ لینے لقب سلطان کے خاندان چنگیزی کا ادب کرتا تہا۔

ا اسکے ... نشین ... یکا ... ۱۳

ادب کرتا تھا — یہہ ایک خیال باطل تھا جس سے کچھہ قباحت نہین نکلتی تھی
اور چونکہ وہ اسکی اولوالعزمی کو کسی نوع سے بارنج و مانع نہوا تو اُسنے بھی بیچ رفع
کرنے اس خیال کے اپنی رعایا کی دل سے سعی کی — تخت سمرقند پر بیٹھکر
اسنے منصوبہ کرنے تمام ممالک روے زمین کا کیا — حال اسکی یورش کا
ہند پر اوپر ہم بیان کرچکے ہین — تومین مغلیہ سب اسکے جھنڈے کے
نیچے جمع ہوئین — دانا آدمی بسبب اندیشۂ مال کے اُسس سے متفق ہوگئے
لیکن اکثرون نے رعایا مین سے اُسکی تعریف اسلیے کی کہ وہ انہین واسطے اُنہین
کے فایدہ کے طلب کرتا تھا یعنے اسکی رفاقت کے سبب وہ اُن ملکون پر
متصرف ہوتے جہانکہ حق تعالے نے عمدہ نعمتین جہان کی پیدا کی ہین —
کم زوری جو لازمہ بشریت ہے اور جرم ملکون اور آدمیون کے ہمیشہ باعث
کافی یا بہانی واسطے لڑائی اور خصومت کے ہوتے ہین — تاتاریون
قبچاق کے نے سواحل روس پاس سے گذر کر جیحون سے عبور کیا اور واسطے
حاصل ہونے سمرقند کے تیمور سے جھگڑا کیا — سردار انکا اسکے شمالی
ذکر فتح تاتار کا سنہ ١٣٧٠ — سنہ ١٣٩٦ ملکون تک بہگا دیا گیا اور تیمور نے ارادہ عوض لینے کا کیا — اسنے ایک
فوج جو ایک بازو سے دوسرے تک تیرہ میل کے فاصلہ کو گھیرتے تھے
ہمراہ لیکر اپنی دارالسلطنت سے حرکت کی — بعد سفر چھہ مہینے کے بیچ برفستان
اور بیابانون شمالی کے وہ پاس حریف کے آن پہنچا — مقابلہ جو تاتاریون
دشت قبچاق کے نے کیا بہت سخت تھا لیکن قتل اور غارت سب بیچ اختیار
تیمور کے تھی — ممالک مخالف مطیع ہوگئے — ہر ایک ملک تاتار کا
اسکے دبدبہ سے کانپتا تھا یا اوسکا ادب کرتا تھا بلکہ ہوسکو مین بھی لوگ

۱۵۰ تیمور کے نام سے گہبراتے تہے

ذکر فتح ایران کا سنہ ۱۳۸۰ء

زمان وفات

ابوسعید کیسے جو اخیر اولاد ہلاکو کیسے تہا اور جسنے خلافت بغداد کو غارت کیا تہا
سلطنت ایران دریاے جیحون سے دجلہ تک بیپلے انتظامی کی حالت مین تہی
بسبب ہونے مختلف آزاد ریاستون کے انمین اتفاق نہ تہا ۔ چھوٹے چھوٹے
سردار اور امیر ایران کے مغلوب ہوئے اور سردار جنہون نے جلد متابعت اختیار
کی مورد عنایت ہوئے

ابراہیم بادشاہ

شروان بسبب جلد اختیار کرنے متابعت یعنے بوسہ دینے پایہ تخت تیمور کے
مورد تحسین اور مرحمت کا ہوا اسنے بطور پیشکش صلح کی غلام اور نو گہوڑے اور نو
کشتیان ریشم اور جواہر کی دینی کین وجہ دینے اون نو نو چیزون کی یہہ تہی کہ
تاتاری عدد نو کا بڑا ادب کرتے ہین ۔ جب یہہ پیش کئے گئے تب ایک تیز
نگاہ دیکھنے والے نے کہا کہ بجائے نو غلامون کے فقط اٹہہ ہی یہان ہین ۔
ابراہیم نے کہا کہ نوان مین ہون ۔ اس کلام خوشامد آمیز سے تیمور کو ہنسی
آئی اسنے ابراہیم کو شروان مین حاکم مستقل کردیا ۔ جزیرہ اور تجارت
پیشہ شہر اورمزنی جو خلیج فارس پر واقع ہے تقلید سلطنت ایران کی کی ۔
شہرہاے حلب اور دمشق اور بغداد اور ہر ایک شہر قصبہ نے جو اوپر سواحل
دجلہ کے تہے بعد وقوع خونریزی کے باج گذاری قبول کی

ذکر فتح ہرمز کا

فتح کرنا تجارت کا لایق تیمور کے تہا اسواسطے کہ اُسے مہارت فنون جنگ
کے مین بہت تہی ۔ یہہ بات واضح ہے کہ درمیان دو متکبر ہمسایون کے
جو ایکدوسر سے پر رشک لیجاتے ہون باعث برپا ہونے فساد کے
فی الحال موجود ہوتے ہین ۔ مصداق اس تقریر کا یہہ کہ ممالک مفتوحہ

مفتوحہ قوم مغلیہ اور عثمان کے نزدیک ارزی تم اور دریاے فرات کے باہم
ملصق ہو گئے اور حدود دائمی جدا جدا علاقون کی نہ تو بسبب گذرنے اور نہ بباعث
عہد و پیمان کے قرار دی گئین — اسی جہت سے ہر ایک ان الوالعزم بادشاہون
مین سے دوسرے کو الزام دبا لینے اپنے علاقہ یا دہمکانے اسکے تابعین کا
یا حمایت کرنے ان لوگون کا جو اُس سے باغی ہو گئے تہے دے سکتا تہا —
باغی سے مراد بادشاہان مذکور کے وہ سردار ہین جنکی ریاستون کو انہون نے
ازراہ غصب لے لیا تہا اور جنکے غلام بنانے یا مار ڈالنے کے سبب وہ فکر مین رہتے ہین
— بسبب واقع ہونے بعضے فسادون کے سرحد جارجیہ اور اناٹولیا پر سنہ ۱۴۰۱
برسم بہیجنے مراسلات کے ان دو بادشاہون مین شروع ہوئی — پہلے نامہ
مین شاہ مغلون کے نے بجاے لکہنے صلح آمیز باتون کے ایسی باتین لکہین جن
سے تذلیل اور تحقیر عثمان کے خاندان اور ملک کے تراوش کرتے تہے —
مضمون اسکا یہہ تہا — کیا تو نہین جانتا ہے کہ بہت سا ضلع ایشیا کا ہمارا
محکوم و فرمان بر ہے — ہماری فوج ظفر موج اس کثرت سے ہے کہ ایک
بحر سے دوسری تک پہیلتی ہے — تمام تاجدار روے زمین کے ہمارے
آستانہ پر صف بستہ حاضر رہتے ہین — علاوہ اس سے یہہ ہے کہ خود
اقبال کو یہان سے حکم ملا ہے کہ وہ محافظ ترقی اور بہبود اس مملکت کا رہے
— تو کس بات پر نازان ہو کر حرکات گستاخی اور بیخردی کی کرتا ہے —
تو چند لڑائیان اناٹولیا کی جنگلون مین لڑا ہے مگر فتوحات جو تو نے امنین
حاصل کین کچہہ عظیم نہ تہین — تو نے فرنگستان کے نصرانیون پر غلبہ پایا
اور پیمبر خدا نے تیری مدد کی اور چونکہ تو نے بموجب احکام فرقان مجید کے

کفار کا مقابلہ کیا ہے تو فقط اسی جہت سے ہم نے تیرے ملک کو جو نامن اور ملجار مسلمانون کا ہے غارت اور تباہ کرنے سے محفوظ رکہا ہے۔ اب بہی اگر تو عقل سے کام کرے تو موقع ہے ۔ سوچ اور نادم ہو اور اِس بلاے سیاہ انتقام کو جو تجہہ پر نازل ہونے والی ہے اپنے سر سے دور کرنیکے لئے تدبیر کر ۔ بجازت مطالعہ کرنے اس نامہ کیسے بہت آشفتہ وغضبناک ہوا اور تند و تیز جواب اسکا لکہا ۔ بعد کرنے بہت ملامت اور لعن وطعن کے اسنے حال اپنی فتوحات عظیمہ کا جو بیچ ایران و توران اور ہند کے حاصل کی نہین قلمبند کیا اور اسبات کی اثبات مین بہت سعی کی کہ تیمور سواے ذریعہ اپنی بے ایمانی اور بد اطواری اپنے مخالفون کی ہرگز ظفر یاب نہوتا ۔ تیر انشکر اگر بحید و بیقیاس ہے تو ہو مگر تیراندازی بہاگ جانیوالے تاتاریون کی بیچ مقابلہ تلوار ون اور تبر میرے مضبوط اور زبردست جان نثاریون کے کیا حقیقت رکہتی ہے ۔ مین اُن سردارون کے جو میرے پاس واسطے پناہ کے آئے ہین البتہ حمایت وحراست کرونگا ۔ تجہے اگر غرض ہے تو میرے خیمون مین آکر انکو ڈہونڈ لے ۔ آرزنگن اور ارزی نم دونو شہر میرے ہین اور اگر باج گذاری جیسی کہ چاہئے نکریگا تو مین سب چڑہا ہوا روپیہ بیچ شہر ثارس اور سلطانیہ کے تجہسے طلب کرونگا

القصہ لڑائی ان دو بادشاہون مین دو برس تک اس سبب سے ملتوی رہی کہ اس عرصہ مین تیمور نے ملک شام کو مفتوح کیا اور بجازت نے نصرانیون کا جو قسطنطنیہ مین تہے محاصرہ کیا ۔ چار لاکہہ سپاہی سلطان ترکون کے آخرکار صف باندہ کر نزدیک ویرانہ

ویرانہ ہمو دراز کی آمنو جود ہوئے تب تیمور دریاۓ ارگیرز سے حرکت کرکر
درمیان آرمینیا اور انیٹولیا کے گذرا — جو کام دلیری کا کہ وہ کرتا تھا آئین
احتیاط اسمین بہت منظور رہتی تھی — شتاب زدگی مین بہی اسکے انتظام اور ترتیب
پائی جاتی تھی — اسکے سوارون نے آگے بڑھ کر بیابانون اور پہاڑون مین ایک
چھپا رستہ دیکھ بھال کر اُسکے آنے کے لئے تجویز کیا — چونکہ اُسنے قصد
پیکار کا بیچ قلمرو ترکون کے اپنے دلمین مصمم کر لیا تھا اسواسطے انکے لشکر سے
الگ رہا اور بائین طرف کو مایل ہوکر قیصریہ مین ٹہرا — پہر صحراۓ نمک اور دریاۓ
ہیلس سے عبور کرکے انگورا کو حصار کیا — سلطان ترکون کے نے جو اس
امر سے غافل اپنے مقام ہی پر بیحرکت وجنبش رہتا تھا تاتاریون کی چالاکی کو گہونگی
کے سست حرکت سے تشبیہ دی لیکن جب اسکو اپنی غلطی فہم جو انکے حق مین مضر
تہے ثابت ہوئی تب کمال غضب وغیظ مین ہوکر واسطے محافظت شہر محصور کے
آیا اور چونکہ طرفین کے سپہدار نہایت بیتابی سے خواہان جنگ وپیکار تہے
تو متصل کے میدانون مین ہنگامہ اس جنگ وجدال کا جلد گرم ہوا جسکے سبب
سے ناموری تیمور کی اور ذلت بجازت کی صفحہ روزگار پر چلی آتی ہے —
عین گرمی زد وخورد مین تاتاری سپاہی جو بجازت کی فوج مین داخل تہے
تیمور کے لشکر مین شامل ہوگئے اور وفادار جان نثاری تنہا تاب مقابلہ
سپاہ نعلیہ کی نہین لا سکتے تہے — فوج عثمانون کی نے شکست کہائی
اور ثمرہ اس فتح نمایان کا یہہ ہوا کہ خود بجازت مع سلطنت اناٹولیا کے
تیمور کے ہات لگا   زمان مقید ہونے
بجازت کیسے تا دم مرگ اسکے نو مہینے کا عرصہ منقضی ہوا — اس عرصہ مین

ذکر جنگ انگورا کا ۲۰ سنہ ۱۴۰۲ ماہ جولائی

ذکر سلوک تیمور کا بجازت سے

 تیمور سنے اُس سے کسطرح پر سلوک کیا ہنوز متحقق نہین ہے اسلیے کہ اختلاف رائے مورخین کا اسمین بہت ہے ـــ لیکن از رو ـــ تاریخ تیموری کے جو اُسیکی نوشتجات سے تالیف کی گئی اور بیس برس بعد اسکو وفات ہنکے شریف الدین مورخ فارسی سنے رایج کی دریافت ہوتا ہے کہ تیمور بجازت سے بیچ ایام اسکی قید کے اچھی طرح سے پیش آتا تہا ـــ اور جتنی تواریخ سلطنت تیموری کی لکھی گئی ہین مضامین انکے تاریخ شریف الدین کی سے استنباط کیے گئے ہین ـــ اس مورخ نے بہت محنت سے اس کتاب کو جو ملفوظ تیمور سے ہی آراستہ کیا ـــ بہت سا حصہ تاریخ مذکور کا روبرو تیمور کے لکھا گیا تہا شریف الدین نے فقط اُسکی عبارت کو پاکیزہ اور شُستہ کردیا ـــ ایک اور اصل تاریخ تیموری عربی زبان مین ہے ـــ اسمین بیچ ہر مقام کے مورخ سنے اُس کو ملامت کی ہے ـــ ڈی ہربلی لوٹ صاحب قصہ لوہی کی پنجری کا باور نہین کرتے اور وجہ اسکی یہہ بتاتے ہین کہ مورخ تاریخ عربی سنے جو تیمور کو ملامت کرنے سے بسبب اسکی بد اخلاقی کے کبھی نہین چوکتا اسباب مین کچھہ نہین لکھا ہے ـــ لیکن سر ولیم جونز صاحب بیان کرتے ہین کہ ڈی ہربلی لوٹ صاحب نے اُس قصہ پر بغور نظر نکی اسلیے کہ بیچ تیرہوین سطر صفحہ دو سو اڑسٹھ کتاب عربی کے لکھا ہوا ہے کہ تیمور سنے بجازت کو ایک قفس آہنی مین بطور عوض ایسی ہی حرکت کے جو ایک بادشاہ ایشیا سلے نسبت شاہ پور شاہ ایران سکے کی تہی بند کیا تہا ـــ مورخین ترکستان کے بہی جو مخالف تیمور کے تہے یہی حال بیان کرتے ہین ـــ اگرچہ کلام ان مورخون کا بیشتر خالی آمیزش جہوٹ کے سے نہین ہوتا مگر بجازت کے باب مین انکے بیان کو ذرا زور راستی سے نبہانا کرنا چاہیے

چاہئیے اسلئے کہ اسمین حقارت بجازت انکے ممدوح کی بہت نکلتی ہے — لوگ
ختی اس مورخ باشندہ اٹلی کا جو پندرہوین صدی مین ہمعصر تیمور کا تہا اپنی کتاب
مین لکھتا ہی کہ بجازت کی زندگی بیچ قید ایک آہنی پنجرے کے آخر ہوئی تہی اور
فی الواقع کوئی مورخ ایران کے جنہون نے شرف الدین کی تاریخ مین سے نقلین
لے لین ہین ایسا نہین ہے جسنے بیچ ذکر حال تیمور کے بیان محبوس رہنے بجازت کا
لوہے کے پنجرے مین کیا ہو

ذکر وفات تیمور کا سنہ ۱۴۰۵ ماہ اپریل

ستتر برس کی عمر مین تیمور نے منصوبہ فتح کرنے ملک چین کا سمرقند مین کیا —
خاندان چنگیزی سے سلطنت وہان کی چہین گئی تہی اور تمام قوم مغلیہ واسطے مدد دینے
اپنے سردار کے بیچ حاصل کرنے عوض و انتقام کی جسکی اُسے خواہش تہی یکدل
و متفق تہے — دو لاکھ سوار واسطے دبانے سرکشی سبکے انتخاب کئے گئے
— شدت سرما مین دریائے جیحون سے عبور کیا گیا لیکن بیچ میدان اوترار کے
جو تین سو میل کے فاصلہ پر سمرقند سے ہے تیمور نے بسبب لاحق ہونے تپ اور
بلا تامل استعمال کرنے برف آب کے اس دار فانی سے رحلت کی — اسطور
سے ملک چین غارت اور بربادی سے محفوظ رہا

مقابلہ درمیان سیرت تیمور اور چنگیز کے

واضح ہو کہ بسبب فتوحات چنگیز خان اور تیمور کے حال ملکون ایشیا کا ایک قرار پر
نرہتا تہا — وہی ملک جو آج ایک کے قبضہ مین ہوتا دوسرے روز اور
کوئی اسپر تصرف کر لیتا تہا — بربادی رعایا کی بہی بباعث قتل و غارت کے
بہت ہوئی تہی — طبیعت ناظرین تواریخ کی مطالعہ حال لڑائیون چنگیز اور
تیمور اور دریافت کرنے واقعات ان شہرون کے جنکو انہون نے تاخت
و تاراج کیا خرسند اور سیر نہین ہوتی — مملکت تیمور کی وسعت مین

ان اضلاع سے بہت زیادہ تہی جسپر چنگیز خان نے دست غارت دراز کیا تہا یہہ سلطنت عظیم جو دریائے ارتش اور دانگا سے خلیج فارس تک اور دریائے گنگ سے دمشق اور بحار جی ملیگو تک تہی مجرد وفات پانے اپنی بانی یعنے تیمور کے زوال پذیر ہو گئی — لیکن بیٹون اور جانشینون چنگیز کے نے اُن ملکون کو جو انہین ارث مین ہات لگے تہے بڑہایا اور وہان حکمران رہے — اوصاف جو مرد جنگی و بہادر مین ہونے چاہین چنگیز خان اور تیمور مین موجود تہے — چونکہ بسبب حاصل ہونے عظمت و حشمت کے شجاعت تیمور کی کم نہوئی اور بباعث واقع ہونے مصائب کے اُسے کسی طرح کا ملال کبہی نہوتا تہا اور جودت ذہن ایسی رکہتا تہا کہ اچہی اچہی تدبیرین اُسے سوجہتی تہین اور اولوالعزمی سے باز نرہتا تہا تو یہہ سب باتین اسکو محرک واسطے خواہش فتح کرنے تمام دنیا کے ہوئین — جب کبہی علم جنگ میدان حرب مین استادہ کیا جاتا تب تیمور قتل اور غارت کے کرنمین اسقدر سنگدلی دکہاتا تہا کہ بیان سے زیادہ ہے — مضمون جو تہے قانون چنگیز خان کا یہہ تہا کہ سوائے اُس دشمن کے جو کمال عجز و التجا سے پیش آوے کسیکو امان ندیجاتے — چنگیز خان اور تیمور دونو اُمّی محض تہے — وہ فقط بسبب نظر کرنیکے اوپر حال موجودات کے تدبیر و تجویز ہر ایک امر کی کیا کرتے تہے — چنگیز خان فقط مغلون کی زبان جانتا تہا لیکن تیمور فارسی اور ترکی زبانون کی بولی مین خوب استعداد رکہتا تہا اور فضلا اور علما کی گفت و گوشنے سے بہت خوش و محظوظ ہوتا تہا — جب شہر شیراز اسکے زیر نگین ہوا تب اُسنے خواجہ حافظ شیرازی علیہ الرحمت کو اپنے سامنے بلوایا — جب وہ روبرو آئے تب تیمور نے پوچہا کہ تمکو استحقاق بخشنے بادشاہی شہرون بخارا و سمرقند

باب چوتہا

وسمرقند کا ایک خال سکے عوض مین جو تمہارے معشوق کے رخسار پر ہے کہان ۱۵۷
سے حاصل ہوا ـــ شعر حافظ شیرازی کا یہہ ہے اگر آن ترک شیرازی بدست
آرد دل ما را بخال ہندوش بخشم سمرقند و بخارا را ـــ خواجہ نے یہہ سنکر
فرمایا کہ کیا میری اس بخشش سے بادشاہ مفلس ہوجاویگا ـــ تیمور اس جواب
معقول سے بہت خوش ہوا اور اُسکو اپنے سایہ حمایت مین رکہا ـــ شہر کاراکورم
مین چنگیز خان اور اسکے جانشین ستہیا کے شکاریون کیسی خوراک یعنے کباب بہیڑ کے
کہاتے تہے اور دُودہ گاے یا گہوڑی کا پیتے تہے مگر اسوقت جب کہ اپنا
طریق یہہ تہا سپاہیون مین زر و سیم ممالک مغلوب کا تقسیم کردیتے تہے ـــ
تیمور کے محل مین بیچ سمرقند کے بعض اوقات ضیافتین ستہیا والون کیسی دیکہنے مین
آتی تہین اور بعض اوقات شان و شوکت دربار ترکستانیون کی نسبت بر وقت
دم لینے کے قتل اور غارت سے جو مطلب اعلے تیمور کا تہا وہ ہنرمند و دستکار
اور صناعون کو سمرقند مین طلب کرتا تہا یہہ لوگ بیچ آراستہ کرنے ایک شہر کے
جو درمیان ویرانہ اور بیابان تاتار کے واقع ہے خوب داد ہنرمندی اور صنعت
کی دیتے تہے ـــ رسولون شاہان فرنگ اور ایشیا کے نے چنگیز خان
کے جانشینون سے بمنت التماس کیا کہ وہ حملہ کرنے سے اوپر انکے علاقون کے
باز رہے ـــ اور بیچ ایک شہر کے جو کنارہ ملک چین پر واقع ہے تصفیہ اسبات
کا ہوگیا کہ پوپ یعنے بڑے پادری کے قلمرو پر تاخت کرنی چاہئے یا نہین
ـــ وکلاء روس و تاتار و ہند اور مصر اور عرب کے جو تیمور کے دبدبہ سے
کانپتے تہے دربار مین جمع ہوئے اور ایک پردہ صورت نگار جو بطور پیشکش کے
ہنری سوم بادشاہ کیسٹیل کیطرف سے گذرانا گیا عمدگی اور خوبی مین تمام

صنعتوں ہنرمندان ایشیا سے جو ریشم پر خوب کام بنا سکتے ہین فایق اور بہتر
تہا — شریعت چنگیزخانی مین ایکبات بہت قابل تعریف کے ہے وہ یہہ ہے
کہ واسطے نواقع ہونے خلل کے امن رعایا مین ہر وقت انتخاب کیا جانے
حاکم اعلےٰ کے یہہ مقرر تہا کہ فقط سلاطین خاندان شاہی اور سردار قوموں کے
انتخاب کیا کرین اور وحشیان ستہیا مین بندوبست اس دہمکی سے رکہا گیا تہا
کہ اگر وہ مرتکب گناہ قتل یا زنا یا حلف دروغی یا چوری ایک گہوڑے یا بیل
کے ہون گے تو وہ مار ڈالے جاوینگے — بیچ عرصہ دم لینے کے لڑائی
سے تیمور نے فریادرسی مظلوموں کی کی — ظالم صوبداروں کو موقوف کردیا
اور ارباب انصاف اور شرع بیچ تمام پرگنوں اپنی سلطنت کے واسطے
دادگستری کے مقرر کئی — چنگیزخان سواے وجود ذات باری کے اور کسیکا
معتقد نہ تہا — باوجود اسکے وہ نصاری اور یہودیوں اور مسلمانوں اور بت پرستوں کو
بیچ انکی تعلیم وتعلم اور نماز وعبادت وغیرہ کے کبہی مانع نہوا — اسکے پادری
اور امام اور برہمن محصول دینے سے معاف تہے — تیمور مسلمان بادشاہ حضرت
علی کے فرقہ مین سے تہا — رعایا اسکی بباعث اسکے کمال توجہ کے طرف
نماز وروزہ اور عادت عبادت کرنیکے تہا گو شہر مین اُسسے بہت صالح اور متقی
جانتے تہے — اسنے سمرقند مین ایک عمدہ مسجد بیچ اداے شکر حق تعالے
کے جسنے بت پرست ملکوں ستہیا کے پر اسکو غالب کیا تعمیر کروائی — دربار مین
بیچ شہر حلب کے جہان علما اہل سنن کے موجود تہے اُسنے ان سے پوچہا کہ
پیرو پیغمبر خدا کے واقع ہین استحقاق پانے نام غازی کا رکہتے تہے یا مقلد
حضرت علی کی — ایک عقلمند شخص نے بطور عبارت قرآن کے جواب اسطور پر

اسطور پر دیا کرنا نام غازی کا بسبب علامتون کے نہین لیا جاتا بلکہ اس لحاظ سے
جو موجب لڑنیکا ہو اور مسلمان دونو فرقون سے جو محض واسطے خدا کے لڑتے
ہین استحقاق حاصل کرنے نام غازی کا رکھتے ہین ۔ تیمور نے خلاف
نفس الامر کے بیان کیا کہ بسبب معروف رہنے امرا شام کے عیش و عشرت
مین اور غفلت کرنے سے انکے بیچ ادائے رسوم اموات کے طبیعت میری
اُن سے متنفر ہے ۔ ایک مقبرہ سنگ مرمر کا جسپر گلکاری کی گئی تھی دمشق
مین اوپر مزار مقدس بی بیون پیمبر کی بنوایا ۔ خونریزیان اور ظلم چنگیز خان کی
اسقدر کثرت سے تھے کہ مورخ نے دیدہ و دانستہ انکا ذکر قلم انداز کر دیا اور
دریافت کرنا انکا ناظرین تاریخ کے فہم پر چھوڑا ۔ تیمور نے باشندگان
دمشق سے جو اسکے روبرو سر زمین پر جھکائے ہوئے تھے کہا کہ دیکھو مین ایک
مسکین لنگڑا اور ناتوان انسان ہون اور ظالم نہین اور خدا شاہد ہے کہ جتنے
لڑائیان مین لڑا ہون انہین میری طرف سے پہلے مبادرت نہین ہوئی ۔ لیکن
حقیقت مین لاکھون آدمی اسکے حکم سے قتل ہوئے تھے اور ہر ایک بڑا
شہر مشرق کا برسون تک اوجاڑ اور بیچراغ رہا ۔ جس جس طرف وہ فتح
کرتا جاتا تہا انبار عظیم مقتولون کا وہان نظر آتا تہا ۔ اسنے دو بڑے منار
آدمیون کے سرون سے بنوائے تھے اور انکو دیکھکر بہت خوش ہوا تہا
ایک منارہ انمین سے ایک لاکھ سر کا اس راہ پر بنا تہا جو دہلی کو جاتے
تھے اور دوسرا نوے ہزار سر کا اس مقام مین جہان بغداد واقع تہا ۔
ایرانی ان حرکات سے بہت برہم ہوئے اور انہون نے چند مغلون کو کوچہائے
اصفہان مین مار ڈالا اور اپنی اس حرکت بیجا سے بہت نادم ہوئے ۔

کہو پریان ستر ہزار ایرانیون کی بیچ بڑے بڑے چوکون شہر کے بشکل برجون
کے ایک پر ایک چنی گیین

چوتہا بیان سلطنت خاندان سلجوقی کا سنہ ۱۰۳۸ سے ۱۰۹۲ تک

حاکم ایک بڑے ضلع ایشیا کے جو درمیان دریائے سندہ اور بوسفرس کے
واقع ہے جنہون نے سلطنت خاندان غزنوی کو تاتار اور ایران مین فتح کرلیا اصل
مین اُس قوم سے پیدا ہوئے تہے جو بیچ میدانون خوزیر کے طرف شمال یا یل
بمشرق بحر روس کے واقع ہے ــ یہہ لوگ ترک یا ترکمان کہلاتے تہے
ــ اول انہون نے نقل مکان دسوین صدی مین کی ــ امور سلطنت بموجب
رائے امیر دیکاک کے جو مشیر تدبیر تہا جاری ہوتی تہی ــ بعد وفات پانے
دیکاک کے سلجوق اسکا بیٹا سردار سپاہ شاہی کا ہوا ــ لیکن بسبب اسکے
کہ سلجوق بہت خواہش دریافت کرنے حال حرم سرا اور اُس مقام کی رکہتا تہا
جہان شاہزادے پرورش پاتے تہے بیگمات کو بہت غصہ آیا اور ایک عورت کا
غصہ باعث ترقی اور تنزل سلطنتون کا ہوگیا ــ ایک نے بیگمات مین سے
جس پر نظر التفات بادشاہ کی بہت ہی تہی بادشاہ کو لہکایا ــ اسکے کہنے سے
سلجوق معرض عتاب شاہی مین پڑگیا ــ اس سبب سے وہ مع اپنے
کنبے اور دوستون کے وہان سے بہاگ کر ان ضلعون مین چلاگیا جو متصل سمرقند
کے تہے ــ ان تاتاریون نے مانند اکثر آدمیون اپنے ملک کے بیچ نقل
مکان کرنے کے جنوب کیطرف مذہب اسلام کو اختیار کرلیا خواہ تو بسبب
اعتقاد لانیکے اس پر خواہ بباعث اولوالعزمی کے ــ رفقا سلجوق کے
زیادہ ہوگئے اور اسکا مقر ہتیار دار اسطے تمام ان لوگون کے ہوگیا جو قرب

قرب وجوار کے ملکون سے بہاگ گئے آتے تہے — اور چونکہ ان سب مین خواہش فتح اور غارت کی پائی جاتی تہی تو امتیاز کرنا بیچ خاص عادات و اطوار ہر ایک فرقہ کے انمین سے متعذر تہا

ذکر سلطنت طغرل کا سنہ ۴۲۹ سنہ ۱۰۳۸ سنہ ۱۰۶۳

بڑی بڑی تدبیرین جو سلجوق نے کی تہین اُسکے مرنے سے موقوف نہو گئین — شجاعت طغرل بیگ اور جغر بیگ اسکے دو پوتون کے سبب انکے لڑتے رہنے کے حکام ماوراء النہر سے دور دور تک شرق مین مشہور رہے — سلطان محمود غزنوی نے اندیشہ کے باعث یا دریافت کرنے کے واسطے یہہ بیان کیا کہ مین قوت و طاقت انکی فوج کی معلوم کرنی چاہتا ہون — اسنے اسرائیل سلجوق کے بیٹے کا اپنی دربار مین بہت اعزاز کیا اور اسکو اپنے پاس تخت پر بٹہا کر پوچہا کہ اگر ضرورت کی صورت مین مجہے احتیاج مدد کی پڑے تو تم کسقدر سوار میری اعانت کے لئے بہیج سکتے ہو — اسرائیل نے جس پاس ایک جوڑی تیر کی بیچ ترکش کے موجود تہے جو اسکے کندہے سے لٹکتا تہا ایک تیر روبرو محمود کے رکہدیا اور کہا کہ اگر آپ اس تیر کو بیچ مقر ہماری قوم کے بہیجدین گے تو فوراً ایک لاکہہ سوار آ موجود ہون گے — اسپر محمود نے کہا کہ اگر ایک لاکہہ سوار کفایت نکرسے تو کیا ہوگا — اسرائیل نے سنکر دوسرا تیر بادشاہ کے ہات مین دیا اور کہا کہ اس تیر کے بہیجنے سے پچاس ہزار سوار اور واسطے آپکی مدد کے آجاوین گے — اسبات پر محمود نے اپنی تردد خاطر کو اس سے مخفی رکہہ کر کہا کہ اگر مجہے ضرورت مدد تمہاری تمام فوج کی ہو تو کیا تدبیر کیجاوے — یہہ سنکر اسرائیل نے اونپا ترکش پایہ تخت پر رکہدیا اور محمود سے کہا آپ خاطر جمع رکہئے کہ بمجرد

بہیجے اِس ترکش کے ترکستان مین دو لاکہہ سوار آپ کی خدمت مین حاضر ہون گے — القصہ نہان رسم دوستی کا ایسے زبردست ہمسایہ سے محمود کو متعذر معلوم ہوا اسنے اُسکے لشکر بیقیاس کے حال سے سراسیمہ ہوکر حکم دیا کہ اسرائیل دایم الحبس رہے — محمود نے یہہ حرکت ظلم ناحق کی اپنے مہمان پر جسنے اُسے کچہہ تکلیف نہ دی تہی کی

غلبہ طاقت محمود کا اسقدر تہا کہ ترکمانون نے خواہش انتقام کو ظاہر نکیا — اُسکے بیٹے اور جانشین مسعود نے بہی مدت دراز تک ارکان سلطنت کے نصایح کو پذیرا نکیا — وہ اکثر اُسے سمجہا تے تہے کہ اعداے مملکت ابتدا مین مانند ایک گروہ چیٹیون کے تہے — اب بطور چہوٹے سانپون کے ہین اور اگر جلد انکے مارنے کی تدبیر نکیجاویگی توانمین زہر افعیون کا سا ہو جاویگا اور وہ اژدہا کی مانند ہو جاوین گے — لیکن جب مسعود نے دیکہا کہ اعدا اکثر دریاے جیحون سے گذر کر خراسان پر تاخت کرتے ہین تو وہ اندیشناک ہوا اور حکم دیا کہ وہ بار دیگر میرے علاقہ مین قدم نرکہین اگر عدول حکمی کرین گے تو سزا پاوین گے — لیکن یہہ واضح ہے کہ اولوا العزم مخالف دہمکیون سے نہین ڈرا کرتا ہے — بعد کئی بار کے صلح وخصومت اور فی الجملہ شکست وظفر پانے نامیون سلطان مسعود کے ایک لڑائی میدان زندیکن مین واقع ہوئی جس سے فساد نے اختتام پایا — زندیکن ایک گانو ہے نزدیک قصبہ میرو کے جسمین روئی بہت بکتی ہے — فردوسی طوسی مورخ عجم بیان کرتا ہے کہ مسعود نے عنان اپنے گہوڑے کی اُسطرف جہانکہ کثرت مبارزون کی تہی پہیر کر تن تنہا اپنے تئین اُنپر ڈالا اور ایسی داد جلادت وتہور کی دی کہ کبہی بادشاہ نے پہلے نکی تہی — چند اُسکے

شکست پانے غزنویون کا اور مغلوب ہونے ایران کا ۱۰۳۸

باب چوتھا

اُسکے رفیقون نے جو اُسکے کہنے سُننے اور دیکھنے اُسکی جرأت کے کامون اور غیرت
مردانگی سے بردل ہو گئے تہے اس معرکہ مین ایسی امداد و اعانت اُسکی کی کہ جسطرح
اسنے تلوار چلائی دشمن نیست و نابود ہوئے یا بہاگ گئے — جسوقت کہ وہ
فتح دشمن پر حاصل کرنے کو تہا اور بار در پئے اُسکی خرابی کے ہوا اسواسطے
کہ بروقت نظر کرنیکے پس و پیش اپنی اُسنے دیکہا کہ تمام اُسکی فوج سواے
اس گروہ کے جسکا وہ خود اسوقت سردار تہا میدان حرب سے بہاگے جاتی
تہی — القصہ اس جنگ عظیم میدان زندیکین نے ایران مین بنیاد سلطنت
گلہ بانون تاتار کی ڈالی — یہہ لوگ مظفر و منصور قدیمی شہر نشاپور مین داخل
ہوئے اور انکے سردار نے بر عام تخت و تاج شاہی پر تصرف کیا اور
اپنے نام کا سکہ ڈالا — مسجدون مین خطبہ اسکے نام کا پڑہا گیا — جلد بعد
اس کے مسعود نے اس جہان گذران سے رخت سفر کا باندہا —

ذکر ترکان سلجو... کے تقویت کا خلیفہ بغدا... سنہ ۱۰۵۵

ترکمانون نے شہر بلخ اور ضلع خوارزم کو پامال کردیا اور تمام عراق عجمی کو
مسخر و مطیع کرلیا — خلیفہ بغداد بسبب ظلم خلفاے مصر اور امیران شام
کے مغلوب ہو گیا تہا — ایک شخص صاحب طاقت واسطے حمایت بغداد
دار الخلافہ اہل اسلام کے درکار تہا — بسبب خداپرست ہونے طغرل کے
جسکو رعایت مذہب کی بہ نسبت پاس اپنی شان و عظمت کے زیادہ منظور
تہی اور جو اس جہت سے ہیچ تمام ممالک مفتوحہ اپنے کے بیشتر تعمیر کروانے
بادشاہی محلون کے ایک مسجد ضرور بنوایا کرتا تہا خلیفہ قایم نے اُسکو
اپنا نایب اور ایران ملکون کے نامزد کیا جہان مذہب اسلام شایع تہا

ذکر نایب ... ہونے ... ممالک

— بادشاہ ایران نے فوج اپنی ملک شام مین لیجاکر خلیفہ بغداد کو

پہر اسکی حکومت پر مستقل کر دیا — واضح ہو کہ جسطرح سے پادری اعلےٰ نصاری کے سنے شارلمین کو اوپر مرتبہ سلطنت ممالک مغربی کے بنام حامی کلیسا کے ممتاز کیا تہا اسیطرح خلیفہ بغداد نے بہی طغرل کو حاکم ممالک اسلام اور اہل اسلام کا قرار دیا — طغرل دجلہ سے کشتی پر روانہ ہوکر اوپر دروازہ ریکا کے اوترا اور گہوڑے پر سوار بغداد مین تجمل تمام داخل ہوا — جب نزدیک زینہ مکان بادشاہی کے پہونچا تب پیادہ پا ہوکر ہمراہ امیرون کے بے ہتیار دیوان عام مین گیا — خلیفہ پیچہے سیاہ پردہ کے بیٹہا تہا اور لباس سیاہ موافق طریق عباسیون کے پہنے ہوے تہا اور ہاتہ مین عصاے خلافت تہی — جب طغرل نزدیک تخت کے آیا تب اوسنے زمین کو بوسہ دیا اور تہوڑی دیر سر بسجدہ رکہہ کر خلیفہ کے پاس گیا — ایک وزیر اور ایک ترجمان اوسکے ساتہہ تہا — بعد بیٹہنے طغرل کے ایک اور تخت پر ایک عہدہ دار مقرری نے حکم خلیفہ کا سب کو پڑہہ سنایا — مضمون اسکا یہہ تہا کہ ہمنے طغرل کو حاکم ممالک اسلام اور اہل اسلام کا کیا — بڑی رسم بدلنے کی خلعتون کی جو ایشیا مین رایج ہے اسوقت بہی عمل مین آئی — سات خلعت ایک بعد دوسرے کے اوسے پہنائے گئے اور سات غلام سات ملکون کے جو مطیع و منقاد خلیفون کے تہے پیشکش مین دیے گئے — ایک پردہ جو مشک سے معنبر کیا گیا تہا اور دو تاج بطور نشانی اسکی حکومت کے عربستان اور ایران پر اسکے سر پر رکہے گئے — بعد اسکے خلیفہ نے ایک تلوار مینا کار اسکی کمر سے باندہ دی اور اسکو دوبارہ سجدہ کرنے سے منع کیا لیکن اسنے دوبار خلیفہ کے ہاتون کو بوسہ دیا

باب چوتها

بوسه دیا — بعد اسکے ایک اور تلوار خلیفه نے اسکو دی اور آخر کو قاصدون نے
اسکو بادشاہ مشرق و مغرب مشہور کیا — بسبب شادی کی جا نے خلیفه کی طغرل
کی بہن سے اور داخل ہونے نام سلطان کے خطبه مین اتحاد کامل دونون مین ہوگیا
— لیکن بمجرد روانه ہونے طغرل کے بغداد سے ایران کو رعایا خلیفه کی پہر متمرد
اور سرکش ہوگئی — خلیفه کو بغداد سے نکال دیا اور نام مستنصر بالله خلیفه مصر کا
خطبه مین پڑہا جانے لگا — خاندان عباسیون سے بتجربه یہه اقرار لیا گیا که جو جو اوصاف
خلیفه مذہب اسلام کے واسطے ضروری ہین وہ مستعصم بالله مین موجود تہے —
لیکن بادشاہ ایران نے پہر بغداد مین آکر خلیفه قایم کو دشمنون کے ہات سے
رہائی دی اور بہت اعتقاد سے پیادہ پا لگام خلیفه کے خچر کی پکڑ کر بندی خانه سے
اسکو محل دربار مین لایا طغرل نے قصد نکاح کرنیکا ساتہه ایک بیٹی خلیفه کی کیا
لیکن چونکه شادی خلیفه کی بیٹی کی بادشاہ سے مناسب نه تہی اسلئے ملتوی رہی
— طغرل نے اسپر بہت تکرار کی اور خلیفه کی طرف سے بہی بہت جواب
صاف ہوئے آخر کار طغرل نے آمدنی ممالک خلیفه کی اپنے خزانه مین جمع کی
تب خلیفه نے ناچار ہوکر نکاح بیٹی کا قبول کیا — نسبت شہر تارس مین قرار
ذکر اسکی وفات کا — پائی اور بغداد مین نکاح پڑہا گیا — تہوڑے عرصه بعد نکاح کے طغرل مر گیا
— مورخ محمدی تعریف اسکی ہوشیاری اور نیکی اور رحم کی بہت لکہتا ہے
١٠٦٣ ذکر سلطنت الپ ارسلان کی — — الپ ارسلان اسکا بہتیجا اسملک پر جو درمیان جیحون اور دجله کے واقع
ہے فرمان روا ہوا — پہلا کام الو العزمی اس بادشاہ کا یہه تہا که اسنے
ذکر جنگ کے ساتہه یونانیون کے — خبد کو جو ماورالنہر مین ہے مطیع و فرمان پذیر اپنا کیا — لیکن اسکی لڑائی ساتہه
بادشاہ یونان کے بالتخصیص قابل بیان اور توجه کے ہی — ترکون نے

بیچ ایام طغرل کے جارجیا اور آرمینیا مین تاخت اور یورشین تہوڑی تہوڑی کی تہی اور
غارت گری عمل مین لائے تہے لیکن اسکے بہتیجے نے ان دونو ملکون کو بالکل
فتح کرلیا تہا ملک آرمینیا بالکل نیست و نابود کیا گیا اور بزدل نصرانیون جارجیا کے سنہ ۱۰۶۹
نے اپنے طلائی زیور گردن اور ہاتون کے بعوض گردن لوہے کے جو علامت
متابعت کی تہی دے دئے — ڈائی اوجی نز شاہنشاہ روم نے قصد
نکال دینے ان وحشیان سیتہیا کا اپنی قلمرو مین سے مصمم کیا — تین متواتر لڑائیون مین
بہتیرے پرگنہ جو یونانیون سے چہن گئے تہے پہر لے لئے — آخرکار الپ ارسلان
نے اس اندیشہ سے کہ مبادا اسکی سلطنت موروثی مین بہی خلل واقع ہو اپنے
امیرون سے اختیار لے لیا اسلئے کہ انہون نے بزدلی اور غفلت سے کچہ کار
شایستہ نکیا اور تینتیس یا چالیس ہزار سوار ہمراہ لیکر آرمینیا مین واسطے مقابلہ
فوج ڈائی اوجی نز کے جو اسکی سپاہ سے بہت زیادہ تہی روانہ ہوا —
ڈائی اوجی نز نے ناہوشیاری کے سبب سے اپنی فوج کو کئی رسالون مین
منقسم کر رکہا تہا اور شکست کہانا بیسیلیکس کا جو ایک اسکے سپہ دارونمین سے
تہا اور بہاگ جانا ازی ایک طایفہ مالڈ.. لو یا کا دال اوپر مآل بد اسکے
کے تہا — باوجود ان خرابیون کے ڈائی اوجی نز دشمن کو حقیر و زبون
جانتا رہا — الپ ارسلان نے اس کو شرائط صلح کی جو اسکے لئے مفید تہین
پیش کین — اگر ڈائی اوجی نز ان پر راضی ہوجاتا تو باعزت آبرو بیچ رہتا
لیکن اسکے ذہن مین یہہ بات سمائی تہی کہ الپ ارسلان نے ڈر کر شرطین
آشتی کی پیش کی ہین — اس خیال سے ڈائی اوجی نز نے اسکے ایلچی
کو یہہ جواب دیکر رخصت کیا کہ اگر وحشی بادشاہ یعنے الپ ارسلان کو

۱۰۷۱ء کو صلح کرنی منظور خاطر ہے تو وہ اُس مقام کو جہان بالفعل ہی خالی کرے اور اپنا
مشہور اور محل شاہی ملک گری کا جو دار الخلافہ شاہان نسل سلجوق کا تہا بطور ضمانت
اپنی راست گفتاری کے میرے حوالہ کردے — الپ ارسلان نے اِس
اِس طعن آمیز جواب سے برہم ہو کر طیاری جنگ کی کی — جمعہ کے روز نماز کے
وقت اُسنے کچہہ آنسو گرائے اِس خیال سے کہ اب لڑائی مین مسلمانون کا خون
ضرور ہوگا — اُسنے منادی کردی کہ جسکو لشکر مین سے جانا منظور ہو وہ چلا جاوے
— کمان و تیرون کو پہینک دیا اور تلوار گرز کو لیکر گہوڑے کی دم کو باندہ دیا
اور جامہ سفید پہن کر کہا کہ اگر مین مغلوب ہو جاؤن تو اِسی جگہ میری قبر بنائی جاتی
— فوج یونانیون کی ترکی سوارون مین گہس گئی لیکن دائی اوجی نز کے لشکر
کے گرد دیوار یا فصیل کچہہ نہ تہی اور اسکو اندیشہ دامنگیر ہوا کہ مبادا سوار جو غارت
کرتے پہرتے تہے اور جنہون نے اپنے تئین اسکے حملون سے بچا رکہا تہا اسپر
حملہ کرین — رسالے جو پاس دائی اوجی نز کے تہے تامل پیچہے ہٹے لیکن اور
فوج اسکی جو فاصلہ پر تہی حکم بازگشت کا لشکر یلے اسکہ باعث مراجعت سے
آگاہ ہو سراسیمہ ہو کر بہاگی — انڈرونی کس ایک شاہزادہ قسطنطنیہ کے نے
جو دشمن ڈائی اوجی نز کا تہا اِس سراسیمگی کو اور زیادہ کیا — ترکون نے
اِس حالت پریشانی اور ماندگی مین دشمن پر تیر باران کیا اور یونانیون کی فوج
چہاول کو احاطہ کرلیا — دائی اوجی نز کمال دلیری سے اپنے تئین بچاتا رہا
جب تک کہ ایک گروہ کثیر نے اِس پر غلبہ پاکر اسکو باندہ لیا — ایک غلام
جسنے دائی اوجی نز کو تخت قسطنطنیہ پر دیکہا تہا اور ایک سپاہی نے اُسکے
مین در باب گرفتار کرنے اِس بادشاہ کے جہگڑا کیا یعنی ہر دو اِدعا اِن

ذکر شکست پانے اور اسیر ہونے دائی اوجی نز شاہ یونان کا

 دونون مین سے یہہ کہتا تہا کہ مینے بادشاہ کو اسیر کیا ہے نہ یہہ سپاہی ایسا گبرا تہا کہ بروقت موجودات نے اپنی فوج کی صباح روز جنگ کے نام اسکا فہرست مین داخل نکیا جاتا مگر بسبب اسکے کہ سلطان کے ایک نایب فوج نے خواہ چہ خواہ ہنرل کی راہ سے کہدیا تہا کہ ڈائی اوجی نز اسی سپاہی کے ہاتون پر گرفتار ہوگا وہ فہرست سپاہ مین داخل کیا گیا — الپ ارسلان کو یقین نہ آیا کہ ڈائی اوجی نز گرفتار ہوا ہے — لیکن جب بعضے ترکون نے جو بطور ایلچیون کے قسطنطنیہ کو بہیجے گئی تہی اسکو پہچان لیا اور بسی لیکس نے اس کم بخت بادشاہ کے پانو کو بوسہ دیا تب الپ ارسلان کو یقین ہوا کہ وہ ڈائی اوجی نز ہی ہی

ذکر عالی ہمتی الپ ارسلان کا بسات ڈائی اوجی نز کے

ترکون مین ایک رسم مقرر یہہ تہی کہ اگر کسی بادشاہ کو اسیر کرتے تو اسکی گردن پر پانو رکہدیتے تہے لیکن یہہ تحقیق نہین ہے کہ ڈائی اوجی نز کے باب مین بہی اس رسم کو سلطان ترکون کے نے برتا یا نہین اسواسطے کہ یونانی اور عربی مورخین کی تحریر مین بیچ اس مقام کے اختلاف واقع ہے اگرچہ اسبات کو دونو نے بالاتفاق لکہا ہے کہ الپ ارسلان گہوڑے سے اوترکر تین بار بہت تپاک سے بادشاہ سے بغلگیر ہوا اور کہا کہ تو خاطر جمع رکہہ کہ تیری زندگی اور توقیر وعزت مین کسی طرح سے تکلیف وخلل واقع نہونے دونگا اسلیے کہ مین درجہ اپنے ہمسرون اور مساعدت اور ناسازی اقبال کیسی خوب واقفیت رکہتا ہون — القصہ آٹہہ روز تک دونو بادشاہون مین بے تکلف اور دوستانہ گفت وگو رہی — اس عرصہ مین الپ ارسلان نے کبہی ایک لفظ طنز کا زبان پر نلایا اور نہ نگاہ تحقیر سے اسکی طرف دیکہا بلکہ اسنے اسکی رعیت کو بہت ملامت کی اسلیے کہ وہ اپنے بہادر بادشاہ کو خطر کے وقت مین تنہا

 تہا چہوڑ کر بہاگ گئے تہے اور دائی اوجی نز کو بالفاظ مناسب اور پر غلطیون کے
جو اُسس سے بیچ آداب جنگ کے ظہور مین آئی تہین مطلع کیا — شروع گفتگو سے
صلح مین الپ ارسلان سنے دائی اوجی نز سے پوچہا کہ تو نے توقع کسطرح سے
سلوک کیا جانیکی مجہسے کی تہی — دائی اوجی نز کے جواب بے تکلفی سے یہہ
معلوم ہوتا ہے کہ وہ بیباک آدمی تہا اسنے یہہ جواب دیا کہ اسے الپ ارسلان
اگر تو بیدرد ہے تو مجہے مار ڈالیگا — اگر غرور پر اپنے آویگا تو مجہے گاڑی
کے پہیون سے باندہ کر کہچوادیگا — اگر اپنے فایدہ پر نگاہ کریگا تو فدیہ لیگا
اور مجہے پہر بحال کر دیگا — یہہ سُنکر الپ ارسلان نے پوچہا کہ اسے دائی اوجی نز
اگر بالفرض تو فتحمند ہوتا تو مجہسے کسطرح پیش آتا — اسکے جواب مین اسنے
ایسی بات کہی جو خلاف دانائی اور احسانمندی کی تہی یعنے اسنے غضب مین آکر
یہہ کہا کہ اگر مین ظفریاب ہوتا تو تجکو بہت سے کوڑے مارتا — الپ ارسلان
یہہ جواب سُنکر ہنس پڑا اور کہا کہ نصرانیون کے قوانین سے عزیز جاننا دشمن کا
اور عوض نہ لینا تکلیفون پائی ہوئی کا مناسب ہے پس مین وہ کام نکرونگا
جسکو مین خود بُرا جانتا ہون — الحاصل الپ ارسلان نے دائی اوجی نز کو رہائی
دیکر اس سے صلح کر لی اور شرطین صلح کی یہہ تہین کہ نکاح دائی اوجی نز کی بیٹی کا
ساتہہ ملک شاہ بیٹے الپ ارسلان کے کیا جاوے اور دائی اوجی نز دس لاکہہ
اشرفی ادا کرے اور تمام مسلمان پہر محکوم و مطیع یونانیون کے ہوجاوین
بعد دستخط کرنے کے ان شرائط پر دائی اوجی نز
نے پہر اعزاز بادشاہی حاصل کیا — الپ ارسلان نے اسکو ایک تخت پر
بٹہا کر زادراہ سفر قسطنطنیہ کا اسکو دیا اور بہت سے امیرون کو جو قید تہے

۱۷۰ بعد بخشنے خلعتون کے اسکے ہمراہ کر دیا — لیکن بدبختی ڈائی اوجی نز کی سے الپ ارسلان
کی فیاضی اسکے حق مین بیفایدہ ہوگئی — تفصیل اسکی یہہ ہے کہ بزدل یونانیون
نے بباعث مقید ہوجانے دائی اوجی نز کے اسکی اطاعت سے برگشتہ ہوکر
کسی اور کو بادشاہی خاندان مین سے تخت پر بٹھایا تھا — دائی اوجی نز نے
بمشکل تمام دو سو اشرفی جمع کرکے الپ ارسلان پاس بھجین اسلئے کہ اس سے
زیادہ وہ بالفعل بسبب گھٹ جانے اپنی حکومت اور اقتدار کے فراہم نکر سکتا تھا
— جب دائی اوجی نز قسطنطنیہ کو جاتا تھا تب بادشاہ آرمینیا نے جسکی پیشتر
شاہان قسطنطنیہ خبرگیری کرتے تھے اور جسکے علاقہ کی حفاظت کے لئے
دائی اوجی نز بادشاہ ترکون سے بجنگ پیش آیا اس سے بہت بدسلوکی
کرکے اسے تا دم آخر ایک معبد مین مقید رکھا

الپ ارسلان نے بیچ ترقی اور بہبود خاندان سلجوق کے کوشش تمام کی تھی
— اچھے اچھے ممالک ایشیا کے اسکے زیر نگین تھے — بارہ سو بادشاہ
یا سردار روبرو اسکے تخت کے کھڑے رہتے تھے اور دو لاکھ سپاہی
ذکر اسکی مہم اسکی فوج مین داخل تھے — اب الپ ارسلان کے آرزوے خاطر یہہ تھی
کا ترکستان پر کہ تمام ترکستان کو جو ابتدا مین پایۂ تخت خاندان سلجوق کا تھا مطیع و مسخر
اپنا کرے — لڑائی ساتھ یونانیون کے آخر ہوگئی تھی اور مغرور امیر شام کے
دار الخلافہ اسلام مین اسکے نام کا بطور نایب خلیفہ کے بیچون و چرا ادب
کرتے تھے — بغداد سے وہ جیحون کو گیا اور بیس دن کے عرصہ مین سنہ ۱۰۷۲
اسکی فوج پل سے گذر کر شمالی کنارون دریائے مذکور پر پہنچی — لینا
قلعہ برزم قلعہ برزم کا الپ ارسلان کو ضروری تھا — یوسف خوارزمی قلعہ دار نے
قلعہ برزم تا

نے اپنی بہادری اور مردانگی سے قلعہ کی حفاظت مین سعی کی کہ بجز بہت سے ۱۷۱
فنون کے وہ مسخر نہین ہو سکتا لیکن الپ ارسلان نے قلعہ کو ڈہوا کر زمین
سے ہموار کروا دیا اور قلعہ دار بطور ایک بندی کے روبرو سلطان اور اوسکی
سپاہ مجتمع کی لایا گیا — الپ ارسلان نے بسبب اسکے مقابلہ مشدید کے
برہم ہو کر اوسکے سینہ زور ہونے پر بہت ملامت کی — قلعہ دار نے ایسے
سخت جواب سلطان کو دئے کہ بہت نامناسب تہے — جب سلطان
نے حکم مارا جانے قلعدار کا چار تیز نوک کی لکڑیون پر دیا تب وہ بیباک ایک
خنجر اپنے موزہ مین سے نکال کر طرف تخت شاہی کے دوڑا اور حاضران
پایہ تخت اوسکے روکنے پر مستعد ہوئے لیکن سلطان نے اسکو منع کیا اور اپنی
مشق تیراندازی پر اعتماد کر کے ایک تیر کمان سے چھوڑا مگر اوسکا پانو
پہسلا اور تیر اسکا جو کبھی خالی نجاتا تہا اس وقت حریف پر نہ لگا — یوسف
نے اپنا خنجر سلطان کے دل پر مار کر بے پہنچے کسی طرح کے اذیت کی سپاہیون
کی صف مین سے گذار کیا اور بعدازان ایک متبذل سے آدمی کے ہاتون سے
مارا گیا — باتین جو وقت مرنے کے الپ ارسلان کی زبان سے نکلین
بادشاہون کے لئے بہت عبرت بخش ہین — وہ یہہ ہین کہ مجھے آج
یاد آیا کہ لڑکپن مین ایک دانا نے مجھے نصیحت کی تہی کہ سر تکبر آگے خدا
کے نہ اٹھا اور اپنی طاقت پر اعتماد نہ رکھہ اور دشمن کو کبھی حقیر نہ جان گو
بظاہر وہ کیسا ہی ضعیف معلوم ہو — دشمن نتوان حقیر و بیچارہ شمرد
اس نصیحت کو مین پیری مین بہول گیا اور اسکا ثمرہ خوب پایا — کل بسبب
کثرت اور قوت اپنی سپاہ کے مین ایسا بلند مرتبہ تہا کہ کسی کو [illegible]

ذکر وفات الپ ارسلان کا سنہ ۴۷۲

 ایشیا مین سے نسبت برابری کے مجھسے نہ تھے — آج اپنی ہی ذات کی قوت پر
اعتماد کرکے ایک قاتل کے ہاتھ سے جان اپنی کہوئی — دبدبہ بادشاہی
اور طاقت جسمانی اور عقلمندی احکام قضا کے روبرو کچھہ کام نہین آتی اور مین
بسبب اپنی جسارت کے جان دیتا ہون — القصہ جب وہ مرگیا تب اسکو
بیچ گورستان خاندان سلجوق کے جو میرو مین بیچ خراسان کے ہے دفن کردیا اور
اور اسکی لوح مزار کی تحریر سے مسافرین اور ناظرین کو اسبات سے آگاہی
ہوجاتی تہی کہ عظمت و مکنت دنیوی جو انسان حاصل کرتا ہے بے ثبات
و ناپایدار ہین — مضمون عبارت کا جو اسکی لوح مزار پر لکہی تہی یہہ تہا کہ وہ
لوگ جنہون نے عظمت وجلال اور شان و اقتدار الپ ارسلان کا دیکہا ہے
میرو مین جاکر ملاحظہ کرین کہ وہ اب زیر زمین مدفون ہے
ن اسکی نام الپ ارسلان کا جو زبان ترکی مین بمعنی شیر ببر کے ہے اس سلطان ترکون کو
رت کا بہت مناسب و زیبا تہا اسواسطیکہ میدان حرب و ضرب مین بہت تندی
اور خونریزی اس سے ظہور مین آتی اور بسبب رحم کرنے کے ڈاہی وحی نز
پر اسکی عالی ہمتی شیر ببر کیسی ظاہر ہے — حق تعالی نے صورت
اسکی ہولناک بنائی تہی جو سبب بہت بڑی ڈاڑہی اور گہن کے بالون کے
عجیب و غریب معلوم ہوتے تہے — عمامہ اسکا اسقدر بلند تہا کہ اسکی
نوک سے ڈاڑہی کے آخر تک قریب تین ہاتھ کے فاصلہ تہا —
شجاعت ترکون کیسی اسمین موجود تہی اور جوش مذہبی اسپر علاوہ
— انصاف اور فیاضی نے اسکو سب کے نزدیک عزیز الوجود کردیا
ا — جبکہ الپ ارسلان حدود اپنی سلطنت کی بڑہاتا تہا اسیوقت

باب چوتھا

اسوقت نظام الملک اُسکے وزیر نے جسکا ذکر تواریخ ایشیا مین بہت مذکور ۱۷۳
ہے علم و فضل کی ترقی مین سعی کی — اُسنے علما اور فضلا کی بہت حمایت اور
دستگیری کی بیچ بڑے بڑے شہرون شام اور ایران کے جہان کہ الپ ارسلان
کے نام کا بہت ادب کیا جاتا تھا مدرسے تعمیر کروائے

ذکر سلطنت ملک شاہ کا ۱۰۷۲ سنہ ۱۰۹۲

بروقت حاصل ہونے ایک فتح کے جب کہ دل سب آدمیون کا اُسکی اطاعت
کرنے پر راغب تھا الپ ارسلان نے اپنے امیرون سے عہد کروا لیا کہ وہ
ملک شاہ اسکے سب سے چھوٹے بیٹے کے جو بعد اسکے جانشین ہوگا فرمان
بری اور اطاعت کرین گے — بعد وفات پانے الپ ارسلان کے
وزیر نظام الملک کی سعی سے امرا سلطنت اپنے عہد پر استوار رہے اور
ملک شاہ کو سلطان بنایا اور المقتدی خلیفہ مذہب اسلام کے نے پیغام
بھیجے عہدہ حامی دین اسلام اور لقب حاکم مسلمانون کا اسکو پہنچایا یہہ لقب
اسوقت تک کسی مسلمان بادشاہ کو دیا گیا تھا — لیکن مطیع و فرمان بر ہونا
رعایا کا اور بہتر سمجھنا خلیفہ کا اسکے بادشاہ ہونیکو مانع سرکشی کو نہوے —
کاوردیچا سلطان کے چچا نے جو صوبہ دار کرمان کا تھا علم سرکشی کا کھڑا کیا
اور ایک جم غفیر لیکر کرج مین آپہونچا — ملک شاہ بسرداری اُن جنگ آزمودہ
سپاہیون خراسان کے جنہون نے نام اُسکے باپ کا اپنی دلاوری سے زندہ
جاوید کر دیا تھا میدان کارزار مین آیا اور داد جلادت اور تہور کی دیکر نام پیدا
کیا اور دشمن کو زندہ اسیر — ذکر اس لڑائی کا جسمین بہت خونریزی
ہوئی تواریخ ایران مین مندرج ہے — جوانان کار آزمودہ نے
شکایت کمی تنخواہ کی کر کے یہہ کہا کہ اگر ہمارا مرسوم زیادہ نکیا جاویگا

تو ہم ہندکا ورد کورنائی دیکر تخت شاہی پر بٹہا دین بگے — واضح ہو کہ ممالک مشرقی مین خنجر ایک قاتل کا بہ نسبت تدابیر مدبرون کے زیادہ تاثیر پیدا کرتا ہے — غرض اس تقریر سے یہہ ہے کہ مالک شاہ نے اپنے چچا کو فوراً مروا ڈالا اور سپاہ پہر اسکی مطیع و فرمان پذیر ہوگئی

ذکر ملک شاہ کی حکومت کا

مالک شاہ تمام اپنے عصر کے فرمان روایون سے ممتاز تہا — سلطنت ایران اسکے زیر فرمان تہی — امیران شام اُسکا ادب کرتے اور باج دیتے تہے — اُسکا صوبہ ماوراء النہر کا بطور ہندی کے اصفہان مین جو دار الخلافہ شاہان نسل سلجوق کا تہا اور پڑہنا اُسکے نام کے سکہ کا کاشغر مین دلیلین وسعت اسکی حکومت و فرمان روائی کی تاتار مین تہین — مکہ اور مدینہ اور اورشلیم اور بغداد اور رے اور اصفہان اور سمرقند اور بخارا اور کاشغر مین ہر روز واسطے تندرستی مالک شاہ کی دعائین پڑہی جاتی تہین — اس بادشاہ کی سلطنت مین اس اس طرح کے واقعات ظہور مین آئے کہ دونو حکما اور مورخین کو بہت دلکش معلوم ہوتے ہین — اب ہم تفصیل تبدل اور تغیر ملکون کیسے گذر کر مالک شاہ کی خصایل کا ذکر کرتے ہین — شکار افگنی کے وقت اسکو خیال امور مملکت کا کچہہ نہ رہتا تہا — سینتالیس ہزار سوار ہمرکاب اسکے رہتے اور جو حیوان کہ اُسکے ہاتہ سے مارا جاتا اسکا عوض مالک کو کر دیتا — بارہ سفرون مین بارہ دفعہ وہ تمام اپنے اضلاع وسیع الفضائے سلطنت مین دورہ کر آیا اور دادگستری و فریاد رسی اور دستگیری اپنی رعایا کی کی — جو مسلمان حج کے قصد سے مکہ کو جاتا وہ اسکو دعا دیتا تہا اسلئے کہ اسنے بیابان عرب مین واسطے آسایش متردون اور حاجیون کے

ذکر اسکی بہت اور بعض اسکے وزیر و ندیم کا

 کے مکان آرام وراحت کے بنوا دئے تہے اور دارالشفائین بہی تعمیر کروائی گئین
تہین — بیت   بنا کرد و نان داد و لشکر نواخت   ہم از بہر درویش
شب خانہ ساخت   اُسکے عہد مین ہیئت والون نے تقویم کی غلطیان درست
کین — زمانہ پیغمبر صلعم کے سنہ سے اسکے وقت تک ایران مین قمری مہینے سے سال
گنے جاتے تہے اور جو دن کہ واسطے پورا کرنے سال کے بڑہانے چاہیے
تہے وہ اسمین شامل نکرتے تہے اور وقت اعتدال ربیعی کا برج حمل سے
نقل ہو کر برج حوت مین قرار پایا — لیکن اب ایک نیا طریق واسطے شمار سال
کے اہل اسلام کی تاریخ مین قرار دیا گیا یعنے جلالی — یہہ سن بسبب
جلال الدین کے جو لقب مالک شاہ کا تہا معین ہوا اور وہ ویسا ہی درست
ہے جیسا کہ تقویم گری گوری کے — اسوقت سے جبکہ خلفاء بغداد کو بہت
عظمت وقوت حاصل تہی اتبک کسی بادشاہ نے علم و ہنر کی اسقدر توقیر
وعزت نکی جیسی کہ مالک شاہ نے اپنے عصر مین کی ایک سو شاعر قصائد
اسکی مدح و ثنا کے درشاہی مین بیچ اصفہان کے پڑہتے تہے — بنایا جانا
مساجد اور مدارس کا اسبات پر دال تہا کہ بادشاہ کو پاس مذہب اور
رعایت علم کی بہت منظور تہی — اُسکے علاوہ ان باتون کے بڑے وسیع
رستے اور پل بنوائے اور نہرین بہت سی کہدوائین اور جہازرانی کی
عالی ہمتی بادشاہ کی اور خوشامد و فطنت ندیم اسکی وزیر کی لات ان
کرنے کے ہین — وقت شام کے بعد تمام ہونے ایک لڑائی کے
جو بہائی بادشاہ کا واسطے حاصل کرنے تخت کے لڑا تہا اور جسمین اسنے
شکست پائی تہی مالک شاہ نے مع اپنے وزیر کے امام رضا کی قبر پر

۱۷۶ جو تہو سن مین ہے سجدہ کیا ۔ بعد فراغت کے بادشاہ نے ندیم سے پوچہا ۔
کہ تو نے وقت سجدہ کے کس بات کے لئے دعا مانگی ۔ اُسنے جواب دیا
کہ واسطے بادشاہ کے مظفر و منصور رہنے کے ۔ بادشاہ نے کہا کہ مینے یہہ
دعا مانگی کہ رحمت خدا اُس شخص پر نازل ہو جو بہت لیاقت حکمرانی کی مسلمانون پر
رکہتا ہو ۔ قصہ کوتاہ حکم ادا کرنے خرچ گذار اسکی فوج کا دریا سے جیحون
سے آمدنی انطاکیہ کیسی دیا گیا ۔ ملاحون نے فریاد اسبابت کی جو محض ٹالنا
انکے محنتانہ کا تہا ایسے شور و غوغا سے کی کہ بادشاہ کے کانون تک آواز
پہنچی اور وہ خفا ہوا وزیر نے بمجرد مشاہدہ کرنے خفگی بادشاہ کے کہا کہ مقصود
میرا اسبابت سے کہ انکا حق السعی انطاکیہ کی آمدنی سے دیا جاوے یہہ نہ تہا ۔
کہ وہ خبر تاخر مین پڑتی بلکہ مطلب خاص یہہ تہا کہ آیندہ کے لوگون کو ثابت
ہو جاوے کہ انطاکیہ اور جیحون دونو زیر حکم ایکہی بادشاہ کے تہے ۔
بادشاہ یہہ سنکر مسکرایا اور وزیر نے خفیہ حق السعی ملاحون کا ادا کر دیا ۔
ایک بار جب مالک شاہ اپنے لشکر سے واسطے مقابلہ
شاہ قسطنطنیہ کے گیا تہا تب اتفاقات جنگ سے وہ دشمنون کے ہات
مین گرفتار ہو گیا لیکن اسکا لباس ایسا سادہ اور بے تکلفی کا تہا کہ دشمنون نے
اُسکے رتبہ کو نہ پہچانا اور دوستون نے دیدہ و دانستہ اظہار اُسکے حال کا
نکیا ۔ ایک شخص فوج سلطان مین سے بہاگ کر ندیم پاس آیا اور اسکو
سلطان کی گرفتاری کی اطلاع دی ۔ ندیم نے واسطے دور کرنے اس
بلا کے خاندان سلجوق سے بہت عقل آزمائی کی ۔ اُسنے پہرہ دارونکو
جسطرح کہ پہلے گرد خیمہ بادشاہ کے حاضر رہتے تہے ویسا ہی متعین رکہا

رکہا اور نسبت لشکر کا بدستور سابق جاری رہا گویا کہ بادشاہ مقید ہی نہوا تہا ۱۷۷
دوسرے روز ندیم صبح کے وقت روبرو تخت بادشاہ قسطنطنیہ کے بارادہ
صلح سبکے سامنے موجود ہوا — درمیان وقت ملاقات کے بادشاہ مذکور نے
ذکر قیدیون کا چہیڑا لیکن ندیم نے بظاہر بے اعتنائی سے اس ذکر کو سُنا
اور کہا کہ ہمارا بادشاہ اسقدر جزوی نقصان کو بہت حقیر تصور کرتا ہے — بادشاہ
قسطنطنیہ نے تب قیدیون کو اپنے سامنے بلواکر ندیم کے سپرد کر دیا تاکہ
اُسے ثابت ہو جائے کہ ارادہ بادشاہ مذکور کا صلح کے لئے دل سے تہا
نہ محض بظاہر — مدت بعد ایسا اتفاق ہوا کہ یہی بادشاہ ایک لڑائی مین
اسیر ہوکر روبرو سلطان ترکون کے لایا گیا اور ہر چند کہ پا بزنجیر تہا لیکن اسکی
بزدلی مین اس سے کچہہ کمی نواقع ہوئی تہی — اسنے مالک شاہ سے بتجبر تمام
کہا کہ اگر تو بادشاہ ہے تو بلا تامل جو کچہہ کہ مجہہ مین اور تجہہ مین گذرا ہے اُس سے
درگذر کریگا اگر تو سوداگر ہے تو مجہے بیچ ڈالیگا — اگر ایک قصاب ہے
تو مروا ڈالیگا — مالک نے جواب مین کہا کہ مین بادشاہ ہون اور جلد بادشاہ
مقید کو اجازت مراجعت کرنیکی اپنی قلمرو مین باعزاز دی — لیکن تیزی فہم
مالک شاہ کی اسکی اور اوصاف حمیدہ کے نسبت کم تہی اور معزولی ندیم کی اسکے
عہدہ وزارت سے بے سبب معقول البتہ ایک کام نامناسب تہا — شرح
اس اجمال کی یہہ کہ مالک شاہ کی بی بی نے یہہ منصوبہ ٹہرایا تہا کہ بڑی لڑکے
کی حق تلفی کرکے چہوٹے کو بعد وفات بادشاہ کے تخت پر بٹہا دیے —
نمک حلال ندیم نے اُس کے منصوبہ کو بن پڑنے ندیا اس سبب سے بادشاہ
کی بی بی کے دشمن اسکی طرف سے بہت کینہ و عناد پیدا ہوا — اسنے چہوٹے

 باتین ندیم کی نمک حرامی اور طمع کی کہہ کر بادشاہ کے کان بہرے اور اِس سادہ دل اور نا احسان مند نے فوراً حکم دیا کہ دستار اور قلمدان وزارت کے اُس سے لے لیوین ندیم نے بروقت حوالہ کرنے اسباب مذکور کے یہہ بیان کیا کہ مستردل کرنا میرا بعد وقوع نتایج حسنہ کے میری تدبیرون کے وسیلہ سے بہت خوب ہوا جب بسبب اختلال ملکی کے احتیاج میری اعانت کی تھی تب بادشاہ نے مجھے اپنا معتمد علیہ اور مشارالیہ بنایا اور اب چونکہ فتنہ بیٹھہ گیا تو وہ تہمت اور افترا کی باتون کے سُننے پر متوجہ ہوا ہے لیکن یہہ بات اُس پر جلد کھُل جاویگی کہ قضا و قدر نے میری دستار اور قلمدان وزارت کو اُسکے تاج و تخت شاہی کے ساتھہ پیوند مستحکم دیا ہے اِس گستاخی اور ناہوشیاری کی تقریر سے یہہ مستفاد نہین ہوتا تھا کہ وہ بادشاہ کی خفگی کو زایل کرنا چاہتا ہے — القصہ زمام اختیار امور سلطنت کی ایک اور وزیر کو سپرد کی گئی جسنے وفادار وزیر الپ ارسلان اور مالک شاہ کو قتل کروا کر اپنے تئین عہدہ وزارت پر مستقل و مستحکم کیا — وقت نزع کے ندیم کو تمنا اسباب کی تھی کہ رشتہ اسکی عمر کا جو اب ترانوے برس کے تھے تلوار سے کاٹا جاوے اور یہہ بات بخوشی کہتا تھا کہ اب جاکر روبرو اپنے مالک شاہ کے خدا کے حساب تمام اپنے کامون کا دونگا — واضح ہو کہ بقیہ زندگی مالک شاہ کا اب تھوڑا سا رہ گیا تھا اور اُس عرصہ قلیل مین کچھہ اُس سے کارہاے عظیم ظہور مین نہ آئے — اصفہان کو اُسنے لایق اپنے تختگاہ کے نجان کر قصد بغداد کا اِس ارادہ سے کیا کہ اُسے دارالخلافہ اپنا بنا دیوے — لیکن چونکہ اُسنے اِس ارادہ کو تھوڑے سے عرصہ کے لئے ملتوی رکھا تو اِس سبب سے خلیفہ بغداد اپنے مقام مین قایم رہا

ذکر وفات مالک شاہ کا

قایم رہا مگر مالک شاہ پیشتر از پہنچنے کے بغداد مین شکار کرنے مین مارا گیا — ذکر سلطنت چار بڑے بادشاہون یعنی طغرل اور سلجوق اور الپ ارسلان اور ملک شاہ کا لایق مشرح بیان کرنیکے تھا لیکن حال خلافت انکے جانشینون کا قابل تفصیل کے نہین ہے — بحر روس سے دمشق تک اور چین سے تا بخلیج فارس بادشاہون نسل سلجوق کی نے کسیکو سوائے اپنے حکمران نہونے دیا — لیکن دبدبہ اور اتفاق جو ترکون کی سلطنت مین تھا ملک شاہ کی وفات پر آخر ہوگیا — یہہ سلطنت عظیم تباہ اور برباد ہوگئی اور بعد وقوع بہت سی لڑائیون کے اسمین چار سلطنتین جداگانہ ایکہی عصر مین بجاے ایک ہونیکے بعد ایک دوسریکے ہوگئین — ایک سلطنت ایران دوسری سلطنت کرمان تیسری سلطنت ایک بڑی ضلع قلمرو شام کی جسمین حلب اور دمشق داخل تہے چوتھی کوچک ایشیا کی — تین پہلی سلطنتین برباد ہوگئین حتے کہ انکا نام بہی نرہا لیکن چوتھی سلطنت جسمین سلجوق کی نسل فرمان روا تہی مدت تک جاری رہی اور بہت کارہاے نمایان اُسکے عہد مین کئے گئے — سلیمان ایک شاہزادہ خاندان ملک شاہی نے ملک شاہ کے عہد مین روم سے انیٹی ٹولیا کو فتح کر لیا تہا اور بادشاہ نے عالی ہمتی سے اُسکو اسیر متصرف رکہا تہا — جسکا جانا انیٹی ٹولیا کا کلیسا کے حق مین بہت زبون ہوا تہا — ایسی مصیبت پہلی زمانہ خلفا کیے کبہی ظہور مین نہ آئی تہی — سلطنت روم دریاے فرات سے قسطنطنیہ تک اور سرحد شام سے بحر اسود تک تہی — سلطان نے اب نیس کو جو پیشتر پاے تخت بتہی نیا کا تہا اپنا مقر مقرر کیا اور لوگ اُس شہر کے جو زمانہ سابق مین مذہب نصاری کا کمال اعتقاد رکہتے تہے اب بسبب تلقین کیا جانے اثبات کی کہ محمد صلعم رسول خدا تہے اُس اعتقاد سے پہر گئے۔

ذکر تقسیم ہونے سلطنت سلجوقی کا

ذکر خاندان روام کا

۔۔ اتسز نامی نائب ملک شاہ اور زینے والے خوارزم کے بہلے مصر کی سرحد ۱۰۸۰ء
سے پرے تک فوج کشی کی تھی لیکن باشندون قاہرہ کے نے گرد خلیفہ کے
مجتمع ہوکر اُسکو شام مین بہگا دیا تہا۔ بروقت مراجعت کے سلجوقیون نے اور ۱۰۹۹ء
شلیم کو تاراج کیا اور سلطان کے ایک بہائی نے اس شہر مین عملداری گلہ بان
بادشاہون کی مقرر کی لیکن پیچ انجام چار سال کے جو بعد وفات یانے مالک شاہ
کے منقضی ہوئے امیر اورتوک نے بسبب اپنی قضایا بادشاہون نسل سلجوق کی
قابو پایا اور حکومت اورشلیم کی اُسکے گہنے مین نسلاً بعد نسلٍ ہو گئی مگر خلفائے مصر فاطمہ
کے نے اور طوک کی اولاد سے آخر کار وہ حکومت لے لی ۔۔ انکو مجاہدین
نصاری اور متعصبین فرنگ نے اپنا فرمان پذیر کیا ۔۔ خاندان سلجوق کو وہ باتین
پیش آئیں جو اور شاہی خاندانون ممالک ایشیا پر گذرتے رہتے ہین یعنے انکی
دورہ ہمیشہ کار شجاعت اور عظمت اور اتفاق اور ابتذال اور زوال کار ہتا تہا
اُنکے عزم اور طاقت واسطے حمایت مذہب کے کافی تہے اور نصاری سنجر
کے نام اور سپاہ سے جو اخیر بادشاہ اپنی نسل کا ممالک ایران مین تہا بالکل
واقفیت رکہتے تہے ۔۔ متفرق اضلاع سلطنت سلجوقی کے جو تاتار مین
تہے انکو جانشینان چنگیز نے درست کیا اور سنبہالا اور ان علاقون کو جو مختلف
بادشاہون اور امرا خاندان سلجوق سے بیچ ملک شام کے تعلق رکہتے تہے
خلفائے مصر نے اور مجاہدین نصاری اور عثمان ترکون نے تاخت و تاراج
کیا ۔۔ انقلاب جو ملکون مین بسبب جانشینون چنگیز خان کے وقوع مین آئے
پہلے مذکور ہو چکے ہین ۔۔ حال صحیح جہاد نصاری کا زیادہ تر متعلق تاریخ
نصاری کی ہے بہ نسبت علاقہ رکہنے کے تاریخ مسلمانون کیسے ۔۔ لیکن

باب چوتہا

لیکن ذکر طاقت پکڑنے عثمان ترکون کا بیان اخیر ہے اور بیچ تاریخ مشیوع مذاہب اسلام کی لکہنا اُسکا واجبات سے ہے

پنجم ذکر سلطنت عثمان یا اس سلطنت ترکونکا جواب ہے

سنہ ۱۲ ۶۱۲ واضح ہو کہ آبا و اجداد عثمانی ترکون کے جو باعث پریشانی اپنے حال کی مشہور اور نامور تہوئی ابتدا مین بیچ شمال بحر روس کے دشت قبچاق مین رہتے تہے اور قبچاقی یا اغوسی یا غوری تاتاری کہلاتے تہے — بارہوین صدی کے بیچ مین وہ خراسان مین آئے اور آخرکار رعیت اس ملک کی سلاطین کی ہوگئی یہی لوگ سلاطین موصوف کی افواج مین بہت دلیر اور صاحب طاقت تہے — ہزیمت پانا محمد کا چنگیز خان سے اور بعدازان چلا جانا جلال الدین کا ہندوستان مین باعث کمی طاقت اور اقتدار خوارزمیون کا ہوا لیکن طاقت انکی بالکل جاتی نرہی جب جلال الدین دریاے سندہ سے عبور کرتا تہا تب صرف سات آدمی اُسکے ہمراہیون مین سے تیرباران تاتاریونکے سے محفوظ رہے — مگر ترکمان جنہون نے پہلے شکست کہائی تہی پہر گرد علم جلال الدین کے جمع ہوئے اور دو برس کے عرصہ مین اُسنے ایسی سطوت ہند مین حاصل کی کہ اُسکے نام سے لوگ ڈرنے لگے — جسوقت کہ چنگیز اور اسکے مغل جیحون سے گذرے جلال الدین نے دریاے سندہ سے عبور کیا — صوبہ داران اور رعایا نے فارس اور عراق اور آذربائیجان کے نے اقرار اسکی اطاعت و فرمان بری کا کیا — بزدل ملک جارجیا کے بآسانی مغلوب ترکمانون کے ہوئے لیکن اوکٹی نے جو بعد چنگیز کے فرمان روا ہوا تمام اپنی رعیت کو ایران مین لیجاکر جلال الدین کے لشکر پر ظفر پائی — جلال الدین نے عرصہ دراز تک ان آفتون کے جو اُسکے

 باپ کو درپیش آئی تہین مردانہ برداشت کی لیکن آخر کو بسبب نامساعدت ایام
کے ہمت اسکی جاتی رہی اسلئے کہ پہلے سب اس سے محبت رکہتے تہے اور اسکے
ثناخوان تہے اب دفعتہً ناپسند کرنے لگے اور بحقارت پیش آئے ــ وہی
بہادر شخص جو بعد بہادرانہ سعی کے واسطے شکست دینے اپنے مخالفون کے دریاے
سندہ سے پیر کر گذرا اور مورد تعریف اور توصیف چنگیز خان کا ہوا تہا آخر وقت
مین کاہل اور عیاش ہوگیا اور انجام اُسکے زمانہ کا اسیقدر بزدلون کا سا اور قابل
ذم کے تہا جیسا کہ آغاز اسکی حکمرانی کا خوب اور مردانہ تہا یعنے اسنے مقابلہ ایک
چہوٹے رسالہ مغلون کیسے بہاگ کر بیچ پہاڑون شمال مغرب ایران کے پناہ
لی ــ یہان ایک وحشی آدمی نے جسکے بہائی کو اسنے پیشتر مار ڈالا تہا اسکو قتل
کیا ــ فوج اسکی نے متفرق اور پراگندہ ہوکر مختلف گروہون مین اور بیچ مختلف
اوقات کے غارت وتاراج کے قصد سے آرمینیا اور شام اور کوچک ایشیا پر
تاخت کی ــ بعض انمین سے ملازم علاء الدین کے جو سلطان اکونیم کا نسل
سلجوق سے تہا ہوئے ــ شروع چودہوین صدی مین ترک خوارزم کی بسر کردگی
سلیمان شاہ کی کوچک ایشیا مین آئے ــ اور طغرل اسکے بیٹے نے علاء الدین
کی متابعت سے انکار کیا اور سلطان اور اسکے کپتان نے اکونیم کو مغلون کی
غارات وتاراج سے محفوظ رکہا ــ سلجوقی اکونیم کے اور تاتاری خوارزم کے
سب مل کر ایک ہوگئے ــ تواریخ مین وہ تمام بنام عثمانی ترکون کے مندرج
ہے اور زمام حکومت کاہل بادشاہون نسل سلجوق سے چہین کر انکی اولوالعزم اور
دلیر سپہ سالارون کے ہات مین دی گئی

عثمان کا سلطنت سنہ ۱۲۹۹
عثمان جسکا نام بہت معروف ومشہور ہے اور جسنے ترکون کی سلطنت کو رونق

رونق و عظمت بخشی طغرل کا بیٹا تہا اور اگر ہم ذکر اسکی شبانی اور راہزنی کا کرین
تو ہمکو یہہ بیان کرنا چاہئے کہ وہ مبتذل اور فرومایہ تہا — رسمی خوبیان مرد
سپاہی کی عثمان مین موجود تہین اور شاید ان سے زیادہ اور زمانہ اور مواقع
اسکی مطلق العنان اور ظفریاب ہونیکے لئے مفید تہے — سلطنت خاندان
سلجوق کی اب باقی نرہی تہی اور بسبب دور ہونے اور کم زور ہو جانے مغلیہ
سردارون کے اسپر مزاحمت کسی حاکم کی نہ ہتی — وہ اوپر سرحد سلطنت
یونان کی تہا — لڑنا اسکا کفار یونان سے ازروئے احکام قران کے درست
تہا اور چونکہ کفار مذکور نے خلاف طریق ملک داری کے کوہ اولمپس کے درّون کا
راستہ کہول رکہا تہا اسلئے وہ قابو پاکر بہتی نیا کے میدانون مین آن پہونچا —
پی لی لوکس کے وقت تک جو عثمان کے عہد مین فرمان روا قسطنطنیہ کا تہا فوج
ملک کی درّہاے مذکور کی حفاظت اور حراست کرتے تہے — حق السعی فوج
مذکور کا یہہ تہا کہ وہ امن مین رہتی تہی اور محصول کے ادا کرنے سے معاف تہے
— بادشاہ قسطنطنیہ نے اس خدمت سے اسکو معزول کرکے محصول انسے
لینا شروع کیا اور زر محصول بہت تشدد سے لیا جاتا تہا — حفاظت
درّہاے مذکور کی موقوف ہو گئی اور محنت کش اور دلیر کوہستانی بزدل اور
بے ہمت اور بے بندوبست ہو گئے — عثمان نے درّون مذکور سے
گذر کر بسبب مسخر کرنے دو شہرون میڈیا اور نیس کے طاقت یونانیون کی
بی تہی نیا مین کم کر دی — مفتوح ہونا بروسا کا موجب زیادتی طاقت
اور تجمل خاندان عثمانی کا ہوا لیکن ستائیس (۲۷) برس بیچ حملون اور فتوحات
بروسا کی منقضی ہوئے — واضح ہو کہ عثمانی اگرچہ چالاک اور دلیر تہے

ذکر اسکی تاخت کرنیکا بہتی نیا پر

ذکر اوج سلطنت عثمانی کا

مگر تعداد مین بہت نہ تہے اور نگاہداشت فوج مین چنگیز خان کی سپاہ کے طور سے
سنہ ۱۳۳۶ نہوتی تہی اسلیے کہ وہ بیشمار گروہ تاتاریون مین سے آدمی بہرتی کرتا تہا اور عثمان
ذکر سلطنت ارکن کا — ان آدمیون سے جو اسیر ہوتے اور اُن سے جو خود چلے آتے تہے ۔ اُتہر قریب ۶۹
برس کی عمر مین جب وہ دم نزع مین تہا اُسنے یہہ مژدہ سنا کہ بروسا ارکن
اسکے بیٹے اور جانشین کے حوالہ کیا گیا — نصاری نے اپنی املاک اور جانون کو
تیس ہزار اشرفیان دیکر اُس سے بچوایا اور شہر بسبب حکم اور محنت ارکن کے
پایۂ تخت سلطنت عثمانی کا ہوگیا اور صورت دار الخلافہ اہل اسلام کی پیدا کی
— اُس مین بادشاہ نے ایک مسجد اور ایک مدرسہ اور ایک دار الشفا بنوادے
[illegible] سلجوقیون کا موقوف ہوا اور خاندان عثمانی کا اسکی جگہ مقرر — وہان کے
فضلا اور علما سے دین کا نام سنکر فارسی اور عربی کے طالب علم مدارس ممالک
مشرقی مین سے چلے آئے — خدمت وزارت کی علاء الدین ارکن کے
بہائی کو تفویض ہوئی اور فرق لباس کا درمیان شہریون اور دیہاتیون اور
مسلمانون اور کافرون کے مقرر ہوا — بیشتر فوج عثمان کی بے بندوبست
سوارون سے بنتی تہی جو بغیر پانے طلب کے خدمت گذاری کرتے تہے اور
دشمن کیواسطے کچھہ نظم و نسق نتہا لیکن اسکے بیٹے نے اب ایک فوج پیادون کی
تقرر کرکے انکو تربیت اور تعلیم کی — ایک گروہ عظیم ان لوگون کا جو بلا
طلب آئے تہے فہرست سپاہ مین داخل کیا گیا اور تنخواہ انکی کچھہ تہوڑی
سی مقرر ہوگی لیکن انکو یہہ اجازت تہی کہ جب تک انکی ضرورت میدان
جنگ کے لئے نہ پڑی تب تک وہ اپنے گہرون مین رہین — بدعادات
اور سرکشی جوان قیدیون کی نے ارکن کو اسبات پر مایل کیا کہ انکو تربیت

تربیت و تعلیم بطور اپنے اور ہمبر خدا نکے سپاہ کے کرے لیکن یادگان ترک کو تب بہی اجازت گہوڑون پر سوار ہونے کی اور اسکے ہمرکاب رہنے کے رہنے
نام انکا یہہ بہی قزاق تہا اور وہ امیدین بہی قزاقون کیسی رکہتے تہے

عثمان کے بیٹے نے تمام بی ہتی نیا کو سواحل بوسفرس اور ہلس پونٹ تک مغلوب اور مسخر کر لیا اور بسبب مفتوح ہونے گیلی پولی کے جو چرسونی سس مین واقع ہے سنہ ۱۳۵۸ ع
آمد و رفت فرنگ کی ایشیا سے اسکے اختیار مین تہی لیکن بباعث اسکی شادی ہونیکے ساتہہ بیٹی کینٹی کیوزین بادشاہ یونان کے یہہ ثابت ہو گیا کہ وہ بہت صاحب طاقت تہا اور اولوالعزمی اسکی تہوڑے عرصہ کے لئے موقوف رہی
ــ یہہ شادی باعث ہتک یونانیون اور انکے مذہب کی ہوئی ــ امراتہہ ذکر امراتہ کا
اول ارکن کے بیٹے نے جو تیسرا سلطان خاندان عثمان کیسے تہا بطور حاکمون اپنے سنہ ۱۳۶۰ سے سنہ ۱۳۸۹ تک
خاندان کے تیغ رانی کی ــ تاریخ بیلے زن شیم کے سے مطالب صاف ہین معلوم ہوتے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ امراتہہ نے تمام پرگنہ رومیلیا کو جسے تہریس بہی کہتے ہین ہلس پونٹ سے کوہ ہیمس اور حد دارالخلافہ تک مغلوب کر لیا اور کسو ہی اس سے مقابلہ پیش نہ آیا اور یہہ بات بہی اوسی تاریخ سے واضح ہوتی ہے کہ اسنے فرنگستان مین ایڈری اونوپل کو واسطے اپنے تختگاہ اور مقر مذہب اسلام کے تجویز کیا ــ زوال قسطنطنیہ کا قریب اسیوقت کے شروع ہوا جبکہ بنیاد اسکی پڑی ہتی ــ بیچ عرصہ ایکہزار سال کے وحشی قومین مشرق اور مغرب کی اسپر حملہ کرتی رہین لیکن اسوقت سے پیشتر یونانی ایشیا اور فرنگستان مین کبہی انکی سلطنت مخالف سے گہیری نہ گئی تہی ــ لیکن امراتہہ نے ایک عرصہ کے لئے بباعث اپنی ہوشیاری یا رحم کے اسکو

ملک کے فتح کرنیکو جو ایک آسان امر تہا ملتوی رکہا اور ابنکے تکبر کے بڑے انتہاہی
کفایت بسر کرتا تہا کہ بادشاہ وہانکا یعنے جان پیلی لوکس اور اُسکے چار بیٹے اکثر
اوقات بمجرد پہنچے اُنکی طلب کے دربار اور لشکر مین بہ نیاز تمام آکر حاضر ہوتے
تہے — اُسنے اوپر ممالک سگلی ٹزدہ نیا کے جو درمیان دریاے ڈینیوب اور
بحر ایڈری ایٹک کے واقع ہین اور اوپر ملکون بلگیریا اور سرویا اور بوسینیا
اور البی نیا کے فوج کشی کی اور یہہ جنگلی ملک جنہون نے اکثر اوپر سلطنت
عظیم الشان روم کے طعن و طنز کی تہی اُسکی سخت یورشون سے تہ و بالا ہوگئے — ان
ملکون مین کچہہ افراط سونا یا چاندی کی نہ تہی اور نہ وہان کے شہرون اور قصبون
مین تجارت ہوتی تہی اور نہ کوئی اسباب سامان عیاشی کا وہان تہا لیکن باشندے
ان ملکون کے ہر زمانہ مین بباعث سخت دلی اور قوت جسمانی کے مشہور رہے ہین
اور بسبب ایک بند و بست دانشمندی کے نہایت مضبوط اور نہایت وفادار
بیچ تائید عظمت و شان عثمانیون کے ہوگئے — امراتہہ کے وزیر نے اُس سے
کہا کہ بموجب حکم شریعت محمدی کے بادشاہ کو استحقاق لینے پانچوین حصہ
مال غنیمت اور بندیون کا حاصل ہے اور کہ اگر ہوشیار آدمی گیلی پولی مین واسطے
دیکہتے رہنے کے گذرگاہ مین اور انتخاب کرنے نہایت قوی ہیکل اور خوبصورت
لڑکون قوم نصرانی کے مقرر کئے جاوین تو وقوع اس امر مطلوب کا ممکن
ہے — بادشاہ نے اس پر عمل کیا اور ایک حکم اسبات کے لئے
جاری کیا ہے — ہزارون فرنگستانی قیدیون کو مذہب اسلام مین تعلیم و تربیت
دیگئی اور آداب جنگ اور قواعد حرب سکہائے گئے — حاجی
تکماش ایک درویش نے جو بباعث اپنی خرق عادت اور پہلے

ترتیب ینی چری ۱۳۶۲

پہلے بیان کر دینے حال آیندہ کے مشہور و معروف تہا اس گروہ عظیم کا ایک
نام رکہدیا — اسنے اُن سب کو صف بستہ کہڑا کروا کر آستین اپنے جامہ کی اوپر سر
اوس سپاہی کے جو سب سے آگے تہا رکہہ کر کہا کہ انکو جان نثاری کہا کرو
— خدا کرے کہ انکے چہرے ہمیشہ نورانی رہین اور انکے ہات فتحمند اور انکی
تلوارین تیز اور نیزے انکے دشمن کے سر پر رہین اور جدہر وہ رُخ کرین
اودہر سے روسپید پہرین — بادشاہ نے واسطے دل بڑہانے جان
نثاریون کے اور اس خیال سے کہ وہ اپنی بڑائی سے آگاہ ہون جو جو مہربانیان
کہ اہل سیف کے ممتاز کرنیکے لئے اُس سے ہو سکین سب اُنپر کین — یہہ
گروہ تہوڑے عرصہ مین باعث کمال تقویت فوج عثمانی کا بلکہ بمنزلہ اسکی جان
کے ہو گیا اور بسبب اسکے کہ یہہ گروہ بڑا اور نامور تہا اسلئے باقی فوج پر اسکو
رحجان دیا گیا اور خدمت جو اسکے لئے تجویز ہوئی یہہ تہی کہ سلطان کے پاس
حاضر رہے — بہادری اس گروہ بزدل کی اب جاتی رہی — نظم و نسق
مین بہی انکی فرق آگیا اور انکے بے ضبط و ربط کثرت آدمیون کے تا مقابلہ
کے ساتہ نیدو لسبت اور آلات جنگ اور آداب حرب زمانہ حال کے نہین رکہتے
لیکن بیچ زمان انکے تقرر   کے البتہ انکو میدان جنگ مین اور دن پر
فوق تہا اسلئے کہ اس زمانہ مین بیچ کسی ملک فرنگ کے ایک مقرری گروہ
پیادون کا جو قواعد سے آگاہ ہوتا اور تنخواہ پاتا نہتا — جان نثاری
اپنے بت پرست ہم وطنون سے ساتہہ ایسے شوق اور جوش کے لڑتے
جیسا کہ وہ شخص لڑتا ہی جسنے اپنے مذہب کو چہوڑ کر دوسرے مذہب کو اختیار
کیا ہو اور بیچ لڑائی کیسو واسکے سازش ملکی ڈدنیا کے قومون کی توڑ کر

۱۸۸ انکو مغلوب و منقاد اپنا کر لیا ــ جب امراتہہ رزمگاہ مین آیا تب اوسنے
دیکہا کہ بہت سے مقتولین مین سے جوان تہے اور داڑہی بہی انکی نہ نکلی تہی
ــ اس اثنا مین وزیر نے اُس سے کہا کہ مقابلہ کرنا عثمانیون کی تلوار کا جو ہمیشہ
فتح نصیب ہے اوپر نا عاقبت اندیشی جوانی کے زیادہ دلالت رکہتا ہے
بہت وبال ہونیکے اوپر بچگی عقل ڈہونڈہون کے ــ یہہ خوش آمد آمیز تقریر بادشاہ
کو خوش آئی اسلئے کہ خوش آمد ہر گدا گو ہی خوش آید باوجود اسقدر
جاہ و حشم کے تلوار اُسکے جان نثاریون کی اسکی جان کو ایک بیباک
شخص کے خنجر سے نہ بچا سکے ــ تفصیل اس اجمال کی یہہ ہی کہ ایک سپاہی
ملک سرویا کا جو انبار مقتولین مین اوپر میدان رزم کے پڑا ہوا تہا ناگہان
اوٹہہ کہڑا ہوا اور ایک زخم کاری خنجر سے امراتہہ کے پیٹ پر دیا ــ یہہ بادشاہ
جو بیٹا عثمان کا تہا بہت سلیم الطبع اور بے تکلف پوشاک کے باب مین اور
قدر دان اہل علم و صلاح کا تہا لیکن چونکہ مسجد جامع مین نماز کے لئے نہ آتا تہا
تو اسلئے تمام مسلمان اُس سے ناخوش ہوتے تہے ــ ایکبار ایسا اتفاق
ہوا کہ ایک دلیر مفتی نے اُسکی گواہی کو بیچ ایک مقدمہ دیوانی کے منظور نہ کیا
ــ اس بابت سے بادشاہ آیندہ کے لئے متنبہ ہو گیا

حالات اور افعال بجازت کے جو بیٹا اور جانشین امراتہہ کا تہا موافق اسکے
لقب الدرم کے تہے ــ الدرم بجلی کو کہتے ہین ــ اُسکا بہائی بہی
اُس سے بجنگ پیش آیا لیکن جلد اُسے بجازت کی بزرگی و عظمت کا اقرار
کرنا پڑا اور اس اندیشہ سے کہ خلیفہ مصر شاید اوسے حوالہ ظفر نصیب
سلطان کی صلح حاصل کرنیکے ارادہ سے کر دے وہ رڈؤر کو بہاگ ــ

 بھاگ گیا اور وہان سب سے حاکم روڈز کی نصیحت و فہمائش کے سبب سے روم مین گیا ہے۔ یہان الکزنڈر ششم بڑے پادری نے اسکو باعزاز تمام بادشاہی محل ویٹی کن مین رکہا۔ لیکن بسبب رشوت دینے بجازت کے پادری مذکور نے شاہزادہ موصوف کا اگرچہ اعزاز کیا مگر بطور اسیر کے رکہا اور آخر کار اُسکے مارا جانے پر راضی ہوا یا خود اوسے مروا ڈالا۔ یہہ عرصہ فرمان روائی چودہ سال کے بجازت اپنی فوج کو لیکر اسقدر جلد و شتاب برسا سے ایڈری اونوپل اور دریائے ڈینوب سے دریائے فرات تک پہرتا تہا حتیٰ کہ درمیان حالت بیماریون کی جو بباعث ماندگی اور بدخواری کے اُسے لاحق ہوئی ہتین اُس سے ہو سکتا تہا اور اگرچہ اسنے یہہ پہلا نے مذہب اسلام کے سعی بیحد کی مگر یہہ یورش کرنیکے ممالک اسلام نیز کو جلب ایشیا مین تہے اور نصاری کے ملکون پر فرنگستان مین اسنے کچہہ فرق و امتیاز نکیا — مورخین ترکستان نے ہر ایک شاہزادہ خاندان عثمانی کو لقب سلطان کا دیا ہے لیکن واقع مین یہہ لقب بجازت کے عہد تک کسیکو دیا نجاتا تہا — لقب امیر کا نظر بعظمت خاندان عثمان کے حقیر تہا اور بجازت نے باوجود بزرگی اپنے مرتبہ کی لقب سلطان روم اور یونان اور تہربس کا خلیفہ مصر سے جو محکوم گروہ مملوکون کا تہا قبول کیا — قبول کرنا اس لقب کا خلیفہ مصر سے ایک جزوی سی متابعت خلیفہ کی تہی جو صاحب اقتدار بادشاہ نے اس لحاظ سے منظور رکہی کہ لوگ خلیفہ موصوف کی صلاح و سداد کا بہت اعتقاد رکہتے تہے — تمام سلاطین ترک نے اس طریقہ کو خاندان عباس اور جانشینان پیمبر صلعم سے مرعی رکہا اور جب اسکو کہا گیا کہ وہ استحقاق لقب مذکور الصدر کا رکہتا تہا تب

 الوالعزمی اسکی اور زیادہ ہوئی اور اوسنے ملک ہنگری پر فوج کشی کی اس
ملک سے ترک ہمیشہ لڑتے رہتے تھے اور کبھی مظفر و منصور اور کبھی مغلوب
اور زبون ہوتے تھے — لڑنا باشندگان ہنگری کی مدد مین فی الواقع لڑنا واسطے
ممالک فرنگ اور مذہب نصاری کے تھا — بڑے بڑے جوانمرد امیر فرانس
اور جرمنی کے نیچے علم مجلس جھنڈا اور سایہ حمایت صلیب کے ڈرے لیکن بیچ لڑائی
۱۳۹۶ء نیکوپولس کے بجارت نے انکی ایک فوج ایک لاکھہ نصرانیون کو شکست فاش دی
— اس فوج نے یہہ لاف زنی کی تھی کہ اگر اچانک آسمان گر پڑے تو وہ اوسے
اپنے نیزون پر تھانب سکتے تھے — ایک جم غفیر اس لڑائی مین قتل
ہوا یا دریاے ڈینیوب مین ڈوب گیا اور شاہ ہنگری ڈینیوب اور بحر اسود
سے گذر کر قسطنطنیہ مین جان سلامت لے گیا اور وہان سے چکر کھاتا ہوا
اپنی قلمرو مین جہان اب کچھہ باقی نرہا تھا پھر آیا — بجارت نے حاصل کرنے
فتح کیسے مغرور ہو کر یہہ دھمکی دی کہ مین بوڈا دار الخلافہ ہنگری کا محاصرہ کرونگا
اور متصل کے ملکون جرمنی اور اٹلی کو اپنی اطاعت مین لاؤنگا اور اوسپر
قربان گاہ سنٹ پیٹرس کے جو روم مین ہے گھوڑے کو دانہ کھلاؤنگا —
گبن صاحب بیان کرتے ہین کہ یہہ لاف زن بادشاہ بسبب عاید ہونے
بیماری نقرس کے جو مدت تک رہی آگے بڑھنے نپایا اور باعث اسکا
کچھہ معجزہ پیغمبر خدا کا یا مرحمت پیش آنا ممالک نصاری کا نتھا — بعضی اوقات
ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ برائیان اخلاق کی بسبب برائیون جسمانی کی اصلاح پر
آجاتی ہین اور رجوع کرنا ایک خلط غلیظ کا طرف ایک عضو ایک متنفس
واحد کے بہت سے ملکون کی تباہی کو وقوع مین نہین آنے دیتا یا روکتا —

باب چوتہا

بودک در کہتا ہے — یہان تک قول گبن صاحب کا ہو چکا — باوجود اسبابات
کے جو گبن صاحب نے بیان کئے بجازت نے بجرد شفا پانے کے کام اولوالعزمی
کے پہر شروع کئے — سلطنت بادری اعلے کی اگرچہ بڑی شاندار تہی لیکن بہت
دور و اقع تہی — خیال فتح کرنے شہر قسطنطنیہ کا جو مالدار اور عظیم تہا ہمیشہ پیش نہاد
خاطر بجازت کے رہتا تہا — اسنے چاہا کہ اُسپر لشکر کشی کر کے اپنے احاطہ تصرف
مین لاوے لیکن اسکے وزیر نے حسن تدبیر ملکداری سے اُس کو فہمایش کی
کہ حملہ کرنا اوپر کلیسا ممالک مشرقی کے اور خفا کرنا حکام ممالک فرنگ کا ایسی حرکت
سے نامناسب ہے — بجازت نے اس سبب سے قصد متصرف ہونیکا قسطنطنیہ
پر موقوف رکہا — لیکن اسکے ایلچیون نے بیلی لوگس کو دہمکا کر اقرار باج گذاری کا
کروایا اور یہہ بہی کہوا لیا کہ وہ مسلمانون کو اپنے شہر مین رہنے دیوے گا
بربادی اور غارت اس شہر کی مدت دراز تک بسبب تاخت کرنے تیمور کے
بجازت کے ملکون پر ملتوی رہی — تیمور نے اسکی سلطنت کو برباد کر دیا اور
اسے بہی مروا ڈالا اور اگر جانشین تیمور کے لیاقت اسکے نام کی رکہتے جیسا کہ
سنہ ۱۴۰۲ جانشین چنگیز خان کے رکہتے تہے تو بنیاد ایک نئی سلطنت تاتاریون کے
سنہ ۱۴۲۱ بعد غارت ہونے خلافت خاندان عثمان کے پڑجاتی
ذکر جانشینان تاریخ ترکون کی ذکر آپس کی لڑائیون سے جو درمیان اولاد بجازت کے واقع
بجازت کا ہوئین بہری ہے لیکن محمد سب سے چہوٹے بیٹے نے اُن اضلاع کو جو اور ون
کے تصرف مین آ گئے تہے پہر اپنے قبضہ مین کر لیا — روم اور انیشیا لو لیا
اسکی سلطنت مین دو بڑے ایسے مقام تہے جہان سے زر اور فوج حاصل
ہو سکتی تہی — امراتِ روم اسکا بیٹا اپنا اختیار رکہتا تہا — پہر ایام

زمان روائی محمد دوم کے جو حق تخت نشینی کا دوسری نوبت مین شاہان خاندان عثمان سے رکہتا تہا اور جسکو ہیلن صاحب منجملہ اُن بڑے بڑے بادشاہون سبکے بیان کرتا ہے جو تواریخ مین مشہور ہین اگر استعداد فتح حاصل کرنے کیئے بطور اصل بڑائی کے تسلیم کیجاوے ۔ موریا مسخر کیا گیا اور سلطنت یونان کو جسمین مدت سے بسبب ملکی قضایا کے تزلزل رہتا تہا اور جو بسبب عیاشی لوگون کے قریب تباہ ہوجانیکے تہے مسلمان کشور کشاون نے پایمال اور برباد کردیا ۔ قسطنطینہ کو جو بڑا شہر سلطنت رومیون کا تہا اور جہان مذہب نصاری کو بہت فروغ و رونق تہی مسلمانون نے لے لیا ۔ پروسا اور ایڈری او نوپل جو قدیم دار الخلافہ عثمانیون کے اپنی عظمت و رونق سے جاتے رہے اور بطور چہوٹے اور متبذل شہرون کے ہو گئے اور محمد دوم اور اسکے جانشینون نے اس مقام کو مقر سلطنت قرار دیا جو بانی قسطنطینہ نے پسند کیا تہا ۔ ممالک مفتوحہ محمد دوم کے دریائے فرات اور بحر ایڈری ایٹک سے پرے نہ تہے لیکن طاقت ترکون کی بیچ ایام اسکے جانشینون کے زیادہ ہوتی گئی ۔ بغیر ضرورت بیان کرنے حال لڑائیون ترک کے ساتہہ شاہان فرنگ اور ایشیا کے اور تفصیل انکی خصومت اور صلح وغیرہ کی مورخ بطور تعمیم یہہ لکہہ سکتا ہے کہ ہر ایک ضلع یونان کا سلطنت ترکون مین شامل ہو گیا اور کہ تمام ملک شام نے باج گذاری اُن غارتگرون کی کی جو شمال سے آئے تہے اور کہ سیر حاصل ملک مصر کا بہی شامل سلطنت عثمانی سے ہو گیا ۔ بعد محمد دوم کے جسنے قسطنطینہ کو لے لیا سلیمان عظیم الشان تک چالاک اور جنگی بادشاہ ترکون مین ہوتے رہے ۔ ہونا ایسے بادشاہون کا ترک مین ایک

ذکر تسخیر قسطنطنیہ کا سنہ ۱۴۵۳

سنہ ۱۵۱۷ سے سنہ ۱۵۶۶

باب چوتھا

ذکر سیرت بادشاہان عثمانی خاندان کا

ایک امر عجیب و غریب ہے سے ان حاکمون نے بسبب اپنی لیاقت اور استعداد کے تمام اپنی رعایا کو خواہ اہل سیف خواہ اہل قلم مین سے تھے محکوم و مطیع کیا اور اختیار جمع کرنے اسقدر فوج کا جتنا کہ انکی مملکت مین سے فراہم ہوسکتے تھی رکھتے تھے — منجملہ ان بادشاہون کے سلیمان نے خصوصاً بہت دانائی اور دبدبہ سے مدت دراز تک فرمان روائی کی اور سلطنت مین نظم و نسق خوب کیا — نصاری مین وہ بنام فتحمند کے معروف تھا اور تاریخ ترکون مین وہ بڑا واضع قانون مشہور ہے — اسنے اپنی سلطنت عظیم کو کئی مختلف ضلعون مین تقسیم کیا اور تعداد اُن سپاہیون کی مقرر کردی جنکا ہر ایک ضلع پر سرانجام کردینا واجب تھا اور ہر ایک ضلع مین سے کچھ زمین واسطے انکے کھانے پینے کے علیحدہ کردی — اسنے تصفیہ ہر ایک امر کا جو انکے نسبت بندوبست اور سلاح اور خدمت سے متعلق تھا خود کردیا اور زر آمدنی کے صرف کا بھی بندوبست معقول کیا اور اگرچہ تعداد محصول کی ممالک ترکان اور تمام اور ملکون مشرقی مین چندان بڑے نہین ہوتے مگر اوسنے عوض اس نقص کا بباعث اپنی کفایت شعاری کے کرلیا — شاہزادے شعور سے اور میدان جنگ مین تربیت دئے جاتے تھے تاکہ حرم سرا مین رہ کر عیاش اور کاہل نہو جاوین — چھوٹی ہی عمر مین انکو حکومت پرگنون اور سپاہ کی دیجاتی تھی — یہ قاعدہ بیشک و شبہ موجب نظم و نسق اور استحکام اور تقویت سلطنت کا ہوا ہوگا اگرچہ اکثر اوقات بسبب اُسکے آپسمین فساد ہوتے رہے — ترکون مین پاس استحقاق جانشینون کا بہ نسبت بھی بادشاہ کے زیادہ ہوتا ہے یعنے اگر بادشاہ کم زور اور برا ہو تو وہ

 تخت سے اُتارا جاتا ہے اور اسکا گلا گھونٹا جاتا ہی لیکن تخت اُسی کو ملتا ہے جسکا حق ہے قطع نظر اس سے کہ وہ بچہ ہی یا دیوانہ ۔ کوئی دلیر سرکش آدمی کبھی جرأت حاصل کرنے تاج و تخت کے بزور نہین کر سکتا ۔ اگرچہ چھوٹے چھوٹے خاندان شاہی ایشیا کے ہمیشہ بسبب فطنت وزیر یا سپہدار کے تہ و بالا ہوتے رہین ہے لیکن بسبب دستور مقرری پانسو برس کی جانشینی کے باب مین کچھہ خلل نہین واقع ہوا بلکہ احتیاط اسکی ایک جزو لاینفک ملک ترکون کی ہوگئی ہے بعد بگڑ جانے خاندان شاہی سلجوق اور چنگیز خان کے ترکمان گلہ بانون نے بنیاد ایک سلطنت عظیم اور زبردست کی ڈالی تہی ۔ بڑے بڑے نامور اور عظیم الشان بادشاہون خاندان عثمانی کے نے اسکو رونق و قوت بخشی ۔ یہہ بہی درمیان ملکتون فرنگستان اور ایشیا کے ایک بڑی سلطنت تہی ۔ لیکن جلد بعد فرمان روائی سلیمان عظیم الشان کے جو بڑے بادشاہ تاتاریون کی نسل مین سے اخر بادشاہ گیا ترکون کی سلطنت مین تنزل شروع ہونے لگا ۔ اسوقت سے زمانہ حال تک تاریخ ترکان مین کوئی ایسی بڑی اور دلچسپ بات مذکور نہین ہے جو ترقی خواہون مذہب اسلام کو اچھی اور پسندیدہ معلوم ہو ۔ فرمان روا اس ملک کے بغیر کرنے کسی کار نمایان کے خود اپنے بزرگون پر نازان تھے یا بسبب عیاشی اور نفس پرستی کے حرم سرا مین پڑے رہتے تھے ۔ جسطرح سے کہ ممالک فرنگ علم و ہنر مین ترقی کرتے رہے اسطرح اس ملک سے نکی ۔ ایک زمانہ مین فوج ترکون کو وہ سب فایدے حاصل تھے جو بسبب خوبی نہاد و نسبت سپاہ کے میسر ہو سکتے ہین ۔ تمام دانشمند

دانشمند مورخ سولہوین[۱۶] صدی کے جنکو رعایت کسی طرف کی منظور نتھی یہہ لکھتے
ہین کہ قواعد حرب مین ترک اور سب پر فوق رکھتے تھے لیکن حیف ہے
کہ انہون نے اپنے ہنر کو بیکار اور ضایع کیا — گوکچی آرڈینی صاحب بیان
کرتے ہین کہ باشندگان اٹلی نے طریق نیا نے فصیلون شہر کا ترکون سے سیکھا
— بس بی کوئی اس ئی ایلچی بادشاہ فرڈی نینڈ کے نے جو سلیمان بادشاہ پاس
بہیجا گیا تہا اور جو اس سبب سے قابو دریافت کرنے حال افواج نصاری اور
ترکون کا رکہتا تہا ایک رسالہ متضمن اُن ترکیبون کے جو واسطے لڑنے کے ترکون
سے بہت اچہی تہین مشتہر کیا — اس رسالہ مین وہ لکہتا ہے کہ ترکون کو قواعد
بخوق کے بندوبست فوج کے باب مین بہت حاصل تہی بلکہ سب طرح کی ترقی
بیچ امور جنگی کے انکو میسر تہی — وہ فوق جو فوج نصاری کو ترکون پر
اب حاصل ہے پیشتر نہ تہا اسلئے کہ افواج نصاری نے بعد پانے تربیت
کے ایک مدت دراز تک اور بعد بگڑ جانے یا موقوف ہو جانے قدیمی
قوانین جنگی کے ترکون مین انپر رجحان حاصل کیا

باب پانچوان قرآن یعنی کتاب دین اور اخلاق اور انصاف اور قوانین اہل اسلام کے اور فرقہ محمدین کے بیان مین

دور کرنا بت پرستی کا اور مضبوط کرنا دین کا جیسا کہ بحکم حدیث کے ابتدا سے
آفرینش مین پاک اور سب لے نقش تہا [illegible] محمد مصطفیٰ کا تہا [illegible] اصلی [illegible] کے

 دین کی یکتا اور غیر منقسم ہونا خدائے تعالےٰ کا ہے۔ اور یہ باس اسکے کہ اعمال
مسلمانون سب کے نیک ہون اونہو سنے سزا اور انعام کی دنیا اور عقبا مین خبر دی
ہے یقین کروانا لوگون کو اپنی رسالت کا خدا کی طرف سے واسطے تعلیم کرنے
دین کے نہایت ضرور تہا اسی سبب سے کلمہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا یعنے
نہین کوئی سزاوار پرستش کا سوائے خدا کے اور محمد رسول خدا کا ہے ہر شخص
کو جو دین اسلام پر اعتقاد لاتا ہے پڑہنا پڑتا ہے ہم بیچ صحت اور عدم صحت
رایون مختلفہ مسلمانون کے بیچ اس بات کے کہ قران قدیم اور غیر مخلوق ہے جیسا
اعتقاد اہل سنت اور جماعت کا ہے کہ قران قدیم ہے اور ازل سے ساتوین
آسمان پر رکہا ہوا تہا اور جبرئیل امین بقول آنحضرت صلعم کے بیچ ماہ رمضان
المبارک سب کے لائے اور معتزلہ گمان کرتے ہین کہ قران قدیم نہین اور مخلوق
کہتے ہین تفتیش نہین کرتی فقط اتنا کہنا کافی ہے کہ قران جسکے لفظی معنی ہین کتاب
لایق پڑہنے کے مشتمل ہے اوپر خلاصہ بیان وحی محمد مصطفےٰ کے آنحضرت سنے
وقت بوقت مطابق وحی کے ایک قصہ قران کا جو شامل مرضی الہی کے تہا
لوگون پر انکشاف کیا وہ اوسے زبانی یاد کرتے تہے یا کہجور کے پتون پر
اور پوست پر لکہتے تہے ایک نقل اس کتاب کی پیغمبر کے ہان رہتی تہی باوجودیکہ
ابو بکر صدیق سنے جسکے کلام اللہ کی ترتیب کے ساتہ جمع کئے تہے مگر تہوڑے
عرصہ مین بہتری افراط تفریط سبب بے احتیاطی سے لوگونکی واقع ہوئی جب خلیفہ
عثمان سنے نسخے قران کے طلب کئے اور اہل اسلام کو آگہی دی کہ اصل کو دیکہہ کر
غلطیان صحیح کیجاوین جب اصل کو ملاحظہ کیا تو اختلاف بیچ قراءۃ الفاظ کے
واقع دیکہا تو واسطے دفع کرنے اختلاف کے اور قران جو لوگون پاس تہے

پاس بہا تھے جلوا دیئے اور ایک نسخے مرتب سے بہت سی نقلین کر کر مشتہر کین عربی زبان
مین سوائے سنسکرت کے بہت وسعت ہے لیکن عربستان کے لوگ جو اقوام
مختلف مین منقسم ہین اور بسبب جدا جدا رہنے کے الفاظ اور محاورات مین ایک کے
دوسرے سے بڑا فرق ہے اسلئے عربی زبان مین اسقدر طرح طرح کے محاورے
اور اصطلاحین ہین کہ کم کسی اور زبان مین ہونگی دریافت کرنا اونکی اصل کا نہایت
دشوار ہے قران اوس بولی مین جو اضلاع مکہ یعنے حجاز مین جاری تہی نازل ہوا
اس سبب سے اس زبان کو نسبت اور بولیون کی زیادہ قدر کرتے تھے مگر فی
زماننا یا بسبب طول مدت کے یا اختلاط اہل عرب کے اور ملک کے لوگون سے
اختلاف اونکے روزمرہ مین اور زبان کلام اللہ مین بکثرت واقع ہے یہان تک
کہ وہ دوسری زبان معلوم ہوتی ہے اور مکہ کے مدرسون مین مثل غیر زبان کے
سکھلائی جاتی ہے وہان کے عالم فاضل بلکہ سب اہل اسلام کے نزدیک
عبارت کلام اللہ کی بے نظیر ہے بلکہ مثل اوسکی لکھنا زیادہ تر دایرہ امکان سے
خارج ہے نسبت مردے کو جلانے کی اور چونکہ محمد مصطفے نوشت و خواند کسی زبان سے
واقف نہ تھے تو پیرو اونکے اس امر کو برہان قاطع جانتے ہین اس بات پر
کہ قران کتاب الہی اور کلام خدا کا ہے اور محمد صاحب بھی اعجاز عبارت کلام اللہ کی
دلیل اپنی رسالت پر لاتے ہین بے شک قران کے پڑھنے والون پر خوبیان
اوسکی جا بجا واضح ہوتی ہین اور طرز و ادا کلام کی نہایت موزون اور مطبوع
اور دلچسپ ہے بیان اللہ تعالی کی قدرت کا اوسمین بڑی فصاحت اور
بلاغت کے ساتھ ہے اگرچہ اخلاق اوسکے اتنے سخت نہین جتنے کہ بعضے
حکماء یونان بیان کرتے تھے لیکن ملاحظہ فوائد سے کہ اون سے عاید ہوتے

ہین بے شک قابل تحسین کے ہین مگر غیر فرقہ اسلام کے دلکو ناگوار معلوم ہوتا ہے
جب وہ دیکھتے ہین کہ خداے تعالے کلام اللہ مین چھوٹی چھوٹی باتون کی
ہدایت کرتا ہے اور ریاضیات اور احکام اون کا مون کے سے کو جیسے آسایش
جسمانی حاصل ہووے آگاہی دیتا ہے قران مین کتنے ہی مذکور خداے
تعالے کے وحدانیت اور اخلاق کے بیان مین ایسے لکھے ہین کہ جیسے یہود اور
نصاریٰ کی کتابون مین درج ہیتے یہان تک کہ درمیان مطالعہ اس کتاب کے
نصیحتین اسرائیل پیغمبر کی اور درس عیسے کا یاد آتا ہے گویا کہ ہم اونہین کو پڑہ
رہے تھے کلام اللہ مین ایک سو چودہ صورتین ہین اور ہر ایک صورت مین
متعدد آیتین سب صورتین آپس مین برابر نہین بعضیون مین تین سو آیتین ہین اور
بعضون مین فقط تین چار — ہر صورت کے سرے پر تعداد آیتون کی اور
جاے نزول سرخی سے لکہی ہوئی ہے — مسلمان بلے وضو کے قران کو
ہاتہ نہین لگاتے — بادشاہ روم کے کلام اللہ کو سونے اور جواہر
سے آراستہ کرتے ہین اور اوسکو ضروریات مذہب سے جانتے ہین
کلام اللہ کا تسکین بخش اونکے دل کا ہے خواہ گہر کے کاروبار مین مصروف
ہون یا ہمراہ فوج کے مسافتین لڑائی کی طے کرتے ہون — اکثر آیتین
کلام اللہ کی لڑائی کے جہنڈون پر ہوتے ہین اور اون سے شجاعت اور مردانگی
دلون مین آتی ہے — اور اون آیتون سے کہ مسجد کی دیوارون پر منقش
ہوتی ہین شاید اون سے فرایض دین کے یاد آتے ہون گے اکثر پرانے
نسخے کلام اللہ کے کہ ہاتہ سے لکہے ہین خط کوفی مین لکہے ہوتے ہین لیکن
اب خط نسخ مین لکہے جاتے ہین اور کاغذ اونکا کہ بڑی مشقت سے

سے ریشم وغیرہ کا بنتا ہی نہایت صاف اور گہٹا ہوا ہوتا ہی ایک جلد کلام اللہ
کی جو بہت خوش خط اور نہایت مطلا اور مشہور ہے سلطان سلیمان عاظم
ترکستان کے پاس تہی اب تک مخزن عجایبات اور غرایبات کرجنم مین کہ
روم مین واقع ہے موجود ہے — جلدین کلام اللہ کی کہ ہر کتبخانہ مین
یورپ کے ہین وہ اکثر لڑائیون مین ہاتہ لگین ہین — انہین سے بعضے
کتب خانہ بادشاہون کے سے تہے اور اس سبب سے بہت خوبصورت
ہین — چنانچہ کتابین سلطان ٹیپو کی لڑائی مین جو ملین اور زیادہ تر مرصع
اور بیش قیمت ہین جو ترجمہ قران کے ترکی اور فارسی زبان مین ہوئے ہین
سب سے بہتر تصور کے جاتے ہین — ترجمہ اوسکا جاوا اور ملائی کی زبان
مین بہی ہوا ہے اور معنے اوسکے ہر سطر کے نیچے لکہے ہوئے ہین — غرض
ترجمے قران کے یورپ کے تمام زبانون مین ہوئے ہین لیکن اوس ترجمہ
کی جو زبان انگریزی مین ہوا ہے بہت تعریف کرتے ہین — سیل صاحب نے
جو دیباچہ اس ترجمہ کے شروع مین لکہا ہے بہت خوب ہے — سیوری
صاحب نے ترجمہ قران کا زمان حال مین فرانسیسی زبان مین کیا ہے جبکہ وہ
مصر مین سکونت پذیر تہے اور عربی زبان سے واقفیت کامل رکہتے تہے
ذکر محمد مصطفےٰ کا جو کہ سوری صاحب نے اپنے ترجمہ قران مین کیا ہے بہت
خوب ہے اور ہم بہی اسکا ذکر اس کتاب مین کر چکے ہین لیکن حاشیہ
اس کتاب کا اچہا نہین — قران مین اول معرفت الٰہی کا ذکر ہے
۲ دوسرے اخلاق کا بیان ۳ تیسرے اصول قوانین اہل اسلام کی
تفسیر ہے — بشر پیدائش حضرت عیسےٰ کی حضرت موسےٰ علیہ السلام

ذکر معرفت الٰہی کا

نے خلاف مروج اوس زمانے کے جسمین کہ تمام لوگ جہان کے سوا ایرانیون کے جو آگ کو پوجتے ہین پرستش کرتے تھے ایک خدا کی عبادت کی ہدایت کی اور وحدانیت خدا کی پر بنا اپنے مذہب کی رکھی لیکن محمد مصطفےٰ نے کہا کہ مذہب موسیٰ کا جو سابق مین عیوب سے بری تھا اوسکے عہد مین نہ تھا اور عزیر کو لوگ بیٹا اور دوست خدا کا جانتے تھے — ہر وقت پیدایش محمد مصطفےٰ کے عربستان مین بت پرستی نہایت تھی اور باتین اونکی ایسی بیہودہ اور فاحش تھین کہ جس شخص کو ذرا بھی تمیز ہوتی تو وہ سنکر نفرت کرتا بلکہ پادری نصاری اوس زمانے کے تصریح موجود کی. یہ ایک ذات خدا کے اس بیحوصلگی سے بیان کرتے ہیں کہ کہا محمد مصطفےٰ کا کہ یہ خدا کو واحد نہین سمجھتے ہین اور طریق مستقیم سے گمراہ ہے تھے درست معلوم ہوتا تھا بارادہ باطل کرنے ایسے مذہبون کے اور تقویت دینے کلمہ توحید کے سوائے دلایل کثیر اور تقاریر محمد صلعم کے ہر صفحہ قران مین واحد اور منزہ ہونا اور قدیم اور لم یزل ہونا خدا کا لکھا ہے گبن صاحب کہتے ہین کہ محمد صلعم نے پرستش انسان کی اور بتون کی اور ستارون کی کہ نزدیک عقل کے ناروا ہے اس دلیل سے موقوف کی ہے کہ جو شئی اوٹھتی ہے بیٹھتی ہے پیدا اور ناپید ہوتی ہے اور ذات اوسکی مقدس نہین البتہ نقصان پذیر ہوتی ہے — اوس معبود برحق کو محمد صلعم نے ایسی ہستی تصور کیا ہے کہ ہر زمان اور ہر مکان مین موجود ہے اور اوسکا کوئی ثانی اور نظیر اور شبیہ نہین اور وہ عالم الغیب اور شہادت ہے اور قادر با کمال ہے یہ اسرار اور حقایق محمد صلعم نے اپنے معتقدون پر آشکار کئے اور اونکی طبیعت مین منتقش ہوئے گو کوئی جہالت سے ایک عالم ہو کہ خدا کی وحدانیت کا.

کا قایل ہے فوراً مسایل مذہبی محمد کو جسکو بخوبی سمجھنے کے لئے ہماری عقل کافی نہین
ہین ہویگا کیونکہ جب اوس ذات کو کہ خدا مانتے ہین زمان اور مکان اور حرکت
اور سکون مین جسم اور غیر جسم کا پابند نہوا تو کسطرح سے وہ محسوس ہو سکتا ہے
اور عقل ہیچ تصور اوس حقیقت کے عاجز اور قاصر ہے — کلمہ محمد ص کا
مطابق عقل اور الہام کے ہے معتقد اونکے ہندوستان سے لیکر مراکو تک
خدا کو واحد جانتے ہین اور بتون کی پرستش کا اندیشہ مطلق نرہا بسبب اسکے
کہ اونکو ممانعت رکھنے تصویر اور مورت کے بہت ہے — ازبس کہ لوگون
کو کلی حقیقت حالت روح کی نہین معلوم ہو سکتی اور اکثر ایسی باتین ظہور مین آتی
ہین کہ جنکا کوئی سبب نہین معلوم ہوتا تو اونکو یہہ خیال ہوتا ہے کہ سوائے
ہمارے کوئی اور بھی پیدایش ہے جو کہ روحانی ہے اسی جہت سے یونانی
اور رومی رستا اور حکما خلقت دیو ونکی اور ایرانی ملایک کا تصور کرتے تھے
اس پہلے تصور کو محمد ص نے درست جانا ہے اور یقین کرنا ملایک کا جو کہ
روح پاک ہین اور کہانے پینے سے منزہ ہین اور خدا کے پاس مطیع ہین
اور بعضے محافظ اور محاسب انسان کے کامون کے ہین مذہب مسلمانون
کا ہے یہ فرشتون مین سے چار کا مرتبہ بڑا ہے اول جبرئیل یعنے روح
پاک دویم میکائیل یعنے وہ فرشتہ جسنے اہل یہود کو الہام ہوا سیوم
عزرائیل یعنے فرشتہ اجل کا چہارم اسرافیل جسکے صور سے قیامت کو
تمام خلقت زندہ ہوگی علاوہ انکے عالم جنات کا ہے جنکا رتبہ فرشتون
سے کم ہے اور فرشتون کی طرح پاک ذات نہین اور رہنا سہنا اونکا
انسان کے طور پر ہے اور روز قیامت کو انکی بھی موجودات ہوگی

 قران مین اس طرح بیان ہے کہ جب پیدایش انسان کی ہوئی ابلیس اور بڑے
فرشتون کو غرور اور حسد ہوا ابلیس اطاعت خدا سے منحرف ہوا اسواسطے
اوسکو دوزخ نصیب ہوا اوس مشکل اور مغلق کا جسمین کہ عقل حیران اور قاصر
ہے قران مین یکبارگی فیصلہ ہو گیا اوسمین ہر شخص کا ذمہ دار ہونا اپنے کامونکا
اور پابند ہونا قضا و قدر کا اور مسائل جزا اور سزا رفد جزاب کے اور قسمت مقرر
ہونے ہر شخص کی بیان کی گئی ہے — حق تعالے کیطرف سے لوگونکو
واسطے ہدایت دین کے سابق زمانے مین الہام ہوتے تھے قوراً
ماننے قران مین لکھا ہے کہ ایک سو چار صحیفہ نبیون پر اوترے مگر سوانے
توریت اور زبور اور انجیل کے سب جاتے رہے جنسے خبر ایک
الہام جدید کی ملتی ہے اور واسطے ثبوت اس بات کے کہ ایک نیا الہام ضرور
تہا اور یہہ کہ اصل انجیل مین ایک نبی آخری زمانے کے پیدا ہونیکا بیان
ہے مسلمان کہتے ہین کہ بیچ انقضاء ایام کے یہہ کتابین یعنے توریت اور زبور
اور انجیل بالکل غلط ہو گئی جو احکام کہ اول اوسمین تھے بدل گئے ایک
حکایت عیسے علیہ السلام کی رسالت سے کہ سنٹ بارنبس کو بانی اوس کا
جانتے ہین اور اوسمین عیسے علیہ السلام نے کچھ ذکر محمد صلعم کا کیا ہی بنام
ببری کلیت کے مسلمان اس بات کا یقین کرتے ہین کہ عیسے بیٹا مریم کا
ہے نہ خدا کا اور پچھلا نبی یہودیونکا معروف بہ مسیحا اور ظاہر کرنے والا
معجزونکا وہ انکار کرتے ہین کہ عیسے علیہ السلام کو سولی نہین ملی اور مطابق
مسلمانون نصارا کے جو اپنے مذہب سے زمان گذشتہ مین برگشتہ
ہو گئے تھے کہتے ہین کہ عیسے یہودیون سے بچکر چوتھے آسمان پر

 آسمان پر جانشین ہین اور بعضے عالم زمانہ حال دین محمدی کے حکایت مرقومہ بالا پر یقین نہین کرتے مگر وہ اس بات کو جائز پیدائش اونکی جو کہ کرامات الہی سے ہوئی ہے وہ مانتے ہین مگر یہہ یقین نہین کرتے کہ عیسےٰ خدا کا بیٹا تہا جون کہ مختلف زمانون مین لوگ دین سے گمراہ تہے تو وہ کہتے ہین کہ خدائے تعالےٰ نے انبیا واسطے اونکی ہدایت کے پیدا کئے جنمین سے بڑے آدم اور نوح اور ابراہیم اور موسےٰ اور عیسےٰ اور محمد خاتم النبین ہوئے اور جنکا مرتبہ اعلےٰ تر ہے حواس خمسہ سے معلوم ہوتا ہے کہ جسم بعد موت کے خاک ہو جاتا ہے اور حکمت سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد مرنے کے روح بدن سے جدا ہو جاتی ہے اگرچہ حکمت سے یہہ ظاہر ہوتا ہے کہ روح جسم سے علحدہ ہو جاتی ہے لیکن اوس سے یہہ ثابت نہین ہو سکتا ہے کہ روح بدون حواس خمسہ کے کیونکر کام کرتی ہوگی   باعث قصہ برپا ہونیکا درمیان یونانیون اور یہودیون کے درباب اسکی خواہش رازجوئے انسان کے ادنا تحقیق ہونا اسی حال کا ہے — ان لوگون کی رائے مین روح بعد مرنے کے ایک خاص مقام پر زیر زمین رہتی ہے لیکن مصنف یہودیون اور یونانیون کے بیان کرتے ہین کہ وہ مقام بہت باریک ہے — بعد ایک زمانے کے رائے لوگون کی درباب اسکے کچہہ مختلف ہوگئی تہی — یونانی اور رومی اوس زمانہ کے کہ عیسےٰ پیدا ہوئے جائے مذکور کو ایسی ایک جگہ جانتے تہے جہان کہ نیک اور بد ارواح کو موافق اونکے نیک اور بد اعمال کے انعام اور سزا ملین گی اور یہودیونکا یہہ گمان تہا کہ مرنے کے بعد اوس جگہ مین رنج اور راحت ملتی ہے   روح

بیچ حالت نوم اور غفلت کے نہین رہتے آٹہوین [illegible] ۲۹

۲۰۴ سورتون کی چند آیتون سے معلوم ہوتا ہے کہ مرتے ہی انسان کے روح
رنج و راحت مین مثل رنج و راحت عقبا کے گرفتار ہوتی ہے فرشتہ منکر اور
نکیر مرے ہوئے کے پاس آتے ہین اور اوس سے استفسار کرتے ہین
کہ وہ بندہ کسکا ہے مذہب اوسکا کیا ہے کون اوسکا نبی ہے اگر وہ مسلمان
ہے تو جواب دیتا ہے کہ مین بندہ خدا کا ہون دین میرا اسلام ہے محمد میرا نبی ہے
— حال کافرونکا اوس وقت یہہ ہوتا ہے کہ مارے خوف کے کانپتے
ہین — جو مسلمان ہین فرشتے اونکو توقع عیش اور نشاط کی دیتے ہین اور دل
اونکے شادکام ہوتے ہین اکثر واعظین مسجدونمین بڑے تردد سے بیان رنج
و راحت کا جسمین روح انسان کی بعد مرنے کے گرفتار ہوتی ہے کرتے ہین.
لیکن عالم غیر مذہب کے اونکا کہنا باور نہین کرتے اور اس بیان کو محض تضیع وقت
سمجھتے ہین اور مراد اوسکے سوا دل خوش کرنے کے اور نہین جانتے اور کہتے
ہین کہ فرق عالم و جاہل مین یہہ ہے کہ جس شئے کو سن کر وہ شادکام ہوتے
ہین عالم اوسمین تامل اور غور کرتے ہین جب تک حسن اور خوبی اوس
کیسی آگاہ نہین ہوتی تب تک اوس پر یقین نہین لاتے — یہہ مقدمہ
نیک کام کرنے کے اس جہان مین اور عیش و آرام ملنے کے عقبا مین
کلام اللہ مین تاکید بہت سی ہے مگر خاص یقین اوس وقت کا جسمین انعام
نیکیون کے ملین گے نہ محمد مصطفی ص نے جبرئیل امین نے خبر دی ہے
مگر احادیث مین اوس وقت کی بعض علامتون کا بیان ہے مثلا بگڑنا اخلاق
کا اور بت پرست ہونا لوگونکا اور فراموش کرنا خدا کا اور برپا ہونا ظلم کا
اور لڑائیان اور نمودار ہونے آثار عجب آسمان اور زمین پر اور اوترنا

اوترنا حضرت عیسیٰ کا چوتھے آسمان سے زمین پر اور داد دینے مظلومونکی اور انتظام کرنا جہان کا اور نیست اور نابود ہونا تمام جان دارون کا پھر پھونکنے سے سور اسرافیل کے فرشتے انسان حیوان جنات اور تمام جاندار اپنے اپنے شکل اور وجود مین عود کرین گے اور ذرہ جسم کی جو خاک ہوکر ہوا سے تتربتر ہوگئے ہین مجتمع اور اکھٹے ہون گے کلام اللہ مین بیان واردات کا اس طور پر ہے کہ جب اس زمین کی دوسری زمین ہوجاوے گی اور آسمان پگھلے ہوئے میل کی طرح اور پہاڑ دھنکے ہوئے روئی کی مثال کہ ہوا سے اوڑ اکر پھینک دئے ہو ہوجاوین کے تب قیامت برپا ہوگی جو لوگ انبیا اون پر ایمان نہین لاتے آتش دوزخ مین کہ ہمیشہ جلتی ہے داخل ہون گے ایسے ہی عذاب مین کہ ایک دوسرے سے سخت ہے نصاریٰ یہود آتش پرست بت پرست گرفتار آوین گے لیکن سب سے صعب تر عذاب مکارون پر کہ ظاہر مین جامہ نیکی کا رکھتے ہین اور باطن مین بدکار ہین نافذ ہوگا اور نیک و بد اعمال کا مسلمانون کے جایزہ لیا جاوے گا ازبسکہ نیک باطن ہونا ہر شخص کا باعتبار اعتقاد رکھنے اوسکے کلمہ اسلام پر منحصر ہے تو فقط اعمال نیک یا بد اوسکے دریافت کئے جاوین گے اور اعتقاد کا امتحان نہوگا ایک ترازو مین کہ جسکا حامل جبرئیل امین فرشتہ ہوگا اور ایک پلڑا اوسکا بہشت پر اور دوسرا دوزخ پر اور ایسا فراخ اور وسیع کہ جسمین آسمان اور زمین ایک طرف مین سما جاوین اعمال مسلمانون کے تولے جاوین گے بدلا بدی کا بدی ملے گی اور ظالم کی نیکیون مین سے ایک حصہ مظلوم کو ملے گا یا مظلوم کی برائیون مین سے ایک حصہ موافق جرم کے ظالم کو دیا جاویگا زیادتی رنج اور راحت سے نیک اور بد کام :

ہر شخص کو نصیب ہوگی — پل صراط پر سے جو بال سے باریک اور تلوار کی دھار سے
تیز تر ہے اہل اسلام گذرینگے وہ جو بدکار ہین دوزخ مین گرینگے کہ نیچے
اوس پل کے ہے — لیکن حق تعالے قرآن مین فرماتا ہے کہ جو لوگ کلمہ پر ایمان
لائے ہین آتش دوزخ سے محفوظ رہین گے اور جو کافر ہین وہ اوس آگ سے
کبھی رہائی نہین پاوینگے مگر جسین کہ بسبب بڑے گناہون کے پل سے عبور
نکرسکین گے اور دوزخ مین گرین گے بعد ایک مدت کے گناہون سے پاک
ہوکر بہشت مین داخل ہون گے جب کہ وہ جنت مین جاوین گے عمارات لطیف
اور عیش و نشاط اور طرح طرح کے آرام اونکے لئے مہیا ہون گے اور عیش
و عشرت مین حسین عورتون کے ساتھ کہ خلقت اونکی آب و گل سے نہین ہے
بلکہ اندام اونکا مشک ہے اور آنکھین اونکی مثل نرگس جادو فریب ہین مشغول
ہونگے ادنے سے ادنے مسلمان کو بہتر حورین ملین گی — اور لوازمہ
نشاط کے اسقدر مہیا ہون گے کہ آرزو دلکی آناً فاناً برآوین گی بیان
عیش اور خوشی کا جو عقبا مین حاصل ہوگا اسقدر صاف اور مصرح ہے کہ نا ممکن
ہے جو بغیر پڑہنے معنی الفاظ کے ہم اوس رنگینی عبارت کے جاوین — اون
مسلمانون کو کہ اس جہان مین علم اور عبادت مین فوقیت رکھتے ہین نعمتین
پاکیزہ تر نسبت مرقومہ بالا کی حاصل ہون گی یعنے حظوظ کہ عبادت اور معرفت
الٰہی پر مشتمل ہین — ایشیا کی ولایتون مین اکثر مستورات حقیر سمجھی جاتی ہین
اور اس سے یہہ قیاس کرتے ہین کہ اونکی عقل کم ہے لیکن محمد فرماتے ہین کہ اونکے
تئین روز حشر مین اپنے کامونکے جواب دینا ہوگی اور مرد خواہ عورت بشرطیکہ
کام اونکے صواب کے ہون اور مذہب اسلام کا رکھتے ہون نعمتین عقبا کی

کی موافق اپنے اعمال کے حاصل کرین گے — لیکن چونکہ اکثر کام مستورات ۲۰۷
کی نسبت مردون کے صواب مین کم ہوتے ہین — تو عیش اور آرام اون کے بہی کم ہون گے — قران مین کسی جا اس امر کا شرح بیان نہین کہ عورت اور مرد ایک ہی جگہ اور متفق رہین گے — محمدؐ نے نہین فرمایا کہ کون سے لوگ اون عورتون کے جو روز قیامت مین مقبول ہون گے — رفیق اور ساتھی ہونگے شاید کہ بقول گبن صاحب کے لوگون کے عیش اور آرام دنیا کے مین فرق پڑے بسبب پیدا ہونے احتمال کے کہ نکاح جو ایکبار ہو گیا ہی ہمیشہ کو رہیگا

اذا کرنا نماز کا بڑا فرض اہل اسلام کا ہے

— حکم اس باب مین اس نہج پر ہے کہ شکر بہجو خدائے تعالے کی جناب مین جبکہ شام ہو اور جبکہ تم فجر کو اوٹہو اور بعد دوپہر کے اور رات کو اور حمد اوسکی آسمان اور زمین پر ہے — تعریف نماز کی کلام اللہ مین یون ہی کہ وہ ارکان مذہب کا اور کنجی دروازہ بہشت کی ہے — لازم ہے کہ نماز پانچ وقت پڑہی جاوے یعنے پیشتر نکلنے آفتاب کے اور بعد دوپہر کے اور پہلے اور پیچہے غروب ہونے آفتاب کے اور فوراً بعد شروع ہونے رات کے — اذان نماز کی اونہین الفاظ مین کہ محمد نے مکہ شریف مین داخل ہونے کے وقت لوگونکو واسطے نماز کے بلایا ہے چاہئے کہ دی جاوے پڑہنا نماز کا کسی جائے خاص پر موقوف نہین یعنے جہان جا ہین وہان پڑہ سکتے ہین اور تمام جگہ واسطے عبادت خدا کے پاک ہے اکثر اہل اسلام بڑے غور اور تامل سے نماز ادا کرتے ہین اور اوس سے عجز اور انکسار اونکا اور حمد آفریدگار کی اور توکل اور بہروسا اوسکی رحمت کا ظاہر ہوتا ہے طریق

نماز پڑہنے کے مقرر ہین لیکن بعضے مدعی علم اور فضیلت نجی کی نماز کے رکعتونکا بجالانا کچہہ ضرور نہین جانتے فقط صادق ہونا دل کا لازم کہتے ہین — اس حکم سے کہ مکہ کیطرف کہڑے ہوکر نماز پڑہی جاوے بڑی حکمت ظاہر ہوتی ہے جبکہ پارسی مشرق کو رخ کرتے ہین جسکو وہ پاک سمجھتے ہین اسلئے کہ وہان سے طلوع آفتاب کا ہے اور قوم سبین ماہتاب اور ستارونکو جو طرف شمال کی ہین دیکھتے ہین تو دل اونکے ان اطراف کے مخاطب ہونے سے متوجہ جانب عبادت کے ہوتے ہین اس طرح بیت المقدس کی طرف کہڑے ہونے سے خیال یہودیونکا اوس مکان پر ہوتا ہے اور خیال مسلمانونکا کعبہ کی طرف نماز پڑہنے سے جانب اوسکی ہوتا ہے — موافق رسم یہود کے کہ پسند خاطر اکثر ایشیا کے باشندون کی ہے مسجدونمین بروقت نماز کے اور جب لوگ وہان جمع ہون عورتونکا جانا منع ہے — ازروئے قران کے مسلمانونکی عبادت کے لئے محمد صلعم نے برخلاف یہود اور نصاری کے کہ اونکے لئے ہفتہ اور اتوار مقرر تہا دن جمعہ کا واسطے عبادت خاص کے معین کیا ہے — جمعہ کو لوگ بڑے تکلف سے نماز جمعہ کی مسجدونمین پڑہتے ہین اور وعظ کلام اللہ کا واعظ لوگ کرتے ہین — لیکن پڑہنا نماز کا اور مشغول رہنا یاد الہی مین درمیان مسلمانون کے اسقدر واجب نہین جانا جاتا جیسا کہ ہفتہ یہودیون مین تہا یعنے روز جمعہ کا کلام اللہ مین اسطرح بیان ہے کہ تا وقت نماز اور اذان کے مسلمان جہان چاہین وہان جاوین اور اللہ کی نعمت سے مستفید ہون جس عبارت سے مراد ہے کہ بیچ اعمال نیک دنیا کے جنسے فرحت دل کو ہو مشغول ہوون — بہانا خاص ولایت عربا مین

کرنا مین باعث قوت اور فرحت مزاج کا ہے اور اکثر طہارت اور صفائی 9
ظاہر سے پاک اور نیک ہونا باطن کا متصور ہے — صفائی اور طہارت
بدن کی واسطے درستی اور اجابت نماز کے محمد صلعم فرماتے ہین کہ لازم ہے
— احکام اس باب مین یہان تک سخت ہین کہ اگر صحرا مین پانی نہ میسر ہو تو خاک
سے تیمم کرنا چاہئے — لیکن ایک مصنف اہل اسلام کا بعد بیان کرنے طرق مختلف
وضو کے اوس فصل کو اس قول پر ختم کرتا ہے کہ سب سے بڑی صفائی دل کی
ہے اور پاک ہونا باطن کا برے برے خیال اور اغراض سے کہ جنسے خاطر
اور طرف مایل ہو واسطے عبادت کے ضرور ہے — ہرچند محمد صلعم اس
امر سے خوب آگاہ تھے کہ بجالانے شرایط نماز کے سے پڑھنا نماز کا لازم
آتا ہے لیکن لوگون کو یون نہین فرمایا کہ ان شرایط کو فرایض عظیم سے جانو
اور مقبول ہونا نماز کا ان پر موقوف ہے — قواعد اخلاق کے جو محمد صلعم
نے بیان کئے ہین لایق تحسین کے ہین وہ فرماتے ہین کہ وہ لوگ مقبول ہونگے
جو مشرق اور مغرب کو کھڑے ہوکر نماز پڑھتے ہین — بلکہ مقبول وہ لوگ
ہین جنکا اعتماد خدا تعالے پر ہے اور جو روز حشر اور کلام اللہ اور پیغمبر اور
فرشتون پر یقین لاتے ہین اور محتاجون اور مستمند رشتہ دارونکو اور یتیمون کو
خدا کی راہ مال دیتے ہین اور بندہ اسیرون کو رہا کرتے ہین — اور
نماز بلا ناغہ پڑھتے ہین — اور زکات غربا کو دیتے ہین اور اپنے
اقرار پر قایم رہتے ہین اور عہد کو وفا کرتے ہین — اور تکلیف اور
مصیبت مین صابر رہتے ہین ایسے لوگ سچے اور ایمان دار ہین اور
خدا سے ڈرتے ہین

 سوائے روکنے طبیعت اور خواہشون نفس کے تکلیف اور ایذا بدن کو بھی دیجاوے
تاکہ اغربد سے محفوظ رہین عقل اسکو مستند جانتی ہی بلکہ ایک مسئلہ نیاب کامل
کرنا مفہوم غلط پر معلوم ہوتا ہے ـــ روکنا خواہشون کا بعض صورتون مین بیقدر
کہ اوس سے نقصان جسم کا یا باطن کا نہو نہایت پسندیدہ معلوم ہوتا ہے اور
اسمین اور مسئلہ مین کہ بعضے تعصب سے مسلم جانتے ہین فرق زمین اور آسمان
کا ہے مطلب روزہ رکہنے سے بری ہونا اعمال بد سے ہے نہ پہنچانا رنج کا
بطریق سزا کے اسواسطے کہ موافق حدیث انبیا کے جو مناسبت عقل سے رکہتے
ہین یہہ ہے کہ زندگی جو حال مین موجود ہے واسطے امتحان کے ملی ہے اور
سزا بدی کی عوض کی عقبے مین دیجاوے گی ـــ اس دلیل سے لازم
آتا ہے کہ لوگونکو یہہ کہا جاوے کہ ہر وقت ہر لحظہ اپنی خواہشون کو جیسا
اوپر بیان ہوا روکین اور نفس پر قابض ہون ـــ واسطے روزون کے مہینہ
رمضان کا مقرر ہوا ہے اور حساب مہینون کا چاند سے شمار کیا جاتا ہے
درمیان روزہ کے صبح سے شام تک کہانا پینا ہر چیز کا منع ہے ـــ
محمد فرماتے ہین کہ حکم روزہ رکہنے کا صادر ہوا تاکہ تمکو خوف خدا کا ہو ـــ
اور مہینہ رمضان کا جسمین کلام اللہ اوترا واسطے روزون کے مقرر ہوا
ـــ جو لوگ کہ صحیح اور تندرست اور اپنے شہر و نمین مقیم ہین لازم ہے
کہ سارے مہینے رمضان کے روزہ رکہین ـــ مگر جو کہ بیمار یا مسافر ہون
ـــ روزہ قضا کرین بعد صحت یا اقامت کے اون دونون کے بدلے
روزہ رکہین ـــ روزون مین صبح سے شام تک وہ کام نکرین جسسے
حواس خمسہ خوش ہوتے ہین ـــ لیکن بعد غروب آفتاب کے ..

کے بہوک پیاس دفع کرین

اس باب مین مقولہ ایک خلیفہ کا یہ تہا کہ نماز سے آدہے دُور تک بیچ درگاہ خدا کے پہونچتے ہین — اور روزون سے آستانہ تک — لیکن خیرات سے اندر جانا میسّر ہوتا ہے — بعد ایک برس کے چالیسوان حصہ مال کا واسطے زکات کے شرع سے مقرر ہی — پر چاہیے کہ علاوہ اوسکے بہی کچہہ خیرات غربا اور مساکین کو دیجاوے مگر دینا زکات کا شرع سے واجب ہے — مدت مدید سے اکثر ملکونمین جنمین عملداری اہل اسلام کی ہے رواج زکات دینے کا جاتا رہا ہے — اور خیرات کرنا فقط لوگون کی نیک طبیعت اور سعادت پر موقوف ہے — امام حسن خلف علی مرتضے اور سبط محمد مصطفے نے دوبار اپنا مال محتاجون کو بانٹ دیا اور خلیفہ عمر اور خلیفہ ابوبکر ہر ہفتہ مین جو کچہہ مال احتیاج سے بچتا غربا کو دے دیتے تہے — پیداواری زراعت اور باغ کی اکثر مشرق کی ولایتونمین بغیر کچہہ دینے کے اسمین سے فقیرونکو جمع نہین کیجاتی — غریبون کو اجازت خوشہ چگنے کی تہی — اور پیغمبر ایوب فرماتے ہین کہ چگنا اونکا بہی ظالم اور بیداد گر کے کہیتون سے واجب تہا — اجرات کرنے غلہ انار زیتون خرما اور نعمتین حق تعالے کی محمد صاحب نے کلی اجازت لوگونکو دی ہے — پر اونہین لازم ہی کہ غریبونکو بروقت اکٹہا کرنے پیداواری زمین کی کچہہ دیوین

مسجد حرم

مکہ کو عرب والے بدل چاہتے تہے اور واسطے اوسکی زیارت کے کہ نہایت بزرگ اور مقدس مکان عربستان مین ہے ہر ضلع سے سال بسال جایا کرتے تہے — وہان تین سو ساٹہہ بت بصورت انسان

اور حیوانات کی تہین جنکو لوگ پوجتے تہے — مکہ مین ایک عمارت بہت
نفیس گہ آراستہ بکہا ہوئی ستونون اور منارون سے بنی ہے وہ جا جس جگہ چھوٹا
حجرہ جسکو کعبہ کہتے ہین واقع ہے — طول اوسکا شمال سے جنوب کو چونتیس
ہاتہہ اور عرض اوسکا مشرق سے مغرب کو تینتیس ۳۳ ہاتہہ ہے اور ارتفاع اوسکا
ستائیس ۲۷ ہاتہہ کا ہے — روشنی اوسمین ایک دروازہ اور ایک کہڑکی
سے آتی ہے — چہت اوسکی دوہری ہے اور تین چوبی ستون ہشت پہلو
شکل پر قایم ہے — پانی چہت کا ایک ستون کے پرنالہ سے زمین پر گرتا
ہے — ایک چہوٹا مکان بارش کی حفاظت کے لئے چاہ زمزم پر بنا
ہوا ہے — یہہ چشمہ پانی کا کہ عرب کے لوگ نہایت پاک جانتے ہین
واسطے دفع کرنے پیاس اسمعیل پیغمبر کے جبکہ ہاجرہ ماں اونکی صحرا مین بہٹک
رہی تہین اور اونکو گود مین لئے پہرتی تہین — ظاہر اور جاری ہوا وہ خاص
شئے کہ زایرین مکہ جسکی بہت تعظیم کرتے ہین — ایک سیاہ پتہر ہے لوگ
کہتے ہین کہ یہہ سنگ آدم کے وقت مین آسمان سے زمین پر اوترا تہا
جبکہ طوفان آیا پہر بہشت مین لیگئے جبکہ ابراہیم پیغمبر نے کعبہ بنایا پہر واپس
آیا یہہ پتہر مابین مشرق اور جنوب کے بیچ ایک گوشہ مکان کے چاندی
کے خانہ مین رکہا ہوا ہے جو کوئی حج کو آتا ہے اوسے بوسہ دیتا ہے
سابق مین جسوقت لوگ کعبہ کے پاس جاتے تہبند اور ردا کے سوا
کپڑے پہینک کر گرد اوس مکان کے سات بار طواف کرتے تہے
اور سات ہی دفعہ حجر اسود یعنی سنگ سیاہ کو بوسہ دیتے اور سات
دفعہ بتونکو سجدہ کرتے اور صفا اور مروہ مین دوڑتے اور بیچ گہاٹی..

۲۱۳ گہاٹی منا کے اونٹ گاوہ بہیری قربان کرتے اور آخر کو بال سر کے اور ناخن کاٹکر پہلے آتے تہے ان رسوم کا بالکل منع کرنا خواہش محمد ص کی نہتی قاعدہ مذہب اہل اسلام کا مانع پرستش بتون کے سے تہا ہر چند کہ مطالب حج کی جو پیشتر شیوع مذہب اسلام کی تہی سب نہ رہی پہر بہی بہت سی صورتونمین لوگ رواج قدیم کے پابند ہوئے اور مثل طایع کی اون چیزون کیطرف جو پہلے عزیز تہین باقی رہی — جب لوگون نے دین محمد کا قبول کیا تب بہی اونکی عادات قدیمہ بحال رہین — اور محمد ص نے بہی اجازت اونکی دی لیکن بُت پرستی بالکل منع ہوئی — پہر محمد صلعم نے اپنے احادیث مین واسطے حج کے لوگون کو بہت تاکید کی ہے وہ فرماتے ہین کہ جو کوئی اہل ایمان سے ہو اور ایکبار بہی باوجود استطاعت کے حج نکرے تو اوسمین اور ایک یہودی یا عیسائی مین کچہہ فرق نہین — واعظ لوگ کہتے ہین کہ فقط دور سے کعبہ کا دیکہنا اور اندر اوسکے نماز نہ پڑہی ہو نزدیک اللہ تعالے کے برابر ایک سال کی عبادت کے کا اور جا کیجاوے ثواب رکہتا ہے — مکہ شریف سے دوسرے درجہ مین مدینہ کی مسجد کو لوگ مقدس جانتے ہین جسکی تعمیر پیغمبر ص نے کی ہے — اس مسجد مین پیغمبر درس کہتے تہے اور نماز پڑہتے تہے — اور بعد وفات کے اوسکے پاس دفن ہوئے — طواف کعبہ کا کرکر قافلہ حاجیونکا اس مسجد کی زیارت کو آتا ہے — کعبہ اور مدینہ کو واسطے شرف اور بزرگی کے حرمین شریفین کہتے ہین — اور مدینہ وہان کے خادمون کا برابر سلاطین قسطنطنیہ کے تصور کرتے ہین — رسم ختنہ کی ابراہیم پیغمبر ص کے وقت سے اونکی اولاد مین رایج ہی ہے بلکہ قدامت اس رسم کی بہی ابراہیم سے پہلے ممالک مصر اور ایشیا

 اٹھو پیا اور اور وہین جہان کہ مذہب یہودیونکا شایع نتہا پرانے پرانبعض مصنفین کی تحریر سے ثابت ہوتا ہے ٭ بلکہ زمان حال مین بیچ ولایت مصر کے سنت مسلمانون کی عورتون کی بطریق معالجہ کے ہوتی ہے — اغلب ہے کہ ابتدا مین موافق اوس رسم کے ہوتی ہوگی — ہرچند اجازت اس امر کی کلام اللہ سے نہین پائی جاتی — اور خلاف رواج ترکون کا ہے — نصارا کو بیٹ مین طریق سنت کرنے کا جاری ہے — قران مین کوئی حکم خاص اس باب مین نہین مگر عربستان مین بیچ قوم اسمعیل کے کہ اولاد ابراہیم علیہ السلام تھے سے ہی یہہ امر رایج تہا اس لئے محمد صلعم نے اس نہج سے بیان کیا ہے — کہ گویا وہ رواج عام اہل عرب کا تہا — اور حکم شرع مین اسلئے کچہہ کسر اور شبہہ نہین — ممانعت شراب پینے کی اہل اسلام مین برعکس رواج بہت سے ممالک مغرب کے ہے ٭ گو عقل مصلحت اس امتناع کی نہین جانتے — لیکن حکم شرع کا جس سے شراب پینا منع ہے — نیا نہین اسلئے کہ پہلے دین محمدی کے بہی عرب اور مصر کے لوگ بہت کم شراب پیتے تہے — ظاہر اسبب اوسکا یہہ تہا کہ ملک مصر کا ہموار اور میدان ہے — انگور جو پہاڑ مین افراط سے ہوتے ہین وہان بہت تہوڑے ہوتے ہین — باوصف ناقص ہونے زمین مصر کی نسبت انگور کی اگر انگور وہان بوئے جاوین تو طغیانی دریائے نیل کی موسم انگور مین زراعت انگور کو بالکل برباد کردے بعضی جا مین مصر کے البتہ ایسے ہین کہ وہان انگور پیدا ہوسکتے ہین — لیکن وہ بہت کم ہین قوانین بنانے والے مصر کے نے اس امر مین مذہب کو مددگار اور پشت پناہ جان کر شراب انگوری کے بنانے سے

نے بالکل ممانعت کی فقط اناج کے عرق نکالنے کی اجازت دی — وہ لوگ خمر کو بہت بڑی چیز اور نہایت مکروہ شئی جانتے تھے اور یہہ کہتے تھے کہ وہ مصر کے دشمنون کا خون ہے مصر سے کہ ولایت علوم اور حکمت اور دین کی تھی — اور نکو نین بہی اس اعتقاد نے شیوع پایا — قوم تیپجی ایران کی شراب کو شیاطین کا خون اور زہر جانتے تھے — اور جو اونمین سے عیسائی ہو گئے اب تک اوس سے احتراز کرتے ہین — تواریخ سابقہ عربستان سے دریافت ہوتا ہے کہ پہلے وہان شراب پینا منع تہا — اور ہیغیر جریمیا جو بارہ سو برس سے پہلے محمد صلعم سے تہا کہتا ہے — کہ ایک گروہ رئیسون عرب کیسے ہمراہ قوم یہود کے عربستان سے آئے — اور آٹھہ سو برس بلیستان مین سکونت پذیر تھے طریق اور رسومات اپنے بزرگون کے نچھوڑے یعنے تعمیر کرنے مکان سے اور بونے زمین کے سے اور پیدا کرنے انگور اور پینے شراب کیسے باز رہا — یہہ رواج ممالک شرقیہ کے اور ممانعت قوانین کی نسبت شراب پینے کے موافق حال اون ممالک کے ہے اور موجب فایدہ کا ہے — منٹسکیو صاحب کہتے ہین کہ گرم ولایتون مین پانی جو خون کے ساتھہ آمیز ہے بسبب گرمی کے پسینہ ہو کر نکل جاتا ہے — اور واسطے جبر اس نقصان کے پانی پینا لازم آتا ہے — اس جہت سے پانی بڑے کام کی چیز ہے اور جو بجاے اوسکی شراب پی جاوے تو وہ اوس خون کو جس سے پانی بخار ہو کر نکل گیا ہے جما دیوے — ان وجوہات کے غور کرنے سے قوانین محمدیہ نہایت مناسب حال عربستان کے معلوم ہوتے ہین علاوہ اسکے گرم ولایتون مین شراب کے پینے سے فتنے اور شرارت عظیم برپا ہوتی ہین یہانتک

گمان ہوتا ہے کہ قوانین بنانے مین بلحاظ دو ولایتون کے چاہئے۔ کہ ایک امر مین فرق معلوم ہووے اور قوانین مختلف ہون

مقصود ممانعت جُوا کھیلنے کے سے وہی ہے۔ جو امتناع شراب پینے ہے یعنی فایدہ اور رفاہیت خلق کی۔ بسبب فہراردن فکر اور سردروی انس جہان کی طرح طرح کے شغل واسطے تشفی خاطر اور دل بہلانے کے عمل لائے جاتے ہین۔ لیکن بعضون سے مثلاً قماربازی سے نقصان اور شرارت پیش آتا ہے۔ اور اسی واسطے ممانعت اوسکی مذہب اور قوانین سے وقوع مین آتی ہے۔ جو کام آدمی کرتا ہے کہ یا پیش تابع اتفاق کے ہوتا ہے اور اوسکی تعمیل مین اعتماد اتفاق پر مانند بازی جوئے کے کرنا پڑتا ہے۔ لیکن ناحق ڈالنے سے ایک شئے کے جوکھون مین جیسا کہ بہ لعر جوئے مین ہوتا ہے۔ جرم اور گناہ صادر ہوتے ہین اور بربادی بہت سے گھرون کی ہوتی ہے۔ یہہ موجب ہے کہ طلبگار نیک اخلاق کے جوئے کو کہ اوسمین اکثر طماع اور کاہل وجود اور سُست مزاج اشغال رکھتے ہین براجانتے ہین اور احتراز کرتے ہین۔ لیکن قیاس چاہتا ہے کہ ممانعت سخت از روی مذہب کے اور بھی از روے قوانین کے قماربازی سے چاہئے کہ خاص گرم ولایتونسے تعلق رکھے اسلئے کہ وہان اکثر مزاج لوگونکا گرم اور جلد ہوتا ہے اور نفس اونکے کم تابعدار ہوتے ہین۔ قوانین ہنود وغیرہ قوانین ہنود مین جو بہت پہلے زمانہ مین مرتب ہوئے تھے ممانعت قماربازی کی ثابت ہی۔ جتنے کہ لوگون کے اخلاق بگڑتے گئے اوتنے ہی قوانین شاقہ درباب

باب پانچوان

در باب امتناع قمار بازی کے جاری نکئے گئے — سلاطین عیسائی مذہب
قسطنطینہ کے نے پادریون کو ممانعت اون کہیلون کی کی جسمین شرط بازی کی لگائی
جاتی ہے — اور باقی رعایا کو بہی اسیطرح ممانعت کی الا شادی یا کسی تہوار
کے دن مین — قوم یہود مین کہیلنا جوئے کا حرام تہا — محمد صلعم فرماتے ہین
کہ جو لوگ جوا کہیلینگے قہر الہی اونپر نازل ہوگا — مگر واسطے شطرنج کہیلنے کے
ممانعت ایسی نہین — ہندوستان کے اضلاع مغربی سے لوگ اس کہیل کو
ایران مین لیگئے — وہان سے وہ کہیل قریب آغاز زمانہ اسلام کے عرب مین
پہونچا — مطلب ایجاد کرنے والے کا اس کہیل سے گو کچہہ ہو — لیکن
جس سادگی اور خوب صورتی کے ساتہہ لوگ یورپ کے اوسے کہیلتے ہین
اور اوس سے نصیحتین بادشاہونکو ہوتی ہین ہر چند کہ مرتبہ اور حشمتین اونکی بڑی
ہین واسطے استحکام ریاست کے اور اجرائے امور سلطنت کے ساتہہ عدل
اور انصاف کے بہت ضرور ہے — سب پر ظاہر اور لازم ہے کہ اس
کہیل کو بڑی ایجاد علوم سے جانین — بادشاہ تمرلنگ نے شطرنج
کی چالون سے حکمت لڑائی کی سیکہی — اور مسجد کے ملاؤن کے معاملات
دنیوی مین اوسے تیزی اور افزائش ہوش کی حاصل ہوتی ہے * — علاوہ
اون قوانین مذکورہ کے بہت سی پند اور نصیحت واسطے اعمال نیک اور
کار صواب کے — کلام اللہ مین مندرج ہین جیسا کہ مت بے انصاف ہو
اوروں سے تاکہ وہ بے انصاف ہوں طرف تمہاری — طمع نکرو اوس
شئے کی کہ اللہ تعالے نے خاص ایک کو بخشی ہی — رعایت کرو اپنے

---

* چونکہ یہہ کہیل بالکل عقل اور تدبیر پر منحصر ہے اسلئے حکمائے محمدی کہتے ہین کہ اسکا کہیلنا جائز ہے

 والدین کی اور رشتہ دارون کی اور ہمسایون کی اور دوستون اور مسافرون کی
اور قیدیون کی جو تمہارے مطیع ہین — کیونکہ خدا مقبول نہین کرے گا
مغرور اور خودپسند کو جو لالچ اور طمع رکھتے ہین اور اورون کے دلمین طمع پیدا
کرتے ہین اور جو خدا کی نعمت کو چہپاتے ہین اور جو خیرات دیتے ہین
واسطے ریا کے — اے مسلمانون انصاف پر نظر رکھو جبکہ تم کسی مقدمہ
مین طلب کئے جاؤ گواہ ہوکر اسلئے کہ تم روبرو خدا کے ہو — اور
بسبب کدورت کے بلے انصافی کسیکی مت کرو — اور اول بہت سے
قوانین کہ کلام اللہ مین مندرج ہین شامل اخلاق کے بیان ہو چکے ہین
اسلئے کہ دونون ذکرون مین چندان فرق نہین — لیکن بعض قوانین کا
کہ ذکر نہین ہوا ہے بیان کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے — قوانین اسلام
کے ظاہرا موافق حال عربستان کے بنے ہین — لیکن اب سارے
ملکونمین قران کو کتاب قوانین کی مثل عرب والون کے جانتے ہین
— اگر اعتراض ان قوانین پر کیا جاوے کہ اونسے فقط فایدہ مسلمانون
کا متصور ہے — تو اوس اعتراض سے قوانین لوما کے اوسولن کے
کہ پہلا قوانین وان روم کا اور دوسرا یونان کا تہا بری نہین ہین —
قوانین اونکے بخوبی موافق حال اون ملکون کے اون زمانون مین تہے
— اصول اخلاق کے ہر جگہ یکسان ہو سکتے ہین — لیکن قوانین
ممالک مختلفہ کے مناسب حال اور دستور اور ارا لوگون کے ہوتے ہین —
جبکہ قوانین کہ بیٹہکر ایک گوشے مین بنائے جاوین جب تک موافق
حال رعایا کے نہون تعمیل اونکی نہین ہو سکتی

واسطے متعدد نکاحون کے قوانین یہوؔد سے ظاہرا ممانعت تہی — جب کہ یہودیون 219
نے بیبلن کی قید سے رہائی پائی بالکل بہت سی عورتون سے نکاح کرنے کا رواج جاتا رہا بلکہ پہلے اوس سے بہی کم لوگ ایسا کرتے تہے — سلیمان ایک اچہی بیوی کے بیان مین یون کہتا ہے کہ وہ جس گہر مین رہتی ہی اوسکی مالک ہوتی ہے — اور وقوع مین آنا اس امر کا بعید ہے — جس صورت مین کہ ایک شخص کی کئی بیویان ہون کہ وہ محض واسطے خوشی شوہر کے ہوتی ہین — اور خانگی امور مین کچہہ دخل نہین رکہتین — قوانین بنانے والے رُوم اور یونان کے ایک بیوی سے زیادہ کرنے کی ممانعت کرتے تہے — افلاطون کی رائے مین بہت سی بیویون سے نکاح کرنا درست ہتا — لیکن اہل یونان ہرچند اوسے بڑے علما سے جانتے تہے اعداد اوسکا ادب لازم مانتے تہے — پر اس رائے مین اوسکا خلاف کرتے تہے — قوانین محمد مین سے ہر ایک شخص کو چار بیویون تک نکاح کرنے کی اجازت حاصل ہے — مگر غیر کی بیوی سے صحبت کرنی منع ہے — اس صورت مین حاکم کیطرف سے اوسپر سزا عاید ہوتی ہے بلکہ کلام اللہ مین حکم اس نہج سے ہے کہ ہر شخص کو جائز ہے کہ چار عورتون تک نکاح کرے — سواے حرم کے یہہ قید چار بیویون کی موافق رواج قدیم یہودیون کی تہی — اور پرانے مصنفون سے بہی معلوم ہوتا ہی کہ اوسکے پادریون کی اجازت چار بیویون تک تہی — یوروپ کی ولایتون مین جیسے کہ مذہب عیسائی نے قرار پایا فقط نکاح کو درست اور عزت دار جانتے ہین — قوانین یہود سے حرم کی بہی اجازت ہتی اگر کسی حرم سے

زنا سرزد ہوتا تو اوسکو بہ نسبت نکاحی کے کم سزا ہوتی — پہلے کو فقط
سزا تازیانون کی تہی اور دوسری کو جان سے مارنے کی — رومیون
مین یہہ ایک خاص رسم تہی کہ جب ایک بیوی کو وفادار اور نیک جانتے تو
اوسکو درجہ بڑی بیوی کا دیتے تہے — جس وقت وہ ایک لونڈی سے
نکاح کرتے تہے اولاد اوسکی برابر اولاد نکاحی بیوی کی متصور تہی — اور
قوانین مین حقیت کے نسبت کچہہ فرق نتہا — دونو کی اولاد برابر حق حصہ
لینے کا باپ کے مال سے رکہتی تہی — لیکن اولاد کنچنی کی بالکل اس حق سے
خارج تہی — حرم اور نکاحی بیوی مین فقط ازروے شرع کے اتنا فرق
تہا کہ نکاحی بیوی بروقت طلاق دینے کے مہر طلب کرسکتی تہی — برخلاف
حرم کے کہ وہ نہین طلب کرسکتی — عزت مین ایک کی دوسری سے کچہہ فرق
نہین اور اولاد انکی بہی آپسمین برابر مرتبہ اور استحقاق رکہتی ہین

آئین قدرتی سے نکاح کرنا نزدیک کے رشتہ دارون کے ساتہہ منع نہین ہے
— بعضے یہہ کہتے ہین کہ دل انسان کا اوس امر کو برا جانتا ہے اور اوسسے
کنارہ کرتا ہے — مگر یہہ گمان اونکا غلط ہے — کیونکہ اون حکماون سے
جنکو قدرت اور انسان کی آئینون مین تمیز نتہی اس رائے نے رواج پایا —
اور یہہ بات تواریخ سے بخوبی ثابت ہے — نہایت عقلمند لوگونمین
جیسے کہ اہل یونان مصر اور ایران اور فنیشیا کی — اور نہایت وحشی
قومون مین جیسے کہ امریکا کی رسم شادی کی بہت قریب کے رشتہ
دارونمین نہ تہی

سبب امتناع نکاح کا قریب کے رشتہ دارونمین یہہ ہے کہ اگر ممانعت

باب پانچوان

ممانعت اِس امر کی نہوتی تو بہائی اور بہنون مین اور وغیرہ قرابت والون مین
جو ایکجا باہم اور متفق رہتے ہین پاک محبت نرہتی ـــ اور اونکی نیت
اور اخلاق بگڑ جاتے اسلئے قواعد نکاح کے اون رشتہ دارونین جنکی نسبت
جانیدہے ـــ ہر عہد اور ہر ملک مین مختلف ہین یعنے بعضونین اون قواعد کے
رُو سے بہت طرح کے رشتہ دارونمین نکاح ہو سکتا ہے ـــ اور بعضون مین
کم ـــ اور دور کے رشتہ دارون کے ساتہہ ـــ جسقدر کہ زیادہ یا کم
اجازت نکاح کی رشتہ دارونین ہوتی ہے ـــ اوسیقدر اونکے آپس مین
آمدورفت کم زیادہ ہوتی ہے ـــ قوانین نبانے والے روم کے سنلے
درجے اون رشتہ دارون کے جنمین پہلے سے نکاح کرنا منع تہا زیادہ نہین
کئے ـــ نکاح بہن کا بہائی سے اونکے نزدیک منع تہا لیکن چچا کی بیٹی سے
درست تہا اگرچہ چچا کو بطور باپ کے جانتے تہے ـــ رومیون مین رسم
بوسہ لینے کی مرد عورت مین جاری تہی مگر اون رشتہ دارون مین تہی
جنمین شادی ناجایز اور بہت نزدیک کا رشتہ تہا ـــ مانند رسم مذکور کی
عربستان کی بہی رسم ہے ـــ کہ عورتین وہان کی اون رشتہ دارون کے
سامنے جنسے شادی کرنی منع ہے ـــ نقاب اوتار ڈالتی ہین ـــ
جن صورتون مین نکاح منع ہے قران کے چوتہے سیپارہ مین اس طرح
بیان کیا ہے ـــ نکاح اوس عورت سے نکرو کہ تمہارے باپ کی
بیوی ہووے یا تمہاری ما یا بیٹی یا بہن یا چچی یا پہوپہی یا بہائی کی بیٹی یا
ہمشیرہ زادی یا سوتیلی یا ماد سکی اولاد یا خوشدامن یا سالی یا بیٹے کی
اختیار طلاق دینے کا
بیوی ہووے

شوہر کو زن کے تئین مناسب معلوم ہوتا ہے ۔ مگر قباحتین کہ اوسسے اولاد کو ہوتی ہین اور زن و مرد کو جو ترغیب جدا ہونے کی ہوتی ہے مانع اس امر کے ہین ۔ اسی لئے قوانین بنانے والون نے سخت قیدین طلاق کی مقرر کی ہین ۔ حسب قوانین روم کے فقط رضائے شوہر پر طلاق دینا بیوی کا منحصر تہا ۔ ابتدا مین جب کہ اطوار لوگون کے نیک تہے تو یہہ اختیار کو کم عمل مین لاتے تہے ۔ اور قباحتین کم وقوع مین آتی تہین مگر جب اطوار لوگونکے بد ہوگئے تو فرائضات نکاح کو بہت کم لحاظ کرتے تہے عیسائی بادشاہون نے شریعت حضرت موسےٰ کی درباب نکاح کے غور فرماکر جن صور تونمین طلاق دینا جایز تہا مشخص کین ۔ ازروئے شریعت موسیٰ پیغمبر اور محمد مصطفےٰ کی مرضی شوہر کے واسطے طلاق دینے بیوی کی کفایت کرتی ہے ۔ مگر ایک اور قید نسبت طلاق کے کلام اللہ مین اس طور سے بیان کی ہے ۔ کہ شوہر اپنی بیوی کو اول اور دویم مرتبہ طلاق کے گہر مین لاسکتا ہے پر جب تیسری بار طلاق دیوے تو جب تک بیوی اور خاوند سے نکاح نکرے ۔ اور وہ اوسے طلاق دیوے تب تک وہ بیوی پہلے خاوند کی بیوی نہین ہوسکتی ۔ برخلاف قواعد آدمیون اور یونانیون کے کہ اونہون نے مرد عورت کو اجازت درخواست طلاق کی برابر دے رکہی تہی ۔ محمد علیہ السلام نے اختیار طلاق کا صرف شوہر کو دیا ہے ۔ بیوی اس اختیار سے محروم ہے ۔ الا جب کہ خاوند بالکل خبر گیری بیوی کی نکرے ۔ جو عورت آپ سے طلاق چاہے اور خاوند اوسکا راضی نہو تو یہہ امر وقوع مین نہین آسکتا ۔ اسی سبب اکثر عورتین خاوند سے الگ نہین ۔

نہین ہوسکتی — اور بجز فہمایش یا تنبیہ کرنے خاوند کے کہ وہ نہین طلاق دیوے اور کچھہ چارہ نہین ہوسکتا

زمان سابق مین جب کوئی عورت عربستان کی زنا کرتی اوسکو ایک مکان مین بند رکھتے تھے جب تک کہ وہ مرجاتی تھی — لیکن جب مذہب اہل اسلام کا اوس ملک مین مقرر ہوا شرع سے حکم سنگسار کرنے کا زانیہ کے لئے بعد گواہی دینے چار گواہون کے صادر ہوا — غلستان مین جو عورت بدکار ہووے تو اوسکے خاوند کو اتنی رسوائی نہین ہوتی جتنی کہ اوسکے ماباپ بھائیونکو ہوتی ہے — موافق رائے عوام کے باپ بھائیونکو بری عورت کے اوسکے مارڈالنے کا اختیار حاصل ہے — یہہ اختیار شوہر نہین رکھتا اسلئے کہ اونکو یہہ گمان ہے کہ رشتہ شوہر کا بعد طلاق دینے کے عورت کے ساتھہ نہین رہتا — برخلاف باپ اور بھائی کے کہ ناتا اونکا کسی طرح جیتے جی نہین موقوف ہوسکتا — ترکستان مین اگر شوہر اپنی بیوی کو اور اوسکے آشنا کو بروقت فعل شنیعہ کے مارڈالے تو مفتی کے ہان سے اوسے کچھہ سزا نہین ہوتی

ممالک شرقیہ مین بعضے جانورونکا گوشت کھانے سے صحت جاتی رہی اور مرض پیدا ہوتے ہین اس واسطے قوانین بنانے والون نے جانورون کے پاک اور ناپاک مین تقسیم کی ہے — یعنے بلحاظ صحت کے بعضونکا کھانا درست اور بعضونکا نادرست ہے — اکثرون نے اون جانورونکا کھانا جنسے نقصان پیدا ہو منع کیا ہے — اور باقی جانورونکا کھانا یا نکھانا لوگون کی خواہش پر چھوڑ رکھا ہے — موسے علیہ السلام نے دونو

 اقسام کے جانورون کو یعنے جنکا کہانا حلال یا حرام ہے تشخیص کیا ہے ۔ لیکن محمد صلعم نے قسم اول کو یہہ خوب دریافت ہے کہ سور کہانے سے پہوڑا پہنسی وغیرہ جرام پیدا ہوتا ہے ۔ قطع نظر اسکے غلاظت اوسکی موجب تنفر مزاج کا ہوتی ہے یہی سبب ہے کہ اکثر ولایتو نمین ایشیا کی اس جانور کے گوشت سے نفرت اور احتراز ہے ۔ ممانعت خوک کی کلام اللہ مین اس طور پر واقع ہے ۔ تمکو منع ہی خوک کا گوشت کہانا اور جانورون کا خون پینا اور ایسے جانورونکا جو آپ سے مرجاوے یا کسی بت کی بہیٹ کیا جاوے یا کہ گلے مین رسّی ڈالنے سے مرجاوے یا کسی صدمہ سے یا گرکر مرجاوے یا کوئی اور جانور سینگ سے مار ڈالے یا کوئی درندہ جانور پہاڑ ڈالے مگر پیش از مرنے کے تم اوسکو ذبح کر لو

پیشتر مقرر ہونے دین اسلام کے عربستانمین متروکہ میت کا اون وارثونمین کہ قابل جنگ کے ہوتے تقسیم کیا جاتا تہا ۔ اور جو کہ صغر سن نابالغ ہتہیار بند نہو سکتے ترکہ سے محروم رہتے تہے اس جہت سے معصوم بچے اور بیواؤن کو حصہ مال کا نہ ملتا تہا اور پرورش اونکی بہت دشوار تہی ۔ مہر عورت کا بہی بعد مرنے شوہر کے نہ ملتا تہا ۔ محمد صلعم کے عہد سے یہہ خرابی اور بیدادی دفع ہوئی ۔ کلام اللہ کے چوتہے سیپارہ مین قوانین متعلق وراثت اور مہر بیوی کے یون بیان کئے ہین ۔ مہر عورتونکا اونکو دو اور حق لڑکون خوردسالکا جو کم عقلی کے عیب سے اپنے کامون کے سربراہی نہین کر سکتے امانت رکہو اور اوس زر سے اونکی پرورش کرو اور اونکے ساتہہ مہربانی سے پیش آو جب

جب دیکھو کہ یتیمون مین عقل اور تمیز ہے اور اپنے کام وہ بخوبی سرانجام کر سکتے
ہین اور پندرہ برس کے سن کو پہونچے اور معاملات دنیوی کے قابل ہوئے
تب مال اونکا اونکے حوالہ کرو اور اب تم اوسے بیجا صرف مت کرو —
تونگر اور متمول کو لازم ہے کہ یتیمون کے مال سے آپ کچھہ نہ لین —
مگر جو غریب اور مفلس ہو وہ بقدر اپنی مشقت اور تعلیم کے حصہ رسد اونکے
مال سے لیوے — جو لوگ یتیمونکا مال بے ایمانی سے کہاتے ہین —
انگارہ آگ کے نکلین گے — اور دوزخ کی آگ مین جلین گے — اے
مسلمانون تمہارے وارثون کے حقمین حق تعالے نے یون فرمایا ہے
کہ مردہ کے مال سے جتنا دو عورتون کو ملنا چاہیے اوتنا ایک مرد کو ملیگا
— یعنی حصہ مرد کا دوچند حصہ عورت کے سے ہوتا ہے — اگر اولاد
متوفے کی سوائے عورتون کے نہو اور دو بیٹیان یا دو سے زیادہ ہون
تو اونکو میت کے مال سے دو ثلث ملین گے — اور جو ایک بیٹی ہو تو آدھا
درصورتیکہ انکے سوا کوئی اور وارث نہو تو ثلث یا نصف باقی کا بیت المال
مین یعنے حاکم کے ہان رہیگا — اگر شخص متوفے اولاد چھوڑ کر مرے
تو باپ اور مان کو اوسکی متروکہ سے چھٹا حصہ مال کا ملیگا —
مگر سوائے باپ اور مان کے اور کوئی حقدار نہو — تو وارث کل متروکہ
کی مان اور باپ ہونگے یعنے دو ثلث مال کے باپ کو اور ایک ثلث مان کو
ملیگا — اور جو اوسکے بہائی بہن تو مان کو صرف چھٹا حصہ ترکہ کا
دینگے یہہ تقسیم بعد ادا کرنے اور قرضہ کے اور عمل مین لانے اوسکی
وصیت کے ہوگی — تم نہین جانتے کہ اپنے مان باپ سے یا اولاد

سے بیشتر بہرہ مند ہو یا زیادہ فائدہ حاصل کرو — شوہر کو نصف حصہ مال کا جو اوسکی بیوی چہوڑ جاوے ملیگا بشرطیکہ بیوی کی اولاد نہو اگر اولاد ہو تو چوتہائی حصہ شوہر کو ملیگا — اس صورت مین بہی لازم ہے کہ روپیہ قرضہ اور وصیت کا پہلے تقسیم مال سے ادا کیا جاوے — بیوی کو شوہر کے مال سے چہارم حصہ ملے گا — جو اوسکی کوئی اولاد نہو — اور جو شوہر اولاد چہوڑ کر مرے تو آٹہوان حصہ مال کا اوسکے حصے مین آویگا — اور اگر ایک مرد یا عورت کا ایک بہائی یا بہن مان کی طرف سے ہون تو ہر ایک کو چہٹا حصہ مال کا ملے گا — لیکن جو کئی بہائی یا بہنین ہون تو تہائی حصہ مال کا اونمین برابر تقسیم ہوگا — اگر ایک شخص بغیر اولاد کے مر جاوے — اور اوسکی ایک بہن سے زیادہ نہو تو نصف حصہ مال کا اوسکی بہن کو ملیگا — اور اگر ایک عورت بے اولاد مر جاوے تو اوسکا بہائی تمام مال کا وارث ہوگا — اگر ایک شخص کی دو بہنین ہون تو اون دونون کو دو ثلث مال کے ملین گے — اور جو اوسکے کئی بہائی اور کئی بہنین ہون تو بہائیون کو دوچند حصہ بہنونکے ملے گا — کلام اللہ کے پانچوین سیپارہ مین اختیار وصیت نامونکے بنانے کا مع قواعد اوسکے کے مذکور ہے[*]

ایک خوبی قوانین

اسلام کی یہہ ہے کہ اوسمین مارنا اولاد کا منع ہے — مارنا اولاد کا تمام ملکون مین رایج تہا — شاید اوسے کوئی قوم بری نہ تہی مگر مصر کے

[*] ہر شخص وصیت کرنیوالے کو تہائی مال مین کل اختیار ہی جس طور پر چاہے حکم کرے مگر دو ثلث رشتہ دارو نکا حق ہے بغیر اونکی رضا کے وصیت نہین چلتی

لوگ اور تہیبیس کے ب۔ روم کی ولایت مین بیشتر جاری ہونے قوانین کا بیلین کے لوگ اپنے بچون کو مار ڈالتے تہے۔ محمد صلعم کے عصر سے پہلے عرب کے لوگ بیٹی کا پیدا ہونا منحوس اور قبیح جانتے تہے۔ باپ اوسے جیتا گاڑ دیتا تہا۔ رحم اور آدمیت سے خالی تہے۔ محمد صلعم نے اس امر سے سخت ممانعت کی اور احکام دینی اور شرعی اور اخلاق سے اوسے تقویت دی۔

سود لینا قران کے حکم سے منع ہے۔ اجازت سود لینے کی کہ موسیٰ علیہ السلام کے قوانین سے یہودیون کو حاصل تہی۔ صرف غیر قوم کے نسبت تہے۔ یعنے وہ اپنی قوم سے سود نہ لیسکتے تہے۔ اس حال سے معلوم ہوتا ہے کہ ممانعت سود کی نہ بطریق قوانین کے۔ اور نہ احکام دین سے جانتے تہے اسلئے کہ غیر قومون سے یہودیون کو سود لینا ممنوع نہ تہا۔ شاید بنظر کسی فایدہ کے موسیٰ علیہ السلام نے یہودیونکو اپنی قوم سے سود لینا منع کیا ہوگا۔ لیکن بلحاظ نقصان اور حرج کے کہ ایسی ممانعت سے لین دین اور بیج بیوپار مین واقع ہوتا ہے۔ اونہون نے اجازت اوسکی اور ملک والون کے ساتہہ دی۔ ممانعت سود کی کہ قران مین مذکور ہیں ایسی صاف ہے کہ کسیطرح کا اشتباہ نہین۔ بلکہ یہان تک حکم ہے کہ اگر قرضدار زر قرضہ کا بسبب بیمقدوری کے ادا نکر سکے تو قرض خواہ کو لازم ہے کہ جب تک قرضدار کو باسانی ادا کرنے کا مقدور بہم نہ پہونچے طلب قرض کیسے باز رہے۔ جبکہ تم قرض ادا کرنے کا بیچ ایک مدت بمقررہ کے وعدہ کرو تو لازم ہے کہ حسب ضابطہ شرع کے کاتب کو

بلاکراہ اس قاعدہ کو قلم بند کرو — اور جبکہ تم ایک چیز کو بیچو تو دو برد گواہون کے سامنے بیع کرنی لازم ہے

قوانین اہل اسلام کے درباب قتل کے بیان کرنے ضرور ہین — ابتدا مین جبکہ حکام کو مجرمون کی سزا دینے کا بہت کم اختیار تہا — اسلئے مجاز کرنا ظلم رسیدونکا اسطور پر کہ وہ آپ مجرم سے بدلہ لین اور سزا دین مناسب اور ضرور تہا — موسے علیہ السلام کے عہد سے پہلے ایک شخص کو اختیار تہا — کہ خون کے بدلے مین مجرم کو مار ڈالے — عربستان مین مقتول کے رشتہ دارونکو اجازت تہی کہ مجرم کو قتل کرین — عرب کے شاعرون نے اکثر قاتل کے قتل کرنے والون کے مدح کی ہے — اور اونکی شجاعت اور مردانگی بلکہ اور اوصاف جنکو اس امر سے کچہہ تعلق نہین بیان کئے ہین اور اوس سے عوض خون کا لینا نیک کام اور ثواب کی بات جانتے تہے — مقتول کے رشتہ دارونکو ضرور نہتا کہ مجرم کو قتل کرنے کے ارادے سے خبر دیوین — بلکہ بہرصورت خواہ سامنے ہوکر خواہ چہپ کر اوسے قتل کرسکتے تہے — محمد صلعم نے اس رواج کو سخت اور زیادتی جانکر مقتول کے لواحقونکو اسطرح اختیار دیا ہے — کہ عوض خون کے کچہہ زر معین لیکر مجرم کو چاہین تو معاف کردین — جیسا موسے علیہ السلام کے وقت مین ایک عہدہ دار واسطے جاری کرنے سزا کے قاتل کے اوپر معقرر تہا اگر محمد صلعم کے عہد مین بہی یہی قاعدہ جاری ہوتا تو خوب تہا — کہ عرب کے لوگون اور یہودیون مین چندان فرق نہ تہا — علیکہ اس قاعدہ سے جو ظلم وجفا کہ فی الحال صادر ہوتے ہین ..

 ہین نہوتے یہہ قید کہ محمد صاحب نے قصاص کے باب مین بیان کی ہے یعنے پیشتر قتل کرنے مجرم کے حاصل کرنا فتوے کا قاضی سے چاہئے بہت خوب ہے — اکثر لوگ موافق اجازت شرع کے زر لینے مین بدلہ قصاص کے کم رغبت کرتے ہین — بلکہ قتل کرنا مجرم کا بہتر جانتے ہین کہ نزدیک اونکے بدلہ مال لینے سے عزت مین فرق آتا ہے — اور ندامت ہوتی ہے اسطرح اون قوانین سے کہ نسبت ڈوئل کے یورپ مین جاری ہین کچھہ فایدہ نہین ہوتا* — اگر کسی مالدار سے قتل خطا صادر ہووے تو از روی شرع کے دیت یعنے جرمانہ ایک سو اونٹ کا اوس پر واجب ہوتا ہے — اور جو وہ غریب ہو تو دو مہینہ کے کفارہ کا حکم دیا جاتا ہے — موسے علیہ السلام کے قوانین سے یہہ حکم تہا کہ جس شخص سے قتل بالخطا صادر ہووے تو جب تک بڑے پادری کی وفات نہو وہ کسی عبادت خانہ مین جا کر رہے — کیونکہ اگر مقتول کے رشتہ دار اوسکو باہر کہین دیکہین گے اوسکو قتل کر ڈالین گے

احکام شرع کے درباب سرقہ کے بہت کم ہین — یہہ حکم شرع کا ہے کہ جو شخص چوری کرے اوسکا ہاتھ کاٹنا چاہئے لیکن یہہ سزا موافق کتاب اور سنت کے مجرم کو نہین دیجا سکتی الا جب کہ قیمت مال مسروقہ کی دس درم سے کم نہو — بادشاہ جسٹین کے قوانین درباب چوری کے اوسنے بہت بہتر ہین اسلیکہ اوسنے مجرم کے ہاتہہ پانو کاٹنے کی ممانعت کی — بنظر اس بات کے کہ لوگ اکثر بسبب مفلسی کے

---

* ڈوئل سے لڑائی پستول یا تلوار کی مراد ہے جو دو آدمی بسبب عداوت سے آپس مین لڑتے ہین اور قوانین مین اسکی ممانعت ہے

سونے کی چوری کرتے ہین اگر اونکے ہاتھہ پیر کاٹے جاوین گے تو وہ ساری
عمر محنت اور مشقت کرنے سے عاجز رہین گے — اہل روم چوری کو جرم عام
نہ جانتے تہے اسلئے بجائے حاکم کے وہ آپ سزا دیتے تہے — رومی
اور یہودی اور ایتہنیس کے قوانین سے چور کے مارنے کی اجازت تہی جو رات کو
چرانے آوے — درصورت عاید ہونے ایذا جسمانی کے اکثر لوگ
خواہ علم سے بہرہ مند تہے یا وحشی اور جاہل — لینا قصاص کا مسلم اور درست
جانتے تہے — ازروی قوانین یہودیون کے لینا قصاص بہت سے
امور مین جائز تہا — علاوہ اسکے وہ رواج قدیم اوس قوم کا تہا —
اس باب مین سولن کے قوانین کا حکم تہا کہ جو شخص ایک کانے کی آنکھہ
پہوڑے — تو اوسکی دونو آنکھین لایق پہوڑنے کے ہین — اول اگر
روم مین کوئی شخص کسیکی ہاتھہ پاون یا کوئی عضو اعضا مین سے کاٹتا تو اوسکے
بہی ہاتھہ پاون یا عضو کاٹے جاتے تہے — لیکن بعد ایک زمانہ کے
یہہ بات جاتی رہی اور قوانین جستینین سے یہہ مقصود تہا — کہ جو شخص
کسی کے جسم کا نقصان کرے — تو زر معین موافق جرم کے مظلوم کو
دیوے — کلام اللہ کی دوسرے اور پانچوین سیپارہ مین قصاص کا
حکم ہے — لیکن بہت سی ولایتون کہ وہان عملداریان اہل اسلام کی
ہین فتوا قصاص کا بیچ حق مجرم کے جسنے کسیکے عضو کو تلف کیا ہو عدالتون
سے صادر نہین ہوتا — اور قران کی آیت سے جسمین آنکھہ بدلے
آنکھہ کے اور دانت بدلے دانت کے مذکور ہے یہہ معنی لیتے ہین کہ
کہ مجرم کو صرف موافق جرم کے سزا دینی لازم ہے ۔

کلام اللہ مین فقط ایک خدا ئے بے ہمتا کی عبادت کا حکم ہے — لیکن
بیان اون اوصاف کا جیسے وہ پہچانا جاتا ہے بہت صاف نہین — مزید
حکم قرآن کا درباب بجالانے ارکان نماز اور روزون کے غیر دین سے اسلیے کم
پسند کرتے ہین — لکن قربان کرنے سے اور بہانیت دینے بچون کے
آگے بتون کے بہت سے لوگون کا اعتقاد تہا بہت بہتر اور پسندیدہ ہے
— یہہ سچ ہے کہ عیش و نشاط جو مسلمانون کو عقبا مین ملینگے فقط حواس
خمسہ سے مخصوص ہین — لیکن بغیر اعمال نیک اور کار ثواب اس جہان کے
وہ حاصل نہین ہو سکتے اسلیے کرنا نیک کامون کا لازم ہوا — جو ہم
مذہب اسلام کو ملحوظ رکہہ کر کہین کہ عاقبت مین ہر ایک شخص کو جوابدہی اپنے
افعال کی کرنی ہوگی اور نیکی پر انعام اور بدی کی سزا ملیگی — اور بعضے
حکیمون کے اقوال پر جو کہتے ہین کہ وقت مرنے انسان کے روح نیست
نابود ہو جاویگی غور کرین تو ہم مذہب اسلام کو بلے شک وشبہہ ترجیح
دینگے — قرآن مین فرائض انسان کے بہت درستی اور صفائی سے
بیان کیے ہین — اخلاق قرآن کے قابل تحسین کے ہین — پر کہین جاے
اوسمین اسطور کا ذکر نہین کہ تمام انسانون کو خواہ کسی مذہب اور قوم کے
ہون اپنے بہائی اور ہم جنس جانو اور اون پر بہی شفقت اور کرم جیسا کہ
بیچ حق مسلمانون کے لازم ہے کرو — بر عکس اوسکے کافرونکا مارنا اور
اون سے احتراز کرنا اچہے مسلمانون کے فرایض عظیم مین سے ہے

ہر چند محمد صاحب چاہتے تہے کہ مسلمانون مین
ہمیشہ کو اتفاق اور یگانگت رہے — لیکن یہہ بات عمل مین نہ آئی

— ازبسکہ ہرایک آدمی ایک ہی امر کو مختلف طورون سے خیال کرتا ہے اور ہر ایک بات کے جدے جدے اور نرالے منتے نکال سکتا ہے ممکن نہین کہ بہت سارے لوگون کے اعتقاد مین بعد انقضائے زمانہ کے اختلاف نہ واقع ہوے۔ جیسے کہ عیسائیوںمین بہت سی مت اور فرقہ ہین اسیطرح مسلمانون مین بہی علحدہ علحدہ فریق ہین اور اونکے قضیون اور کم فہمیون اور خود پسندیون سے فساد اور خرابیان اس نوع کی برپا ہین کہ جیسے عیسائیون مین — ان فساد اور خرابیونکے غور کرنے سے لازم ہے کہ لوگ باہم ملکر رہین — اور مذہب کے جہگڑون سے پناہ ڈہونڈین — اگر ہم مسلمانون کی سب فرقون کا بیان کرنا چاہین تو کئی جلدین تیار ہون — پر جب ہم عیسائیون یا یہودیونکا بیان کرتے ہین تو فقط دو فرقونکا عیسائیونمین سے جو بڑے ہین یعنے پروٹسنٹ اور رومنی کیتہلک کہلاتے ہین — اور یہودیون کے فریق مین سے فارسس اور سنڈوسس کا ذکر کرتے ہین اسطریق پر فقط شیعہ اور سنی کے ذکر پر جو بڑے فرقے اہل اسلام کے ہین اکتفا کرتے ہین — مذہب سنیونکا اکثر دارالاسلام مین صحیح اور درست خیال کیا جاتا ہے حاکم اور بادشاہ بہی اوسی مذہب کے ہوتے ہین — بعد وفات پیغمبرصم کے فوراً مسلمانون مین خلاف مذہب کا واقع ہوا — لیکن اکثر لوگون نے بالاتفاق چار بڑے فقہ دانو کے کہنے پر عمل کیا وہ چارون سنہ ہجری کے دوسرے اور تیسرے صدی مین تہے — نام اونکا ابوحنیفہ مالک شافعی اور حنبل تہا یہی چار شخص امام بہی کہلاتے ہین — سنی مذہب والے ان چار امامون کی

کی بڑی تعظیم کرتے ہین ۔ مکہ کی مسجد مین ان چار شخصون کے علحدہ علحدہ مصلے
یعنی نمازگاہ مقرر ہین ۔ گو کہ وہ لوگ جو اونکے اقوال پر اعتماد رکہتے تھے
پھر بھی بعض مسائل جزئیہ اور سہل باتو مین متفق نتھے لیکن اعتقاد اون کا ایک
ہی اور آپسمین ایک دوسرے کی تعظیم اور تسلیم کرتے ہین ۔ اہل ایران کے
نزدیک مرتبہ امامت کا فقط علی مرتضے اور اونکے دونو بیٹے اور پوتونکی اولاد
مین سے نو کے لئے منحصر ہے سوا انکے اور کسیکو امام نہین کہتے اسلئے کہ امام
مہدی کو کہ اخیر امام ہین اب تک زندہ جانتے ہین اگرچہ اونکو کوئی نہین دیکھہ
سکتا اور درجہ امام کا جب تک وہ زندہ ہین کسی کو نہین ہو سکتا ۔ سنیون
کی رائے مین ہونا ایک امام کا ہر وقت واسطے ہدایت مذہب کے
ضرور ہے اور امامت اون اشخاص پر جنکو اہل تشیع امام کہتے ہین موقوف
نہین ۔ پہلے لوگون کو یہہ گمان تھا کہ کوئی شخص سوا قوم قریش کے سے
امام نہین ہو سکتا ۔ مگر تین صدیونسے اب سلاطین قسطنطنیہ کے امام کہلاتے
ہین ۔ وجہ اسکی یہہ ہے کہ بارہوین محمد نے جو پچھلا خلیفہ بنی عباس سے
تھا بادشاہ سلیم اول قسطنطنیہ کو اہلیت امام ہونے کی عطا فرمائی ۔ اور شریف
مکہ نے کنجیان کعبہ کی شاہ ممدوح کے حوالہ کین ۔ خلیفہ یعنے محمد اور
شریف مکہ کا قوم قریش سے تھے یعنی بنی عباس سے اور دوسرا بنی فاطمہ سے تھا
۔ شیعہ ہونکا بالکل اعتقاد ہے کہ قرآن ہر شئے کے لئے کفایت کرتا ہے
اسلئے کہ اللہ تعالے نے وحی کی ہے برخلاف اون کے ۔ سنی لوگ
علاوہ قرآن کے اور کتابون کو بھی محقق جانتے
ہین مثلا کتاب مین احادیث اور

سنن کی یعنے مجموعی اقوال پیغمبر کے دویم اجماع امت یعنے فتوے اوسکا جن پر اتفاق امت کا ہے

سیوم قیاس یعنے احکام جو اماموں اور مجتہدوں نے کتاب اور سنت اور اجماع سے استنباط کئے ہین

یہہ کتابین کہ جنکی اسناد کو سنی برابر حکم قران کے جانتے ہین شیعہ مذہب والے نہین مانتے ہے جیسا کہ

بہت عیسائیون مین مرحلت مذہب کیسے اکثر فسادیتین اوس ملک مین پیدا ہو گئے مسلمانون مین بہی فتنہ

اور فساد اسیکے سبب سے برپا ہوئے شیعہ کہتے ہین کہ جانشینی اور خلافت بعد پیغمبر کے حق علی مرتضے

کا تہا اور خلفاء نے مقدم جانتے ہین اور کہتے ہین کہ منصب خلافت پر اونکی نصب ہونے کو انصاف بغیر جانا گیا اسلیے علی مرتضے

جو قرابت اور رشتہ نزدیک کا پیغمبر سے رکہتے تہے چاہیئے کہ خلیفہ مقرر ہوتے نہ غیر

اونکے جیسا کہ ابو بکر صدیق اور عمر فاروق اور عثمان غنی سنیون کی طرف سے

اونکا جواب یہہ ہے کہ مقرر کرنا ایک شخص کا منصب خلافت پر مسلمانون کی

مرضی اور اختیار پر موقوف تہا پس انہون نے جسکو چاہا اور مناسب جانا

اس مرتبہ والا پر متمکن کیا ہے اہل ایران جو شیعہ مذہب ہین علی مرتضے

کو نائب خدا کا جانتے ہیں اور مرتبہ اونکا برابر پیغمبر کے سمجہتے ہین مضمون

اونکے کلمہ کا یہہ ہے کہ خدا تو خدا ہے محمد رسول خدا کا ہے علی ولی خدا کا ہے

دو سو برس بعد وفات پیغمبر کے محمد اسمعیل البخاری نے ایک لاکہ مشکوک اور دو لاکہ موضوع

احادیث کو جدا کر کر سات ہزار دو سو پچہتر کلمات پیغمبر کے یعنے احادیث صحیح انتخاب کین

تصحیح انکی ذکر کر نی ہم عصر لوگون پیغمبر کی سے معلوم ہوئی ہے مولف اس کتاب کا مکہ مین

ہر روز اب زمزم سے وضو کرتا اور نماز پڑہ کر لکہنی بیٹہتا وہان اس کتاب کو لکہہ کر

پہر مدینہ مین گیا اور اوسکی باب اور فصلونکی ترتیب دیکر پیغمبر کی مسجد مین منبر پر رکہی سولہ برس کی مشقت سے

یہہ کتاب تیار ہوئی سنی لوگ چارون فرقون کی اس کتاب کو صحیح اور محقق جانتے ہین بہت سی شرحین اس کتاب کی لکہی گئی ہین

لیکن لوگ ترکستان کے کہ سُنّی ہین درجہ محمد ص کا سب مخلوقات سے افضل اور مقدم سمجھتے ہین اور خلفا ون کے درجہ مین اسی ترتیب سے اعتقاد کرتے ہین۔ یعنی بکر صدیق۔ پھر عمر فاروق پھر عثمان پھر علی مرتضے مقابلہ مین جنگ و جدال شیعہ سُنّی کے خلاف و نزاع عیسائیونکا یا شک بھی نہین ہے۔ تاریخ ہر سن ہجری کی لڑائی جھگڑے مذہبی سے کہ ایران اور ترکستان مین ہوتی تھی خالی نہین ہے۔ اسقدر مخالفت باہم تھی کہ اگر کوئی ایک طرف کا۔ دوسری طرف کے آدمی کو مار ڈالے تو سنہ کافرون کے قتل سے بہتر تصور کرتے تھے۔ لیکن زمان حال مین دشمنی اور نا اتفاقی اون دو ملکو مین بہت کم ہے ایرانی کہ سنیون کو کافر کہتے تھے اب اس امر سے دست بردار ہین اونکی رائے مین سنی لوگ مسلمان ہین کہ ایک خدا کی عبادت کرتے ہین اور محمد ص کو رسول خدا کا جانتے ہین۔ لیکن مومن اور ایمان دار نہین اسواسطے کہ وہ اونکی تعظیم و تکریم کرتے ہین جو لوگ کہ ادائے طاعت سے پھر گئے اور پیغمبر کے بیٹے اور بھائی اور اونکی اولاد پر ظلم اور تعدی کی۔ اہل سنت شیعونکو اُسّی بھی برا جانتے ہین وہ شیعونکے مسلمان کہنے سے بھی انکار رکھتے ہین

باب چھٹا بیچ بیان علم اور فنون مسلمانون کے

جس کسی نے ایشیا ملکو کی سیر کی ہو اور اونکی زبان اور علوم سے کچھ وقوف رکھتا ہو بے شک اوسپر کم حوصلہ ہونا اور قلت دانائی وہان کے باشندون کی نسبت رہنے والون یورپ کے بخوبی ظاہر ہے ہے پیدا ہے

کچھ چند روز سے ہی نہین دیکھے بلکہ سکندر کے زمانہ سے واضح ہے ۔ اگرچہ ہم سکندر کی استادگی مقولہ کو اسوقت مومین کہ باشندے ایشیا کے بجز غلام اور تابع دار ہونے کے اور کچھ لیاقت نہین رکھتے نہین باور کرتے ۔ لیکن ارتھنیس کے شاعر کی تشبیہ کہ یورپ مثل بادشاہ زادے کے ہے اور ایشیا مثل اوسکی لونڈی کے ٹھیک اور درست معلوم ہوتی ہے ۔ اگرچہ جمال وکمال بادشاہ زادی کا زاید الوصف ہے پر لونڈی بھی حسن وملاحت سے خالی نہین ہے ۔ اگر حکمت اور دانائی مین یورپ کے لوگ ایشیا کے رہنے والون سے سبقت رکھتے ہین مگر بیچ میدان خیال اور تصوف کے اون سے پیچھے ہین ۔ جبکہ ہم اوصاف اور خوبیان فردوسی اور سعدی اور حافظ کی سنتے ہین تو ایسا کون شخص ہے کہ جسکو اونکے تصانیف دیکھنے کا اشتیاق نہین ہوتا اور اونکی طبع زاد سے لطف نہین اوٹھاتا ۔ اور اپنی ناواقفیت زبان اور نقصان ترجمون پر کہ اکثر شعرائے مشرق نے انگریزی زبان مین کیا ہے افسوس نہین کرتا پھر بھی باوجود بری ہونے ترجمون کے خیال اور بیان نہایت عمدہ ہین اور سب کے دل کو بھاتے ہین اور اکثر نسخہ کہ پارس لندن اور منڈرڈ کی کتابونمین موجود ہین مع حاشیہ اور شرح کے چھاپے جاوین اور خیالی افسانہ اون کتابون کے دور کئے جاوین ۔ اور زبانین کہ مشرق مین مروج ہین غور اور سعی تمام کے ساتھ سیکھی جاوین تو کیا خوب ہو اور اچھے اور نئی طرز تحریر سے واقفیت ہو اور خیالات اور تشبیہین طرح طرح کی ہمارے شاعرونکو معلوم ہوان اور جنکی

*یہہ حال انگلستان کے لوگونکا ہے اور اس ملک سے تعلق نہین رکھتا

اگر ایشیا کے

وہ نقلین کرین

لوگ اب علوم اور فنون سے جاہل ہین پر زمان سابق مین یہہ حال تہا اور بعض
اون علوم کو کہ جن پر ہم مغرور ہین ہندوستان اور مصر مین لوگ سیکہتے اور
سکہلاتے تہے — سوسائٹی کلکتہ کی تحقیقات سے اکثر غلط گمان لوگون
کے کہ درباب ترقی علم کے بیچ ایشیا کے تہے جاتے رہے لیکن جانا چاہئے
کہ لوگونکو وہان کے علم کی ترقی کا گمان حد سے زیادہ تہا اور اسی سبب سے
عجب نہین کہ اونکی توقع مین فرق پڑا ہو — علاوہ اسکے اب تک تحقیق ترقی
علم کی کہ اگلے زمانہ مین ایشیا مین تہے بخوبی تمام نہین ہوئی — لیکن دلایل
قوی چند باتون کے نسبت اونکے ہاتہہ لگین ہین — مذاہب حکما یونان کے
کچہہ خاص ایجاد اونکی نتہی — چہہ مذاہب حکماء ہند کے مین جنکا درشنا
شاستر مین بیان ہے جتنے مسائل کہ افلاطون زینو وغیرہ حکماے یونان نے
ظاہر کئے ہین پائے جاتے ہین — حکما فیثاغورس اور افلاطون مصر اور
ایران کے علوم اور حکمتون سے وہ باخبر تہے — یہہ مسئلہ فیثاغورس کا نے
علم ہیئت مین کہ آفتاب مرکز نظام شمسی کا ہے اور جو گردش ثقل سے بیان ہوتا ہے
ہندونکو خوب معلوم تہا تو اریخ معلومات ایشیا اور یونان کے اگلے وقتون نے
اب تلک خوب وجہ سے معلوم نہین محنت اس باب مین فایدہ کثیر نہین بخشتی
— ترقی علوم کی مختلف زبانونمین بیچ ایشیا کے ہوتی رہی ہے اور خشونت
اور تعصب مسلمانون کی طبیعت سے جیسے کہ انہون نے علم کی طرف توجہ کی
جاتا رہا — پہلے ہمنے حال مسلمانونکا اوسوقت کا ذکر کیا ہی کہ جوش
بدخر دشش مذہب کا نہایت تہا اور سوا بڑہانے دین کے اور اشاعت

۲۳۸ ۲ کرنے اسلام کے اور کچھ منظور نتھا — بڑی بڑی وارداتین تہوڑے عرصہ مین واقع ہوئین لیکن بس یہہ
وہین تک نہین پہر خیال جنگ و جدال سے خودبخود طبیعت علوم کی طرف پہری اور وہان قرار پکڑا
اکثر قومین کہ علم و فن سے عاری اور وحشی مزاج تہین اور پہلے زمانے مین اونکا نام نشان تہا سلطنت فراخ
اور ممالک وسیع پر مسلط ہوئی ہین لیکن عرب کے لوگ سب پر شرف لیگئے — تواریخ عرب کے باشندونکے
دو زمانون پر مشتمل ہی اول جبکہ جاہل اور مطلق گمنام تہے دوم جبکہ اونہون نے مذہب اسلام کا
قبول کیا جسمین بیان علوم اور فنون کا کہ اونہون نے اختراع کئے مندرج ہی — یہودی اور عیسائیون
کو اہل کتاب کہتے تہے — امی ہونا محمدصلعم کا عرب کے نزدیک عبث تہا مگر محمدصلعم کو علم کی بڑی قدر تہی
اور بہت عزیز جانتے تہے اوسکی تعریف مین فرمایا ہی کہ جو اندرونہ علم سے خالی ہو مثل اوس وجود کے ہی
جسمین روح نہین حقیقت مین مال و دولت سے جا فخر نہین بلکہ توقیر اور مرتبہ علم کا ہی — جب تک اہل اسلام
افتتاح ممالک اور اشاعت دین مین مصروف تہے علوم اور فنون اون لوگونکے سے جو اونکے مطیع
اور منقاد ہوئے بےخبر تہے اور اونکے مذاہب اور علوم کو یکسان ناحق جانتے تہے — لیکن جبکہ عملداری
نے قرار پایا اور قتال و جدال موقوف ہوا اور شہر بغداد کا بسبب شہرونکے رونق اور زیبایش مین یکتا اور لاثانی
ہوا فن شاعری کا یونان سے اوٹہہ کر بیچ عملداری خلفا کے رونق پذیر ہوا منصور کہ بادشاہ ثانی بنی
عباس سے تہا شوق علم ہیئت اور شرع کا کمال رکہتا تہا — ہارون رشید کو بہی اسیطرح توجہ طرف علوم کے تہا
سابق مین جبکہ لوگ عرب کے بدوی اور سادی وضع پر اوقات بسر کرتے تہے تو بیماریان بہت کم ہوتی تہین اور
اسی سبب سے تہوڑے سے علاج اونکو معلوم تہے لیکن جبکہ طور بود باش کا بدل گیا اور لوگ بڑے بڑے شہرون کے مثل دمشق
اور بغداد کے عیاش ہوگئے امراض بہی طرح طرح کے پیدا ہوئے — خلفا نے عیسائی طبیب واسطے معالجہ کے
رکہے اور شفا کہ خون کی نکالنے سے لوگونکو ہوئی عجیب اور غریب ماجرا معلوم ہوا — حکیم نیکولائس کی شاگردونکی
ہمیشہ ہم زمانہ مین بڑے توقیر ہوئی رہی جبکہ اونکی اب کمال عزت اور ہوشمندی بغداد مین تہی — جیسا کہ مسلمانونکو
پہلے ایک [illegible] یونانیان [illegible] تہا

باب چھٹا

پہلی شہرت بہادری اور شجاعت حاصل کرنے کی مقصود تہی اب برعکس اوسکی خاطر اونکی علم کیطرف متوجہ ہوئی اور اپنی کم واقفیت سے اپنی خجل اور شرمسار ہوئے — خزانہ علوم کا کہ فضلاء یونان نے جمع کیا تہا لاانتہا تہا — بادشاہ منصور اور رشید اور ماموں کے عہد ونمین جو دوسرا بادشاہ بعد رشید کے اور ساتوان خلیفہ بنی عباس سے تہا کتابین علوم کی یونانی زبان سے بذریعہ عیسائیون کے جو رہنے والے بغداد اور گرد کے تہے اور اوس زبان سے واقفیت رکہتے تہے عربی زبان مین ترجمہ ہوئین لیکن بڑا افسوس ہے کہ جب ترجمہ یونانی کتابون کے مسلمانون پاس ہو گئے تو انہون نے اکثر اصل کتابین اون ترجمون کی جلادین — مگر یہہ امر سارے بادشاہون کی صلاح سے عمل مین نہین آیا یعنے الکندون کا حکم اس طور کا نہ تہا — محامد اور اوصاف بادشاہون کے بہت ہین — ایک مصنف یون ذکر کرتا ہے کہ وہ اس بات کو خوب جانتا تہا کہ وہ لوگ جو تحصیل علوم اور رفاہیت خلق اللہ مین اوقات اپنی بسر کرتے ہین — بڑے نیک اور مقبول بندے خدا کے ہین مصنف مذکور کی راے یہہ ہے کہ شاید چین والے اور ترکستان کے لوگ اپنی دستکاریون پر اور اون چیزون پر کہ جنسے خواہشین جسم کی میسر ہوتی ہین بڑا فخر کرتے ہون لیکن یہہ حیوان بہی کر سکتے ہین انسان کی کیا مجال ہے کہ مکہی کے چہتونکی بہی نقل کر سکے اور بنانے کا تو کیا ذکر ہے — ہر چند اونکی شجاعت اور مردانگی بڑی ہو پر شیر اور بہیڑیے سے لگا نہین کہاتے اور سرور اور شادی کہ انسان کو حواس خمسہ سے ہوتی ہے بہت سے ارذل جانورون سے بہر بہی کمتر ہے فی الحقیقت فخر اور ثنا علما فضلا کو زیبا اور سزاوار ہے کہ اون سے فیضان علم کا عالم مین جاری ہے اور اونکے نہونے سے آدمی بہر حالت اصلی حالت مین داخل ہو کر مثل حیوانات کے ہوجاتے ہین جبکہ ماموں کو اوسکے والد نے حکومت خراسان کی عطا فرمائی تو اوسنے اہل علم اور ہنر

کو بلا کر سرفرازی بخشی — لیکن ایک عیسائی طبیب بلسونام ساکن دمشق کو
جب مہتمم مدرسہ کا مقرر کیا — تو اوسکے باپ کو تقرر اس عہدہ کا ناپسند
اور غیر مطبوع معلوم ہوا — واسطے طمانیت اپنے والد کے ماموں نے عرض
کیا کہ مینے اس شخص کو تعلیم علوم کے لئے مقرر کیا ہے نہ واسطے سکھلانے
مذہب کے اور اکثر یہودی اور عیسائی قوموں مین سے نہایت عاقل اور
دانا ہوتے ہین

الغرض بیچ مسلمانون کے علم نے عروج پکڑا — یہان تک کہ جب تخت و
سلطنت کو نہایت اوج اور حشمت ہوا یا فساد اور نزاع ملک مین بڑہا ہوا
تحصیل علوم مین کچھہ فرق نہ پڑا — سلاطین مشرق اور مغرب اور افریقہ
کے عالمون کی قدر و منزلت کرتے تہے ایک عہد مین بیچ مدرسہ بغداد کے چھہ
ہزار مدرس اور طلبا جمع تہے — بیس مدرسہ خاص قاہرہ مین تہے اور کتبخانہ
بادشاہی کہ جسمین ایک لاکھہ کتابون کا ڈہیر تہا واسطے مطالعہ طلبا کے مہیا
تہا مصنف افریقہ کے اون مدرسون کے کہ بیچ اضلاع اہل اسلام کے واقع
تہے بڑی تعریف کرتے ہین ایک وقت افریقہ مین بہی دہوم دہام علم کی
بہت تہی اخلاق اور اوضاع لوگون کے پسندیدہ اور خوش آیند تہے
اکثر لوگ اون اضلاع کے بیچ یورپ کے مدارس علم کی سیر کرتے تہے
اور خزانہ علوم کے وہان سے جمع کرتے تہے — فقط دو لاکھہ اور اسی
ہزار کتابین شہر کار دوا مین تہین — اور زیادہ ستر کتبخانون سے واسطہ
مطالعہ خاص و عام کے شہر اندلیس مین موجود تہے — لیکن بلحاظ اسباب
اور لوازم تعلیم کی کہ اہل اسلام کو میسر تہے ترقی علم مین ادنہون نے بہت

باب چھٹا

بہت کم کی — کوئی نیا علم نہ ایجاد کیا بلکہ جو کچھ اگلے زمانون مین دریافت ہوا
اسقدر صحیح اور درست خیال کیا کہ نئی چیز ایجاد کرنے کو خصوصاً جبکہ خلاف
مصنفین سابق کے ہو سخت گستاخی اور بی ادبی جانتے تھے اس گمان فاسد سے
ترقی علوم مین حرج واقع ہوا — مسائل ارسطو کے جلد تر مسلمانون مین مروج ہوئے
اور مسائل ممد و معاون دین کے ہوئے جبکہ عیسائی اور یہودی مسلمانون سے
بحث مذہب کی کرتے تو اکثر مسلمان لڑنے کو طیار ہوتے تھے اور طرفین
مخالف لاچار خاموش ہو رہتے تھے مگر جب کہ بعد ایک مدت کے واقفیت
زیادہ ہوئی تو دلائل اور رد جواب اس خوبی کے ساتھ مقابل مین لائے کہ کبھی
پسند نہوتے — ازبسکہ کلام اللہ مین بعضی آیتون کے لفظی معنون پر سخت
اعتراض واقع ہوتے تھے اور حل کرنا اونکا بہت دشوار تھا تو انہون نے
ہمارے کلام اللہ کو اصطلاحون اور رسمون سے ماول کردیا — اصل مباحثہ کے
مدعا پر نظر نہ رکھکر ناحق کی حجتین لانی شروع کین یعنے جبکہ اعتراض کلام اللہ
کے ایک آیتہ پر کیا جاتا تو یہہ دلائل حریف پر کبھی غور نہ کرتے لیکن غلطیان
اونکی قواعد منطق سے لحاظ کرنے اور اوس خاص شئے کو جسپر اعتراض
وارد تہا چھوڑ کر عام مسئلون مین جا کودتے جو منطق کہ مسلمانون نے اختراع کی
ہے اوسے علم کلام کہتے ہین — بعض بعض مسئلہ ہر مذہب کے
ایسے نہین ہوتے کہ حکمت سے مطابق ہون جبکہ علماء اہل اسلام نے مسائل
مذہب کے حکمت یونانی سے ملادئے اور بجائے صاف صاف دلائل
اور تکرار کے کہ کلام اللہ کے ظاہری معنون سے معلوم ہوتے تھے تکرار
پیچیدہ منطق کی لائے تو لوگونکو حقیقت اس امر کی واضح ہوئی اور بہ نسبت

 اون لوگون کی کہ ایسے دلایل لاتے ہتے فتواقتل کا صادر ہوا ہے۔ صاف لفظی معنی کلام اللہ کے لوگون کی موٹی سمجھہ مین خوب آتے تہے اور بجائے دلائل دقیقہ کے واسطے رد کرنے اعتراض معترض کے جواب نہ دنیا اوسکی محبت کا بہتر جانتے تہے۔ علاوہ مسائل ارسطو کے کہ دین اسلام مین مشترک ہوے بعضے مسائل مصریون کے بعد انقضا ایک مدت کے اسی طرح مذہب مین داخل ہوئے۔ یہہ مسائل مصروالون کے تا کہ عوام انسے واقف نہون چند اشکال مین لکہے جاتے تہے جو سوائے لکہنے والے اور جاننے والون کے کوئی پڑہ نہ سکتا تہا ان اشکال سے کسیطرح یہودیون نے وقوف پیدا کیا اور از بسکہ کہنچنا اشکال اور صور کا اونکے مذہب مین منع تہا اونہون نے وہ مسائل پہلیان اور معمین بنا کر لکہے۔ خلفاء بغداد یہودیون کے حال پر بہت مشفق اور مہربان ہتے جبکہ شہر بغداد بخوبی آباد ہوا اور ترقی علم کی بہت ہوئی طلبا یہودی مدرسون سورا اور پمبدیتا کے الطاف بادشاہی سے نونہال رہے۔ یہودیون نے علوم یونانی عربی زبانمین سیکہے اور بعد ازان مسلمانونکو مسائل مصریون کے سکہلائے۔ اونمین اور مسائل یونانی مین بہت مطابقت ہتی اور چونکہ مسلمانونکو حکمت یونان کی پسند ہتی تو اونکے مان لینے مین کچہہ تردد کیا۔ لیکن وہ حصہ کتاب کا کہ قبالہ یہودی اور قبالہ مصر کا کہلاتا ہی محض بناوٹ سے ہے گمان حافظون اور ملانو کا یہہ ہی کہ برکت الفاظ قران مین مستر ہی اور خاص ترمتب اون الفاظ کیسے حال نیک اور بد روحانیونکا معلوم ہوتا ہے۔ اِس باجرسے کے انکشاف مین عقل اونکی پریشان ہوئی اور انہون نے خیال کیا کہ حال آسمان کا طبیعت حروف اور ہندسون سے کہ مقرر ہوتے

نتھے دریافت ہو سکتا ہے

اگرچہ علم ریاضی کی بعض اشکال اور بابون مین مسلمانون کو دستگاہ نہ تھی پھر بھی قابلیت اونکی اور باب مین بہت تھی — علم مثلث کہ فی الحال سکھلایا جاتا ہے اوسی قاعدہ پر مبنی ہے کہ انہون نے ترتیب دیا ہے جبر مقابلہ کو یہہ ایک عربی لفظ ہے کہ اوسسے علم ہندسہ کو موسوم کیا — مسلمانون سے اس علم کو بڑی ترقی ہوئی بلکہ بعضونکو یہہ اشتباہ ہے کہ اونہون ہی نے ایجاد کیا ہے — لیکن محمد برجانی جسنے ترجمہ ڈالفنٹس کے جبر مقابلہ کا کیا ہے اقرار اسبات کا کرتا ہے کہ وہ علم مصنف موصوف کا ایجاد ہے — جو مسلمان کہ اسپین مین سکونت رکہتے تھے گنتی دہائی کی اونکا ایجاد ہے — لیکن ہندسہ کو کہ لوگ گمان کرتے ہین کہ اول عرب والون نے نکالا ہے — فی الحقیقت ہندوستان مین نکلا ہے — ممالک مشرق مین صفائی اور نور آسمان کیسے کہ کوئی بادل حارج نگاہ کا نہین ہوتا طبیعت خود بخود ستارونکی دیکھنے کو چاہتی ہے — اول زمانہ مین جبکہ لوگون نے ستارون کی گردش کو بغور دیکہا تو اونکی یکسان اور بیبدل حرکت اور نورانی اور اجلا اشکال سے یہہ گمان ہوا کہ کاروبار اس جہان کے اونکی گردش سے انتظام پاتے ہین — مذہب اسلام کے اختیار کرنے سے لوگون نے پرستش بتون کی چھوڑ دی اور جب کہ توجہ خلفا کی ترقی علوم کی طرف ہوئی تو اونہون نے بجائے پرستش ستارونکی جو زمانہ سابق مین لوگ کرتے تھے اونکی گردش اور حرکات اور مقام وغیرہ دریافت کئے — مگر باوجود اسکے ایک نوع کا وہم بھی اونکے مزاج پر غالب ہوا کہ ستارونکی حرکت پر خوبی اور بدی طالع کی منحصر اور

موقوف سمجھی الغرض نجوم علم ہیئت سے شایع ہوئے ۔ ہرچند کہ پچھلے زمانے
مین بڑی بڑی معلومات علم ہیئت مین ہوئی ۔ لیکن واقفیت مسلمانون کی بھی
کچھہ کم نہ تھی خلیفہ مامون کے حکم سے وسیع میدان شینگر اور کوفہ کی مین ایک درجہ
محیط زمین کا پیمایش کیا گیا اور یہہ ثابت ہوا کہ سارا محیط زمین کا چوبیس ہزار
میل کا ہے ۔ البٹینس کی پیمایش سے دریافت ہوتا ہے بعد خارج کرنے
فرق انتشار روشنی اور بے ریلکس کے کہ زاویہ جو طریق الشمس خط استوا کے
سے بناتا ہے ۲ ۸ ۱ ۲ و ۲۶ درجہ کا ہے علاوہ اسکے اوسنے دریافت کیا
کہ نقطہ تقاطع طریق الشمس اور خط استوا کا ہر سال ۱۶۸ ثانیہ اور تین کسر پیچھے
ہٹتا ہے اور آفتاب ۳۶۵۲۴۵۶ دن مین خط استوا سے گذر کر پھر خط
استوا پر آتا ہے ۔ پہلی شمار مین ۱۴ ثانیہ کی غلطی ہے اور دوسرے
مین ڈیرہ دقیقہ کے لیکن یہہ غلطیان بسبب ترجیح دینے قاعدہ ٹالمی کے ہپارکس
کے قاعدہ پر وقوع مین آئین ۔ البٹینس نے بھی بہتیری اور تحقیقین علم ہیئت
کی کین کہ بعد ترقی کرنے لوگونکے اس علم مین صحیح اور درست معلوم ہوئین اور
اون ۔۔۔ اور کے باتونکا انکشاف ہوا ۔ مسلمانون نے احوال بدن کا
اچھی طرح نہ تحقیق کیا ۔ سوائے ترجمہ کرنے کتابون یونانی زبان کے
کہ اس باب مین تھین اور کچھہ نکیا ۔ غلطیان جو اصل مین تھین بپاس تعظیم
اور ادب اگلے مصنفونکی صحیح نہ کین ۔ اور جو مسلمانون نے بعض اجزا

ٹالمی کی رائے مین ساکن ہونا زمین کا اور حرکت فلک اور ستارونکی گرد اوسکے
درست تھی لیکن ہپارکس یہہ کہتا تھا کہ زمین اپنے محور پر گرد آفتاب کے پھرتی ہے
اور اوسکے پھرنے سے یہہ گردش فلک کی نظر آتی ہے ۱۲

جسم کے بہ نسبت یونانیون کے بہتر اور زیادہ درستی سے تشخیص کئے تو یہہ امر ۲۴۵
صرف قیاس یا دیکھنے اور یونانی کتابونکے جو فی الحال نہین ملتین ہوا ہے جبر نا
لاش کا حکم شرع سے منع ہے اسلئے کہ مسلمانونکو یقین ہے کہ روح بعد مرنے
کے جسم سے فوراً ایکدفعہ نہین نکل جاتی بلکہ ایک جز سے نکل کر دوسرے مین
اور اوسے اور مین جاتی ہے اسیطرح سب اجزا سے انتقال کر کر چہاتی مین آتی ہے
اور وہان کچھہ دیر ٹہیرتی ہے ماسوا اسکے اگر لاش پہاڑی جاوے تو مردے
کے پاس قبر مین فرشتے نہین آتے — اس علت سے اطباء عرب کے فقط
ہڈیونکو دیکھہ کر احوال بدنکا دریافت کرتے — جراحی مین اہل اسلام نے
اکثر یونانیون کی تراکیب کی پیروی کی لیکن بہت دن تلک درمیان اطباء کے
اس بات مین تکرار رہی کہ اگر پسلی مین درد ہو تو معالجہ اوسکا جیلن اور ہپوکریٹیس
کی ترکیب پر کہ حکماء یونان سے تھے کرنا چاہئے یعنے اوسیطرف کے خون لینے
سے کہ جس طرف درد واقع ہے آرام ہوتا ہے یا ابو سینا* کی ترکیب پر جو خلاف
طرف سے کہتا ہے

لوگ جو تعریف مسلمانون کی کیمیا مین کرتے مین فی الحقیقت واجب ہے —
مصر والون نے اس علم مین اسقدر ترقی نہ کی تہی کہ وہ اور علوم سے علحدہ
جانا جاوے بلکہ معلومات اونکی بہت تھوڑی تہی — چند قاعدہ کیمیا کے
دوا بنانے مین لوگ استعمال کرتے تہے جسطرح اب بہی جو لوگ اس
فن سے بہرہ مند نہین کرتے ہین سوا اسکے اور کچھہ نہین جانتے تہے —
ہم نہین جانتے کہ پہلے کس ملک کے آدمیون کو دہاتون سے سونا بنانے کا

* یہہ شخص مسلمان اور ساکن سپین کا تہا

خیال ہوا — جبکہ لوگ یورپ کے جاہل ہو رہے اور منجملہ اور علوم کی کیمیا یورپ
سے جاتی رہی — عربستان مین اوسکی طرف بڑی توجہ ہوئی — گبر نام ایک
شخص نے ساتوین یا آٹھوین صدی عیسوی مین اور اور لوگون نے نوین صدی مین
کئی کتابین کیمیا کی لکھین — گبر کی کتابون مین ترکیبین بہت نکالنے کی اور
کشتے بنانے کی اور خواص بہت سے دہاتون کے اس خوبی سے بیان کئے ہین
کہ بعض اشخاص گمان کرتے ہین کہ علم کیمیا کو اوسنے نئی اختراع کیا ہے کہ اوسنے
فقط اگلے لوگونکی تحقیقات دہاتونکی بدلنے مین بیان کین مین اوسنے بہت سی چیزونکا بیان کیا ہے جو بارہ سے بنتی مین مثلا
ماسوا ان بوٹیون کی کہ یونانیون کو معلوم تہین مسلمانون نے دو ہزار نئی بوٹیان
نکالین اور علاج اکثر امراض کے جو سابق مین معلوم نتہے دریافت ہوئے۔
— مسلمانون اور یونانیونکی ادویات مین بڑا فرق یہہ تہا کہ یونانی دوا تیز
اور تاثیر مین جلد تہی اور دوا مسلمانون کی ملایم اور بطی التاثیر یعنے دیر مین
اثر کرتی تہی — ایک روز اختلاف یونانیون اور مسلمانون کے معالجہ
مین یون واقع ہوا کہ انہون نے شکر بجاے شہد کے اپنی ادویات
مین آمیز کی — ڈسکورایدس کہ ایک حکماء یونان سے تہا ہنگام تعداد
اقسام شہد کی بیان کرتا ہے کہ ایک قسم کا شہد ہندوستان اور عربستان کی
نرسلون مین پایا جاتا ہے اور خواص اوسکے اور کس مرض کے واسطے
مفید ہے تشخیص کئے ہین — لیکن بہی ذکر اوسکا اوسی طور سے کرتا
ہے بس اس بیان سے صاف ظاہر ہے کہ اوس وقت کے آدمیونکو
ترکیب شکر بنانے کی معلوم نتہی — چونکہ مسلمانون کو ترکیب اوسکی
معلوم تہی انہون نے اوسسے بہت سی چیزونمین ملاکر دوائین کین..

باب چھٹا

کہ پہلے لوگ نہ جانتے تھے طیار کیا ہے — اگر ہمارے حکما عربی زبان سیکھین اور کتابین حکماء عرب کی مثلاً میسو گبرارس ادروس او البوسینہ کی پڑہین تو بے شک اون سے فایدہ اوٹھاوین — مسلمانون نے دوا کے باب مین اکثر صورتین نزاکت کے ساتھہ تشخیص کی ہین حکمت ارسطو کی اوسمین بہی داخل ہے اگرچہ وہ ہیوکریٹیز کے سادہ طور پر نہین پہر بہی مسائل گیلن کے جسمین بہت سے اختلاف ہین معلوم ہوتا ہے — معالجات مین اطبا انکے بڑی احتیاط اور غور کرتے تہے — وہم اور جہل اونہون نے لوگون کے مزاج پر غالب پاکر ہر طور سے بہکانا اختیار کیا فالین اور تعبیر مین نجوم کی دوائیون کے ساتھہ کام مین لائے — حالت مرض مین مقام اور اشکال ستارون کے دیکھے جاتے تہے اور حکیم علاوہ نسخون کی تعویذ گنڈے بیمارون کو دیتے تہے

یہہ تہا حال علم ریاضی ہیئت اور طب اور حکمت کا اوس زمانہ مین کہ عروج اہل اسلام کا تہا تواریخ اہل اسلام سے حال ترقی علم کا اور باب مین بشرح نہین معلوم ہوتا — انہون نے ترقی علوم کی بہت تحریف کی ہو مگر جب تک اور ملکون کے علوم مقابل اونکے مذکور نہون یہہ ماجرا خوب نہین منکشف ہوسکتا معہذا توجہ اونکی زبان کیطرف فقط اسبات سے معلوم ہوتی ہے کہ بہت سکوریل مین ایک اوپر دو سو رسالون صرف اور نحو کا نام ہے یہہ توجہ نسبت زبان عام مروجہ دارالاسلام کے تہی لیکن بغداد مین کہ بزرگ جائے علم کی تہی کلام ان لوگون کا نہایت دلچسپ اور لطیف اور شیرین ہے

تہا بعض اوقات مین اہل اسلام علوم وفنون مروجہ غیر ملک کے حاصل کرنے مین مشغول تہے لیکن اکثر لوگ اونہین کافر جانکر اوس امر سے باز رہتے اور اس سبب سے اشعار اور تواریخ یونانی اور رومی سے واقفیت پیدا کی — ترقی علوم کی مسلمانون مین بہت تہوڑی ہی تہی مگر بلحاظ اس بات کے کہ اگر وہ طرف علوم کے توجہ نکرتے تو بہت سے علم زمانی سابق کے روے زمین سے اوٹہہ جاتے نے چاہئے کہ ہم اونکے ممنون اور شکرگذار ہو دین — جب تک کہ سلاطین یورپ کو تمیز علم کی نہ تہی وہ مسلمانون کو جاہل سمجہتے تہے مگر کہ یورپ والون کی طبع طرف علم کے راغب ہوئی تب اونہون نے اونکی قدر درباب علم کے کی — بہت سی اصل کتابین یونانی زبان کی جاتی رہین پر ترجمہ اون کے عربی زبان مین موجود ہین مثلاً پانچوان چہٹا اور ساتوان مقالہ تراشِ مخروط کا ابو لونیس پرجیس کا ایک حصہ جبلن کی شرح کا کہ اوسنے بوکرٹیس کی کتابونکا لکہا ہے — یورپ کی اور ولایتو مین

پہلے اسکے حکم خلیفہ ولید کا کہ تمام دار الاسلام مین عربی زبان رایج ہووے مذکور ہوچکا ہے ہندوستان کے جزیرون سے ولایت پرتیس تک جو شی علم یا مذہب سے تعلق رکہتی زبان عربی مین لکہی جاتی تہی کاروبار سرکاری بلکہ تمام معاملہ لوگونکی اور گفتگو اسی زبان مین ہوتی تہی اس سبب سے زبان سریانی اور کاٹک متروک ہوگئین معتقدین اسلام کو سوا عربی زبان کے کوئی اور زبان پسند نہ تہی — یونانی زبان جسسے معاملات ملکی اور عدل و انصاف اضلاع نیوان مین ہوتا تہا بعد فتح اسلام کے رواج اسکا نرہا — یہہ زبان بیشتر سے بسبب آمیزش رومی وغیرہ زبانون کی بگر گئی تہی جن دنون بادشاہ کانسٹنٹائن نے شہر قسطنطنیہ کو آباد کیا تہا لیکن جب وہ شہر مسلمانونکے ہاتہہ آیا وہانکی زبان بالکل بدل گئی اضلاع شمالی افریقہ مین زبان عرب کی رایج ہوئی اور محاورات قرانی لوگونکی بول چال مین مستعمل ہوئے

باب چھٹا

علم اٹلی نے پہلا سپین کے شعراء قدیم کو خیالات لطیفہ اور تشبیہات نادر مسلمانون کے اشعار سے معلوم ہوئے اور قافیہ کہ اندنون شعر کی جان ہے انہین سے اختراع ہوا عربی کتابون سے قصون کو کہ اون زمانونمین یورپ مین لکھے گئے رنگینی اور زیبایش حاصل ہوئی — پیش ازجا نے عیسائون کے بذریعہ جہاز کے ایشیا مین لوگ حسن تحریر عربی زبان سے واقف نہ تہے — آٹھوین صدی عیسوی مین اہل اسلام نے حکام سپین پر فتحیاب ہوکر اوس ملک کو آباد کیا اس سبب سے وہان کے پرانے قصونمین اور عربستان کی کتابونمین بہت مشابہت ہے حسب الحکم سلطان شارلمین کے عربی زبان کی کتابین اصل تہین یا ترجمہ واسطے رعایا مختلف اضلاع سلطنت کے ترجمہ ہوئین — حکمت ارسطو کی نے یورپ مین رواج پایا — ارسطو کے منطق سے مسلمانونکو دلایل اور تراکیب مباحثہ کی یہودیون وغیرہ کفار کے ساتہہ ہاتہہ لگین — اوسیکی تصانیف سے عیسائی پادریون کو بہی وضع تقریر کی معلوم ہوئی انہون نے مذہب کو منطق سے ملاکر ایک وہمی طریق مذہب کا اختراع کیا

اہل اسلام کہ جزیرہ سسلی اور افریقہ مین بستے تہے ملک نیپلس اور کلابریا یعنے جنوبی اضلاع اٹلی کو زرریز اور مطبوع دیکھہ کر قصد فتح کا کرتے تہے صفحے تواریخ کے اوس زمانہ کے لڑائیون سے بہرے ہوئے ہین — شہر سلرنم کہ سمندر کے کنارہ پر واقع ہے خاص وہ جگہ ہے کہ تسخیر کرنا اوسکا مسلمانون کو منظور تہا — باشندے وہان کے اہل اسلام کو مبلغ زر دیتے تہے کہ آپس مین امینت اور صلح رہے رفتہ رفتہ ایک مدت مین مسلمان اور عیسائی باہم متفق رہنے لگے — اور علم وفن مسلمانونکا

 اٹلی مین شائع ہوا شارلیمین نے ایک مدرسہ نوین صدی عیسوی مین بیچ سلرنم کے بنایا — یورپ مین اول یہان طبابت سکہلائی جاتی تہی دور دور اضلاع یورپ کیسے طالبان علم اس مدرسہ مین واسطے تحصیل طب کے آتے تہے کتابین جبلن اور ہیموکرتر کی سکہلائی جاتی تہین اوس زمانہ مین کہ رواج نظم وشعر کا بہت تہا اور کتب دینی اور منطق نظم مین تصنیف ہوتی تہی ایک کتاب بیچ طب کے سلرنم کے حکیمون نے ہی روبرٹ ڈوک نارمنڈی کے نام سے نظم و اشعار مین لکہے

اہل ترکستانکو بلحاظ علوم مختلف ملکو نکے اکثر لایق بیان کے کم جانتے ہین پہر بہی بیان کرنا علم کا کہ وہان رایج ہے پسند خاطر معلوم ہوتا ہے جو لوگ کہ زبان ترک سے بخوبی وقوف حاصل کیا چاہین لازم ہے کہ اول عربی اور فارسی زبانونمین مہارت پیدا کرین — رد لیسر کہ علمائ کلان سے تصور کیا جاتا ہی تصدیق اس قول کی کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ طالبان ترکی زبان کے جب تک علم فارسی اور عربی سے بہرہ نرکہین اس زبان کو بخوبی نہین سیکہہ سکتے — ازبسکہ اہل ترکستانکو علوم فرنگ سے نفرت تہی جسقدر او نہین ترقی کرنی چاہئے تہی نہ کی — لیکن بعضے عالم ترکستان کے خواہان علم کے ہوے اور پاس مذہب کا نہ کرکر یورپ کی زبانونمین استعداد حاصل کئے — ترکستانمین منطق ارسطو کے کمال سعی و تردد سے سکہلائے جاتے ہے اور استعمال قواعد منطق کا تقاریر مطالب مین مطلوب لوگونکا ہی — بلاغت کہ وہان جاری ہے تین حصون مین منقسم ہے اول مین حروف تہجی اور صیغہ اور الفاظ کا بیان ہے — دویم مین طرح طرح کی عبارت

عبارت اور رنگینی کلام مضامین کا ذکر ہے — تیسری قسم مین اوصاف نظم و نثر کا مذکور
ہے — سوا اسکے تحصیل علم اخلاق کی سب پر مقدم جانتے ہین — قران
اور حدیث اور اونکی تفاسیر اور شروح مین مسائل اخلاق کے عموماً مذکور
ہین — لیکن اور کتب اخلاق مین تمام صورتین اخلاق کی اور ذرہ ذرہ اونکی
خوشش اصلوبون کا بیان ہے. بعینہ اسی طور پر کہ جواب مضمون لکھنے والے
انکلستان کے لکھتے ہین — مقولے سلیمان کے اور پندار سعدی کی اور گلستان
سعدی کی منجملہ کتب اخلاق سے ترکستانمین نہایت مشہور ہین —
اکثر لوگ فرنگستان کے اہل ترکستانکی جلد ہی حساب مین دیکھہ کر متحیر ہوتے
ہین — جاننا چاہئے کہ ریاضی اور ہندسہ اونکے ہان بڑے غور سے
سیکھتے ہین اور انمین بہت مشق اور ضبط پیدا کرتے ہین — افلاطون کا
مقولہ کو یعنے بدون ریاضی کے حکمت آنی دشوار ہے درست جانتے ہین
— اہل ترکستان نے علم کیمیا اور طب اور تشریح بدن اور حال اشجار
اور نباتات مین اوسے زیادہ ترقی نہین کی کہ بیچ اور ولایتون دار الاسلام
کی ہوئی تہی — کم جاننا علوم کا خاص علم طبیعی کا اسیسے بخوبی ظاہر ہوتا ہے
کہ وہان کے لوگونکو اوسقدر تلاش پارس پتہر کی ہے اور اوسکا یقین ہے
کہ جسقدر فرنگستانمین زمان سابق مین تہا

ترکستانمین تعلیم علم ہیئت کی اوپر قاعدہ ٹالومی کے ہے زمین کو ساکن
جانکر آسمان اور ستارونکو متحرک مانتے ہین — اونکی زبان مین لالنڈ
صاحب کے تیرونکا ترجمہ ہوا ہے مگر اونکو پہلا قاعدہ پسند ہے — آلات
کہ علم طبیعی سے تعلق رکہتے ہین انہین کم معلوم ہین اور بعض آلات نا بند

 کہلونونکی خانتے ہین — دوربین اور خوردبین اور آلات الکٹریسٹی سے کوئی بڑا فایدہ نہین اوٹہاتے بلکہ کمپاس کو بہی جہازرانی کے کم بہت کام مین لاتے ہین

محمد صلعم نے بلحاظ اسکے کہ جب لوگون کے مزاج پر وہم غالب آتا ہے تو جہوٹی اور فریبی کثرت سے ہونگے نجوم کی ممانعت کی لیکن تعصب تاثیر نجوم کا دلونمین باقی رہا چنانچہ ابتک سلاطین قسطنطنیہ جب کوئی کار بزرگ پیش آتا ہے گردشین ستارون کی بڑے غور اور تامل سے دیکہتے ہین جیسا کہ اگلے زمانے کے نجومی فال دیکہتے تہے جب تک نجومی لوگ نیک شگون نہ دیکہین عہدہ جلیل کسی کو عطا نہین ہوتا اور بنیاد کسی عمارت سلطانی کی نہین رکہی جاتی ہے — اونسے اکثر لوگ فریب کہاتے ہین — ہرچند بعض عالم ترکستان کے بطلان ونکا ثابت کرتے ہین لیکن بہتیرے صاحب مال اور مرتبہ کے نجوم پر اعتقاد رکہتے ہین اسی سبب سے وہان وہ جاری ہے فن شعر اور تصویر اور موسیقی مین بہی ترکستان والون نے بہت ترقی نہین کی ترکی اور فارسی اور عربی اشعار مین چندان فرق نہین قواعد اونکے ایک سے ہین اسلئے اہل ترکستان نے نقل شعراے فارسی اور عربی کی ہے بہ سبب ممانعت پیغمبر صلعم کے تصویر اور بتون سے فن مصوری کا جاتا رہا بلکہ اور ممالک ایشیا مین جہان لوگونکو ممانعت کسی نوع کی نہین مگر اس فن مین قصور کرتے ہین دستگاہ نہوئی تصویرین اونکی عمارات اور اشجار اور پہاڑ وغیرہ بے جان دار چیزون سے مخصوص ہین — نقش ونگار بیل بوٹے کہ واسطے زیبایش کے مکانات پر کہنچتے ہین البتہ بڑی نزاکت اور خوبصورتی

باب ساتوان

خوبصورتی کے ساتھہ ہوتے ہین ب ملا ترکستان کے کہ سنت جماعت مین تصویرون سے نفرت رکہتے ہین بلکہ نزدیک اونکے کفر ہے لیکن تمام سلطانی جہنڈے اور جہازون پر نقش جانورونکے کہنچے ہوئے ہین — سترہوین صدی عیسوی مین لوگ گانے کو بطور علم کے سیکہنے لگے اور قواعد اوسکے ترتیب دیئے — شاہزادہ کانٹمیر نے راگ اور سر ترکستان کے جس ترکیب سے فرنگستان مین جاری ہین قلم بند کئے — لیکن بعد اوسکے لوگون نے ایک اور ترکیب اوسکے لکہنے کی ایجاد کی کہ ویسی خوب نہین — قاعدے گانے کے ترکستان مین مقرر ہین اونہین لوگ خوب سمجہتے ہین

اگرچہ واسطے شغل کے امرا وہان کے گانا سیکہتے ہین مگر وہ گانے اچہے اور اوسے کام غلامون کے سے تصور کرتے ہین

آغاز مین اٹہارہوین صدی عیسوی کے فن چہاپے خانے کا قسطنطنیہ مین معلوم ہوا وہان کئی چہاپے خانے مقرر ہوئے مفتی نے فتوے شرع کا دیا اور احکام سلطانی درباب جواز چہاپہ کے نافذ ہوئے اور مفتی کی دانائی کی ستایش کی مگر بعد اوسکے بادشاہ اور مفتی کو ظن غالب اسبابات کا ہوا کہ چہاپنا قران کا خلاف حکم دین کے ہے اور نامناسب ہے کہ وہ کتاب مقدس مطبع مین چہاپی جاوے

باب ساتوان بیچ بیان اسبابات کے کہ مذہب محمدی اب کس حال مین ہے اور کن ملکون مین

فتح ہو کر تیغ زنی اور اسلام کی مذہبیت [illegible] موقوف ہوے گو [illegible]

اور جوش و خروش رعایت مذہب کا بہی انہین سنہ سے کم ہو گیا لیکن کثرت
مسلمانون کی نسبت سابق سے کچھہ کم نہین معلوم ہوتی ہے — اگرچہ نصاری نے
ان مسلمانون پر جو سپین مین تہے بڑی بڑی فتوحات حاصل کین اور سیبیریا مین
مذہب اسلام کی ترقی کو مانع ہوئے تب بہی جنوبی اور وسط کے اضلاع
ایشیا مین اور بہی بیچ ملک افریقا کے رفتہ رفتہ مسلمان زیادہ ہوتے گئے
— کوئی شمار تعداد مسلمانون یا نصاری کا ایسا نہین کیا جا سکتا جو مقرون
بصحت ہو لیکن بلحاظ اون ملکون کے جہانکہ مذہب محمدی اور عیسائی کا رواج
ہے ہم عموماً یہہ بیان کر سکتے ہین کہ جسطرح ممالک فرنگ مین مذہب عیسائی
شایع ہے اسیطرح ایشیا مین مذہب محمدی کو غلبہ اور مذاہب پر ہے
اور جسطرح سے کہ مذہب نصاری کی قدر امریکا مین ہے ویسی ہی مسلمانی کی ملک افریقا
مین ہے۔

ملک وسیع تاتار مین
مسلمان کچھہ کم نہ تہے — پرستش کرنیوالے بڑے لاما تبت کے اور بتون
کے بکثرت ہین — ان ملکون مین روس اور یونان کے پادریون نے بت
پرستون کے روبرو مسائل اپنے مذہب کے بیان کئے — اہل سرکیشیا
اور بہیتری اور نسلون قوم تاتار مین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ وہ کوئی مذہب
نہین رکہتے باشندے کریمیا کے مسلمان ہین اور ترکون سے زیادہ تقدیر
کے معتقد ہین — اس ملک مین جسکو جغرافیہ دان زمان حال کی تاتار کہتے
ہین اور جو مغرب کیطرف بحر روس سے کوہستان بلوک تک طرف مشرق
کی یعنی آٹھ سو ستر انگریزی میل اور جنوب کیطرف کوہستان غور سے
حدود ولایت روس تک طرف شمال صحرائے اسیم کی یعنی پندرہ سو میل

نیل انگریزی وسعت مین ہے دسوین صدی سے چودہوین تک فتح ۲۵۵
کرنے والے ممالک اسلام کے بہت پیدا ہوئے تھے اب اسی ملک
مین بہت لوگ مسلمان مین

کشور فسیح الفضائے چین مین جسمین بہت سا ضلع تاتار قدیم کا شامل ہے چین مین
مسلمانون سے کوئی مذہب کے باب مین متعرض نہین ہوتا ہے یورش
مسلمانون کی چین پر درمیان عرصہ خلافت ولید کے ایسی نہ تھی کہ اسپر اطلاق
فتح ملک چین کا کیا جاوے — جب جانشین چنگیز خان کے تخت پکن پر
متصرف ہوئے تب انہون نے طریق بادشاہان چین کا واسطے امتناع
آمدورفت بیگانون کے جاری نہ کیا بلکہ تمام جہان کے ملکون سے رسم
آمدورفت کی مرعی رکھی — عرب البتہ مدت سے راہ خط وکتابت
ساتھ لوگون ان بنادر کے رکھتے تھے جو چین کے جنوب کی طرف [illegible]
اور جنسے وہ تجارت کیا کرتے تھے — لیکن اب ممانعت جانے کی دارالخلافہ
چین مین بھی موقوف ہوگئی اور اہل اسلام نے ملک چین کی تاریخ کی غلطیان کو
درست کردیا اور تقویم مین جو جو سقم تھا انہین بھی سنبھالا — زبان چینیون
کی سیکھی اور پوشاک اور وضع انہین کیسی اختیار کی — جب مسلمانون نے
وہان زور پکڑا تب انکو یہ خواہش ہوئی کہ چینیون کو اپنے مذہب مین
لاوین — تدبیرین جو انہون نے واسطے ظہور مین لانے اس امر کے
عمل مین لائین موافق اقتضائے دانشمندی اور رحم کے تھین — اگر اہل
چین بالفعل انکے نصایح خیر کے ماننے مین اصرار کرتے تو وہ [illegible]
نکرتے تھے بلکہ نوجوانون کو جنکی طبیعت جلد مائل ہوتی ہے تلقین کر

سبب جن بچون کو کہ بے رحم چین والے عاق کردیتے انکو اہل اسلام اپنے سایہ حمایت میں پرورش کرکے مذہب اسلام کی تعلیم دیتے تھے — چین میں اہل اسلام سے کوئی متعرض نہیں ہوتا سبب اسکا یہ ہے کہ وہ اکثر حلیم اور بے شر ہوتے ہیں — بیچ سنہ ۱۰۸۳ اور ۱۷۸۴ کے مسلمانون نے شاہ چین سے منحرف ہوکر ملک میں فتنہ برپا کیا مگر کامیاب نہ ہوسکے اس واقعہ سے ہمکو واضح ہوتا ہے کہ کثرت اہل اسلام کی سالہا سے مذکور میں بیچ ملک چین کے بہت تھے اسلئے کہ بسبب وقوع سرکشی کے جسکا ذکر آیا کین لونگ شاہ چین نے ایک لاکھ مسلمانون کو مروا ڈالا تھا

ہندوستان میں

بیچ ابتدائے ایام تقرر اسلام کے مسلمان جنہون نے ایرانکو مفتوح کیا تھا ہندوستان میں آئے مگر تھوڑے تھا سے اُنمین سے وہان بسے — محمود غزنوی کے عہد سے مذہب اسلام نے ہندوستان میں زور پکڑا — لیکن جیسا کہ ابتدا مین اہل اسلام مغلوبون کو قتل کرتے تھے اور اپنے مذہب مین لاتے تھے ویسا پھر اتفاق نہوا — آبادی ہندوستان مین کثرت سے ہے اور رعایا کو پاس اپنے مذہب کا بہت اسلئے کہ باوجود قتل ہونے لاکھون آدمی کے تیمور کے وقت مین رعایا پھر بہت ہوگئی — بادشاہ اور اہل دربار مسلمان تھے — محمود کے جانشینون نے اقتضاے تدبیر ملکداری یا سببے اعتنائی یا اندیشہ آل کے سبب سے قصد ایذارسانی رعایا کا کیا اور پہلا طریق بت پرستی کا رفتہ رفتہ پھر اسی نوبت کو پونچھا جیسا کہ پیشتر تھا — اگرچہ محمود غوری نے بنارس کو جو قدیم

باب ساتوان

جو قدیم شہر تعلیم و تعلم مذہبی کتابون ہنود کا اور انکا معبد عظیم بہی ہے مسخر و منہدم کیا اور بت شکنی کی تب بہی بیچ ایام فرمان روائی اسکے جانشینون کے ادب شہر مذکور کا کیا جاتا تہا — ہندون کو جو اس شہر کی تیرت کے تئین اگر ایکبار بہی تمام زندگی مین نصیب ہوا ہے اوپر ایسا فرض جانتے ہین جیسا کہ اہل اسلام حج کو تصور کرتے ہین یہہ اجازت حاصل تہی کہ وہ اپنے مذہب کی رسوم کو وہان بلا تعرض کسی نوع کے بجا لاوین بلکہ نظم و نسق بہی بنارس کا وہین کے باشندون کو تفویض تہا اور کسی کشور کشا نے اہل اسلام مین سے باوجود اپنے غرور اور اختیار اور پاس مذہب کے اپنے کسی عہدہ دار کا اس مقام مین قدم بہی رکہنا روا نرکہا — کثرت مسلمانونکی ہند مین ہمیشہ نسبت وہان کے مسلمان بادشاہون اور لاکہون تاتاری اور ایرانیون اور اہل عرب کے جو اوقات مختلفہ مین اپنے اپنے مقامون کو چہوڑ کر واسطے حاصل کرنے دولت کشور مذکور کے آئے تہے ہوئے — قرب حد شمالی اور شمال مایل بمغرب ضلعون ہندوستان کا سات اصلی مقامات ان یورش کرنیوالون کے جنکا ذکر اوپر آیا باعث کثرت اہل اسلام کا ان اضلاع مین ہوا — بوری جو ایک گروہ تجارت پیشہ ہے کشور ہند مین کثرت سے ہین — اگر یہہ دریافت ہو جاوے کہ بوری کارمی ہین اور حسن قاتل کے نسل سے ہین تو یہہ ایک نئی اور عجیب بات قابل داخل کرنیکے تاریخ مین ہو — گروہ الی البیا جا کا بہی ہند مین بہت ہے بلکہ مسلمان ہر فرقہ کے مضافات کشور ہند مین پائی جاتی ہین

واضح ہو کہ مذہب اسلام نے اوپر دل اصلی باشندون ہند کے بہت کم تاثیر

 پیدا کی ہے — ہندو جو مسلمانون سے دس گونہ زیادہ اس کشور مین ہین سوا بعض قوم سکہون کے اپنے ہی مذہب کی رسوم پر چلتے ہین — انکا حال مانند حال قوم یہود کے ہے اسلیے کہ وہ بہی اپنے ہی طریق مذہب پر قایم ہین — عجب ہے کہ باوجود گذرنے ہزارون برس اور ظہور اقبال اور ادبار کے بیچ اطوار اور خیالات مذہبی رعایاے ہند کے کسیطرح کا سر مو فرق نہین آیا ہر چند کہ رسوم اور عادات اور مذاہب مختلف نسل کے آدمیون کی جنہون نے اس ملک پر یورشین کین اور فساد اوٹہائے اور تسلط پایا جداگانہ طور کے تہے — ایک دانشمند مورخ بیچ ذکر حملہ اہل اسلام کے ہند پر یہ لکہتا ہے کہ تمام ہندو رعایا مین سے صرف سپاہی جو قوم ہنود سے تہے زیر ہوئے وہی لوگ جو پہلے زراعت اور تجارت کرتے تہے بعد یورش حملہ اہل اسلام کے بہی کرتے رہے اور جو شخص جس گہر مین رہتا تہا وہین رہا یعنے تجارت و زراعت وغیرہ مین کچہ تبدل واقع نہوا — فتح کرنیوالے کشور ہند کے جو اہل اسلام مین سے تہے اس بات کو بخوبی جانتے تہے کہ انکا فایدہ ذاتی اوپر حمایت اور حفاظت رعایاے ولایت مذکور کے منحصر ہے اسواسطیکہ محنت کشی اس رعایا کی بنیاد انکی کثرت دولت اور قوت کی تہی — انہون نے اسی خیال سے طریق نظم ونسق ملک کا بہ نسبت ہندون کے بہتر مقرر کیا اور گروہ ہنود کو کم کیا — اکبراباد اور دہلی یعنے پایۂ تخت مسلمان بادشاہون کے بیچ مسلمان بمقابلہ کثرت ہندون کے بہت کم تہے — یہی لوگ بہت نظر آتے تہے اور وہی رائے اور اطوار اور رسوم جو انکے آبا و اجداد کے

کی نہین انہین پائی جاتی تہی

معائنہ کرنے تاریخ سکہون کیسے جو پنجاب مین بستے ہین یہہ بات صاف
ثابت ہوجاتی ہے کہ بیچ قوانین مذہب اور اخلاق اور قواعد ملکی اصلی
باشندون کشور ہند کے تغیر و تبدل ممکن ہے — سکہون کے مذہب
مین آمیزش مسائل مذہب محمدی اور ہنود کے پائے جاتی ہے اسواسطیکہ
نانک شاہ بانی انکے مذہب کا یہہ چاہتا تہا کہ ہندؤن اور مسلمانون کے
مذہب مین اتحاد ہوجاوے — چونکہ نانک شاہ اس ضلع مین پیدا
ہوا تہا جو ہند کے اخیر کنارہ پر واقع ہے اور جوکہ حد مذہب ہنود کی اور
آغاز دین محمدی کا ہے اور ولادت اسکی پندرہوین صدی مین جبکہ ہندون
اور مسلمانونمین کمال دشمنی اور نفاق تہا ہوئے تو اوسنے چاہا کہ ان دونو
لڑنیوالے گروہون کو ایکدوسرسے پیوند اتحاد و موافقت کا دیوے —
اسی لحاظ سے نانک شاہ دہرم شاستر اور قران کا ادب کرتا تہا —
ہندون سے کہتا تہا کہ تم بت پرستی چہوڑ کر عبادت اوسی معبود حقیقی کی کرو
جسکی پرستش کا واقع مین تمہارے شاستر کے رو سے حکم ہے —
مسلمانون کو یہہ نصیحت کرتا تہا کہ تم ان حرکات سے باز رہو جو ہندوان کو
بد معلوم ہوتی ہین مثلاً گاؤکشی وغیرہ سے — سوا اسے مسائل مذہبیہ ہنود
اور مسلمانون کے صوفیون کے مذہب کیسے باتین بہی سکہون کے احکام
مذہبی مین داخل ہتین — جس ملک مین کہ سکہون کا مذہب ہے وہان
قواعد برہما کے مذہب کے فروغ نہین پاتے — لاکن غیر مذہب کے
یہان تک ترجمہ قول دانشمند مورخ کا ہوچکا

آدمی کو اپنے مذہب مین اور موقوف کرنا امتیاز کا مختلف ذاتون مین سے اور کہانا ہر ایک قسم کے گوشت کا سوائے بعضے حیوانون کے جو ہنود مین منع ہین اور طریق عبادت کا اور میلان طبیعت تمام لوگون کا طرف ہتیار بندی کے اسطرحکے احکام ہین جو ہندوون کے طریق مذہب سے مطابق نہین ہو سکتے اور اسی جہت سے مذہب سکہون کا برہمنون اور اور بڑی بڑی قومون ہنود کو ایسا بد معلوم ہوتا ہے جیسا کہ ارزل فرقہ کے ہندوون کو پسندیدہ — اگرچہ سکہون نے کچہہ مسائل مذہب اسلام کے اختیار کئے ہین تب بہی پنجاب مین مسلمانون کو بہت ایذا پہنچاتے ہین — ادنکو ختنہ نہین کرنے دیتے اور جن چیزونکا کہانا انکے مذہب سے حرام ہے وہ بجبر کہلاتے ہین کتون اور اور حیوانون کو جو ازروئے شرع شریف کے ناپاک ہین انکی مسجدون مین ڈال دیتے ہین اور آواز بلند سے انکو اذان نہین دینے دیتے

جنوب ہند سے مذہب اسلام طرف شرق کی سماترا اور جاوا اور بورنیو اور جزایر سیلیبز اور فلپائن اور سلو تک شایع ہے — چہوٹا سا جزیرہ گوام کا جو ایک جزایر مولاک کا مین سے اور درمیان سیرم اور نیو گنی کے واقع ہے اوسمین تیرہ مسجدین بنی ہوئی ہین حد پہیلنے مذہب محمدی کی طرف شرق کے معلوم ہوتا ہے — ان جزایر ایشیا مین مذہب نصاری اور اور بہت سے مذاہب بہی پائے جاتے ہین — رہنے والے ان جزیرون کے جو لب بحر پر ہین مذہب محمدی رکہتے ہین — بسبب عزم جنگ و جدل مسلمانون کے ایشیا مین مذہب انکا مقرر ہوا لیکن

لیکن شاید ہونا انکے مذہب کا دور دور کے ملکون مین بسبب انکی تجارت پیشگی کے
تہا ۔

ایرانی تمام اہل تشیع ہین ۔ پہلے ایران مین

کسی باب مین ہم بیان کر چکے ہین کہ جب مسلمانون نے ایران کو مسخر کیا تہا تب دین
زرتشت بالکل موقوف ہوگیا تہا ۔ آتش پرست اسوقت یا تو کوہستانون
چلے گئے تہے یا اضلاع مغربی ہند مین ۔ اس وقت مین دو چار ہزار گبر شہر
یزد مین رہتے ہین لیکن انکے محفوظ رہنے پر کچھ جاے اعتماد نہین ہے ۔ یہ
وہ ہر روز کم ہوتے جاتے ہین ۔ بعضے انمین سے مذہب اسلام اختیار
کر لیتے ہین اور کچھ مشرق کی طرف جہان اور آتش پرست ہین چلے جاتے ہین
۔ یہی لوگ تہے اور اور اضلاع ہند مین بہت مالدار اور معزز تاجر اور زراعت
کرنیوالے ہین ۔ انکا ایک گروہ علیحدہ واسطے بجا آوری رسوم اپنے مذہب
کی اور خبرگیری مساکین انکے قوم کی ہے مگر وہ بے تکلف ہندوون اور عیسائی اور
یہودیون سے صحبت رکھتے ہین ۔ آغاز مذہب محمدی سے پندرہوین
صدی تک کبہی کثرت اہل تسنن کی اور کبہی اہل تشیع کی ایران مین ہوجاتی تہی
۔ ۱۴۹۹ ع مین اسمعیل پہلے بادشاہ خاندان صفویہ کے نے مذہب شیعہ کو
تمام ایران مین مقرر کیا اور اس وقت سے ابتک باعث ہر ایک لڑائی کا
جو ایران مین ہوئی پاس مذہب مذکور کا بیان کیا گیا ہے ۔ چونکہ اس
پاس کے ملک ایران کے سبب اہل تسنن سے معمور ہین تو ایرانی قطع نظر
اس بات سے کہ واسطے یورشہاے اوپر ترکون یا افغانون یا تاتاریون کے
طلب کیے جاوین یا واسطے مقابلہ اور مدافعت قومون مذکور الصدر کے
اور بخیال اسباب کے کہ مذہب اہل تشیع کا ہمیشہ بیچ خطر معدوم ہوجانیکے

تو وہ لڑنیکے لئے ہر آن مستعد رہتے ہین۔ نادر شاہ نے بیچ عہد اپنی فرمان
روائی کے اسباب مین کوشش کی کہ تمام ایرانیونکو اہل سنت کے مذہب مین
جو اکثر اہل اسلام کے ملکون مین رایج تھا لا دے۔ وہ خوب جانتا تھا
کہ اگر اتحاد مذہب ہو جاوے تو میری تدبیرین واسطے فتح کرنے تمام دنیا کے
بخوبی اور باسانی وقوع مین آوین گی۔ لیکن یہہ کوشش سودمند نہوئی اور
لوگ ویسا ہی اپنے مذہب قدیم پر قایم رہے جیسے کہ پیشتر تھے۔ اکثر اوقات
اہل ایران بروقت کمان کھینچنے کے کہا کرتے تھے کہ خدا کرے یہہ تیر حضرت
عمر کے دل پر جا لگے اور جبکہ کوئی مسافر زبان حال کا اس کشور دلکشا مین
جاتا اور اثنائے گفت وگو مین درباب مذہب اسلام کے ساتھہ کسی بااتمیز با
اہلیت شخص ایرانی کے تعریف حضرت عمر کی اسطور پر کرتا کہ رتبہ انکا اور خلفا
سے زیادہ ہے تو وہ شخص دلمین تو معقول ہو جاتا مگر تعصب کے سبب یہہ جواب
دیتا کہ ہان جو کہتے ہو وہ سچ ہے لیکن پانچ چہ وہ چنان جو نہین تھے
درمیان تمام عہود و مواثیق کے جو بیچ ایرانیون اور ترکون کے ہوتے ہین
یہہ شرط کی جاتی ہے کہ اہل تشیع کو مکہ معظمہ کی حج کی اجازت ہے لیکن
چونکہ بغیر ظاہر کرنے ادب کے تین پہلے خلیفون کے نسبت حج نہین کیا
جا سکتا تو وہ ایرانی جو بہت باایمان ہین قصد حج کا نہین کرتے لیکن بعضے
متعصب لوگونکو انمین سے یہہ بات مانع حج کرنیسے نہین ہوتے اسلئے کہ وہ یہہ
تصور کرتے ہین کہ بظاہر ادب کرنا دشمنون کا اسقدر گناہ نہین ہی جیسا کہ
غفلت کرنا تعمیل احکام مذہب یعنی حج کرنے سے۔ اکثر آدمی رہنے والے
ایران مین سے فقط مشہد مقدس مین جاکر زیارت روضہ مقدسہ کی جو نزدیک ہے

نزدیک کوفہ کے ہے کہتے ہین اور حضرت امام حسین کی قرار پر بہی جو مشہد حسین ۲۶۳
کوفہ سے تیس۳۰ میل نزدیک کربلا کے واقع ہے جاتے ہین — تہوڑا عرصہ ہوا
کہ یہہ دونو مقام ترکون کے قبضہ مین تہے اور شاید اب بہی ہین — زائرون
سے ترک بہت محصول لیتے ہین — ہر سال بطریق یادگاری شہادت حضرت
امام حسین کی رسم تعزیت داری کی بجالائی جاتی ہے اور ایرانی انکے نام کا
اسقدر ادب کرتے ہین کہ بیان سے زیادہ ہے — بسبب آنے بڑے
بڑے نذرانون اور تحایف کے جو زائران مکانون مقدس کے لاتے ہین
تمام قبرین اُن اولیا کی جنکو اہل تشیع مانتے ہین بہت خوب آراستہ اور مزین
ہین — اوپر روضہ حضرت علی کے جو ایک مقام بلند پر واقع ہے ایک
تانبے کی برجی جسپر سونے کا ملمع ہے بنی ہے — جب شعاعین آفتاب کی
اوسپر گرتی ہین تب پانچ یا چہہ میل کے فاصلہ سے وہ بہت چمکتا ہوا معلوم
ہوتا ہے — یہہ دو تین شعر اسی روضہ کی شان مین ہین — زہے
صفائے عمارت کہ در تماشایش بدیدہ باز نگردد نگاہ از دیوار زذرہائے
پریشان شعاع نور فشان نجوم نیلے مدد آسمان در دسیار. گلے است
در چمن صنع شکل قبہ او کہ عرش داشتہ بر دور او ز کنگرہ خار از آن
زمان کہ فتادش نظر بشمسہ او شدہ آفتاب پرست آفتاب حربا وار —
الغرض اسقدر آرایش و زیب و زینت اس مکان کی دلالت اسبات پر
کرتی ہے کہ شاہان ایران بدرجہ کمال معتقد حضرت علی کے ہین —
جو جو بادشاہ کہ حضرت علی کے خاندان سے ہوا اسنے واسطے مصارف
اس مکان کے کچہہ ملک کی آمدنی یون سے مقرر کردیا

سیر الاسلام

۳ بیچ ملکوں الجیرز اور ٹونس اور ٹری پولی اور کنارہ شمالی افریکا کے حاکم مذہب
محمدی رکھتے ہین اور رعایا مین سے بھی اکثر لوگ — عربستان اور مصر سے
مذہب اسلام اضلاع شرقی اور غربی افریکا مین اور وہان سے جزیرہ مدغاسکر
تک شایع ہوا — مورڈ کو مین سب لوگ مسلمان ہین — بیچ اور ضلعون
مغربی اربری اور درمیان ہتیری اندرونی ملکون افریکا کے عربی زبان بولی
جاتی ہے اور لوگ قران پر اعتقاد رکھتے ہین — سواے بعضے اضلاع
جنوبی ممالک مغربی افریکا کے بہت کم مد طرف جنوب بڑے دریاؤن
کے بستے ہین — بیچ اضلاع مغربی اور قلب افریکا کے اگر ہم ایک خط کو
دریاے سینی گل سے تا بہ چھوٹی ولایت گدیوبا کی جو مورون سے اباد ہے
تصور کرین تو خط مذکور ان ملکون کو جنمین بُت پرست رہتے ہین مسلمانون
کے ملکون سے علحدہ کرتا ہے — گذرگاہ دریاے مذکور کی یہان سے
طرف شمال مشرق کے درمیان نگریشیا کے اور نیو بیا کے دریاے
نیل تک معلوم نہین یہہ بات متحقق نہین ہے کہ ٹم بک ٹو جو بڑی تجارت
گاہ افریکا کی ہے مورون کا شہر ہے یا اہل حبش کا اور مذہب اسلام
گو سب کا مذہب نہو مگر اسمین شک نہین کہ کوئی وہان متعرض اسکا نہین
ہوتا — غالب ہے کہ حکام سلطنت بورنو اور کیسی نا کی مسلمان ہین مگر رعایا
انکی اکثر بت پرست ہے

واضح ہو کہ بسبب آنے اولاد مورون کے سپین سے اور نقل کرنے
عرب کی ہر سال ہجری مین عربستان سے بیابانون افریکا کے مین کثرت
مسلمانون کی بورنو اور کیسی نا مین ہو گئی — مورون مین مسلمان اور

اوپر تنزا جال اپنے مذہب کے نظر کرکے ضرور مغموم وملول ہوتا ہے اسلیے کہ انکے طریق اصلی مین کچھہ اختلال واقع ہوا ہے فقط عادت ایذارسانی کی غیرمذہب کے لوگون کو باقی رہ گئی ہے نہ غسل کرنین واسطے پاک ہونے کے اسقدر احتیاط نہین کیجاتی جتنے کہ ممالک مشرقی مین ہوتی ہے مسکرات اور ممنوعات سے مطلق اجتناب نہین ہوتا اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اعتقاد جوانکو بیشتر ایک ذات واحد پر تہا وہ جاتا رہتا ہے اور وہ مانند اصلی باشندون اُس ملک کے کئی معبود واسطے پرستش کے قرار دیتے ہین اخلاق کے باب مین مور بت پرستون سے بہی بیشک زیادہ بڑے ہین بت پرست افریکا کے بطور وہان کے ہندوون کے تصور کئے جا سکتے ہین لیکن اگر ہندوستان کے مسلمانون کو افریکا کے مورون سے مشابہت دین تو یہہ ایک طعن سمجھی جاوے گی اسلیے کہ مور بہت ہی بدچلن اور بداخلاق ہین مسافران ملک فرنگ جو افریکا مین گئے ہین حبشیون کے طریق مہمان نوازی کے بہت تعریف و توصیف کرتے ہین مگر بسبب اختلاف مذہب کے مور مسافران مذکور پر طنز کرتے تہے

مکہ و مدینہ مین اہل تسنن بہت کثرت سے ہین اہل تشیع کی کثرت خلیج فارس کے پاس ہے سنیون اور شیعون مین جو فرقہ ہین انکے طریق پر اور اہل عرب عمل کرتے ہین لیکن عرب بدوی ویسی ہے یا نبہ مذہب کے نہیتا ہین جیسا کہ تدبیر ملکداری مین نہ لیے قواعد اور ضوابط ہین اور یہہ سرحد ملک ترکون کے یہہ لوگ بظاہر ادب خدا اور رسول کا کرتے ہین مگر انکے مذہب اور اخلاق مین ایسا اختلال آگیا ہے کہ ترک انکو

باعث مرتکب ہونے حرکات کفر کے ملامت کرتے ہین اور یہہ ملامت واقع مین بیجا ہے — یہہ لوگ خوش ہوکر کمال سبیل اعتنائی سے کہا کرتے ہین کہ مذہب محمدی ہمارے سلئے ہرگز تجویز نہین کیا گیا ہوگا اسلئے کہ ریگستان اور بیابان مین پانی تک تو ہمکو میسر نہین آتا پس وضو کرنیکی صورت کیونکر ہوسے روپیہ ہمارے پاس نہین پس خیر ہمسے کیا ہوگی الحق از دست گرسنہ چہ خیر داز پاے شکستہ چہ سیر — حکم روزہ رکھنے کا ان آدمیون کے سلئے جو صائم الدہر ہون لاحاصل ہے اور اگر خدا ہر جگہ موجود ہے تو مکہ معظمہ کو جانے سے کیا فایدہ نکلتا ہے — فرقہ مسیلمہ کذاب کے طرف سے ذکر وہابیون کا نجد مین جین حیات پیمبر خدا کے یہہ اندیشہ تہا کہ وہ مذہب جو بموجب ہدایت قران کے شایع تہا معدوم ہوجاتا — اٹھارہوین صدی کے شروع مین شیخ محمد بیٹا عبد الوہاب کا نجد مین نمودار ہوا اور یہہ اندیشہ اسکی طرف سے عاید کہ مذہب محمدی ترکون کا ناپدید ہوجاتا — بسبب اسکے سعی اور تائید ابو سعید شاہ نجد کے اور بباعث اعانت اسکے بیٹے اور جانشین عبد العزیز کی مسائل مذہبی وہابیون کے تمام عربستان مین شایع ہوگئے — خدا کی وحدت کی یہہ سب لوگ معترف ہین پیمبر خدا کو صرف یہہ کہتے ہین کہ وہ نیک اور صالح تہے مگر انکے ملہم ہونیکو نہین مانتے قران اور حدیث کی بہی وہ قابل نہین ہین یعنے وہ کہتے ہین کہ یہہ کلام مخلوق کا ہے نہ خالق کا — علیٰ ہذا القیاس وہ رسوم مذہب محمدی کے چندان پابند نہ تہے — انکے اعتقاد مین بنانا مرقدون کا بتکلف واسطے یادگاری کے ایک نوع کی بت پرستی ہے اور یہہ

یہ خیال دلمین انکے پختہ ہوگیا ہے کہ منہدم کرنا قبور اولیا کا عربستان اور ایران
مین خدا کے نزدیک ایک کار خیر پسندیدہ ہوگا — انہون نے اسی جوش
مذہب کے ساتھہ جو پہلے مسلمانونمین تہا مسلح ہوکر مسلمانون و نصاری سے
ایکہی طور پر لڑنا شروع کیا — بادشاہان بغداد اور شریف مکہ نے انکے
غارت کرنے مین سعی کی لیکن اسپر کچھہ فایدہ مترتب نہوا — ہر ایک
پرگنہ سے ایسا شور و غوغا برپا ہوا کہ محل بادشاہی سلطان ترک تک
آواز پہونچی اور وہ عبد العزیز کے نام سے کانپتا و گہبراتا تہا — آنا
کاروانیون کا دمشق سے اور لانا میوہ کا عربستان سے قسطنطنیہ مین جو بیشتر
جاری تہا بند ہوگیا — متقی اور صالح مسلمان بگوش خود یہہ سنکر مغموم
ہوتے تہے کہ مسجدون پر جو مکہ مین واقع ہین دست غارت دراز ہوا
اور مخالفون نے نسبت روضہ علیہ السلام کے بہت گستاخیان اور بے
ادبیان کین — لیکن فوج عثمانیون کی نے پہر اس شہر پر تصرف اپنا
کرلیا اور پہیلا دیا اور چیچک کا وہابیون مین بیچ اس وقت کے باعث
محفوظ رہنے مذہب اسلام کا انکے ظلم سے ہوا — عبد العزیز فریب
سے قتل کیا گیا شاید ڈرپوک اور ظالم بادشاہ قسطنطنیہ نے اوسکے قاتل کو
اس امر پر برانگیختہ کیا ہو — عبد العزیز کے قتل ہونے سے عزم جنگ
اور جوش مذہب وہابیون کا جاتا رہا — اب ان غارتگرون سے کوئی
اندیشہ نہین کرنا اگرچہ وہ طریق اپنے مذہب کا برتتے ہین خواہ خفیہ خواہ
علانیہ

بیچ مصر اور شام

ذکر اسلام کا بیچ سلطنت عثمانی

اور ہر ایک ضلع بڑی سلطنت ترکون کے اگرچہ مذہب یونانیون کا ہے

لیکن مذہب محمدی بہت شایع نہین ہے میلان طبیعت حکام ممالک مذکورۃ الصدر
کا بطرف اختیار کرنے بعض رسوم ممالک فرنگ کے تاریخ مذہب اسلام
مین ایک نیا زمانہ ہوگا چونکہ ہنوز آغاز ہے اس میلان کا ہے تو یہہ دریافت ابہی
نہین ہو سکتا کہ عاقبتاً نتیجہ اس میل طبیعت کا کیا ہوگا — ایک دانشمند مصنف
لکہتا ہے کہ بیان کرنا کسی امر کا بطور تعمیم موجب وقوع اشتباہ اور سہو کا ہوتا ہے
خصوصاً جسوقت کہ بیان سیرت اور عادت تمام رعایا یا ایک ملک کا عموماً کیا
جاوے ہے اسلیے کہ سیرت آدمیون کی موجب انکے جدا جدا مراتب اور طبایع اور
پیشہ کے بہت مختلف ہوتی ہے — جسطرح کہ ہر ایک پرگنہ ایک سلطنت
عظیم کا دوسرے پرگنہ سے مختلف ہوتا ہے اسیطرح ہر ایک ان پرگنون
مین کا دارالخلافہ ہے اور دارالخلافہ دربار ہے جہان ہر خاندان کا طریق علیحدہ
ہوتا ہے جسکے سبب سے آدمی اس خاندان کے جدا جدا گروہون مین منقسم
ہوتے ہین — اگر درمیان جنگل کے دو پتی ایکدوسرے کی مشابہ نپائے
جاوین اور اگر دنیا مین دو صورتین بعینہ ایک مانند دوسرے کی نملین یا دو
ایسے آدمی نہ ہاتہ لگین جنکی راے ہر ایک امر پر متفق ہو تو بیان کرنا
عادات اور اخلاق رعایا ایک تمام ملک کا بطور تعمیم کیونکر ممکن ہو سکے لیکن
بغیر مفصل اور مشرح ذکر کرنے عادات اور اطوار تمام رعایا ملک ترکستان
کی یہہ بات مناسب معلوم ہوتی ہے کہ اس طریق مذہب محمدی کو جو بڑے
صالح اور متقی ترک برتتے ہین مطابق قواعد مذہب اسلام کے جو ہمنے
درباب قران کے ایک باب مین پہلے ذکر کئے ہین مقابلہ کرکے دیکھین
اعتقاد جمیع ترکون کا خدا کی وحدت اور رسالت پیغمبر پر جو برحق ہے سبب

ذکر اسلام کا ترکون مین

ذکر اعتقاد ترکون کا

سب انبیا سے تھے علانیہ ہے وجہ اسکی یہہ ہے کہ مسلمان یقین کرتے ہین کہ دل
سے اعتقاد کرنا اور بوحدت خدا کے اور رسالت اسکے پیمبر کی وسیلہ انکے دخول کا
جنت مین جلد یا بدیر موجب درجہ اعمال انکے کے ہوگا — جب یہہ صورت
ہو تو قیاس مقتضی اسبابات کا ہے کہ بہت کم آدمی ایسے ہونگے جو اعتقاد خدا کی
وحدت اور پیمبر کی رسالت کا نکرینگے اسواسطیکہ یہہ ایک آسان اور تسکین
بخش صورت حاصل کرنے جنت کی ہے اور جبکہ یہہ دو امر تسلیم کئے گئے تو اکثر
وہ باتین تصوف کی جو ان دو امر مذکور مین شامل ہین موجب مباحثہ کے ہوئین خصوصاً
چھوٹی چھوٹی تکرارین نسبت احکام تقدیر کے بہت کی گئین ہین مگر انسے کچھہ نتیجہ شافی ذکر تقدیر کا
نہین نکلا — پیمبر خدا فرماتے تھے کہ سب امور تقدیر سے متعلق ہین —
زمان سابق کے اماموں کے قول پر اعتماد رکھہ کر مفتی بیان کرتے ہین کہ جو شخص
بشر کے اختیار خیر و شر کا انکار کرتا ہے وہ از روے مذہب کے گنہگار
اور لایق مار ڈالنے کے ہے — مگر بخلاف اسکے اہل اسلام تقدیر کے بہت
قایل ہین اور بشر کو مالک خیر و شر کا نہین جانتے — اعتقاد احکام تقدیر پر
موجب واقع ہونے فتور کا امور خیر مین اور باعث کاہل مزاجی تمام ترکون کا
اور مانع عقل آزمائی کو ہوتا ہے اور آدمی سب انکے خود کچھہ کرین منتظر لطیفہ غیبی
کے رہتے ہین — تقدیر پر اعتقاد رکھنے کی ان لوگون مین دو صورتین ہین
ایک تو یہہ کہ جو امر بشر کو پیش آتا ہے خدا کو پہلے ہی سے معلوم ہوتا ہے
کہ ایسا ہوگا مگر وہ خود کچھہ انمین دخل نہین دیتا — دوسری صورت یہہ
کہ باعث ظہور مین آنے خیر و شر کا وہی خود ہے یعنی اُسیکے حکم سے
یہہ وقوع مین آتی ہین — ترک بیچ اپنے معاملات دنیوی کی بہت تیز عقل

ہین اور اپنے فواید کے بڑہانے مین دانشمندی بہت ظاہر کرتے ہین لیکن
جب کوئی امر شک کا یا دقت اور بلا پیش آتی ہے تو انکے رفع کرنیکے لئے
کچھہ تدبیرین نہین کرتے اس خیال سے کہ مقابلہ کرنا احکام قضا کا کفر ہے
الحق ہاہیچ دلاور سپر تیر قضا نیست — یہہ اعتقاد جسکا ذکر چلا آتا ہی ہرچند
کہ مانع سب طرحکی ترقی کو ہوتا ہے لیکن درماندگی و مصیبت کے وقت مین
البتہ موجب تسکین خاطر کا ہے — اگر کوئی مصیبت مسلمان آدمی پر واقع ہو
یا وہ لوٹا جاوے یا بالکل تباہ کیا جاوے تو وہ بصبر یہہ کہا کرتا ہے کہ
وقوع ان خرابیون کا سرنوشت سے ہے — اس اعتقاد پر رضا ہوکر
متحمل اس رنج کا ہو جاتا ہے جو بسبب ناگہان پیش آنے افلاس کے عین
تمول مین صورت دکھلاوے بستر مرگ پر بھی اُسے کسیطرح کی بیقراری نہین
ہوتی — وہ وضو کرکے نماز اور ادعیہ پڑہتا ہے اور کلمہ شہادت کا
بہرتا ہے اور اپنے بیٹے سے دم واپسین کہتا ہے کہ میرا مونہہ طرف مکہ
کی کردے یہہ کہکر بنے ظہور آثار تکلیف کے اس جہان گذران سے رحلت
کرتا ہے

ترک پابندی رسوم

لوگ نماز وغیرہ کے پابند ہین اور غفلت کرنیکو اُن رسوم سے یا انہین سے حقیقت
سمجھنے کو علامت تیزی عقل و فہم کی نہین خیال کرتے — اسی سبب سے
وہ شایستگی اور لحاظ پیش آتے ہین اور گو کہ وہ اکثر اوقات مرتکب
ایسی حرکات کے ہون جو خلاف مذہب اور اخلاق ہین مگر تب بھی
گفت و گو مین ادب مذہب اور قواعد اخلاق کا کرتے ہین — بیچ
تائید کرنے مسائل اپنے مذہب کے مسلمان آدمی کبھی شرم نہین کرتا

کرتا اور دینداری اوسکی اسکی نسبی ہے یہ تاپید مذکور کے صاف عیان ہو جاتی ہے — گفت وگو مذہب کی ہر آن اونکے زبان پر ہوتی ہے اور اکثر اثنا تقریر مین کلمہ کو پڑہتے جاتے ہین — اگر کوئی مسافر فرنگ کا ترکستان مین جاتا ہے تو اوسے ہر کوچہ سے باربار آواز اللہ اکبر کی سُنائی دیتی ہے اور نام خدا کا ہر ایک کی زبان پر وہان بہت روان ہے

ذکر طہارت دہونے کا

ہر ایک مسلمان جو ترکستان مین ہے باحتیاط تمام حسب قانون محمدی کے اپنے تئین ہر وقت پاک و صاف رکہتا ہے کوئی مذہبی کام خدا کے نزدیک لایق تعریف کے نہین تصور کیا جاتا اگر پیشتر از کرنے اوس کام کے جسم پاک و صاف نکیا گیا ہو — وہ لوگ جو یہہ تصور کرتے ہین کہ ترک پاک رکہنے جسم کیسے ضرورت پاک کرنے اپنے دل کے نہین خیال کرنے غلطی مین ہین مقصود پاک کرنے جسم کیسے یہہ ہے کہ آدمی واسطے اداے فرایض مذہبی کے لایق ہو جاوے اور ترکون کو اسقدر احتیاط اس امر مین ہوتی ہے کہ اگر نماز پڑہتے ہوئے کسی طرحکی چہینٹ اونپر پڑجاوے تو وہ نماز کو موقوف رکہتے ہین جب تک کہ پانی سے یا کسی اور طور سے پاک و صاف نہولین — بسبب حوضون کے جو گرد مسجدون کے ہین اور بباعث حمامون کے جو ہر ایک شہر مین بنے ہوئے ہین مسلمان غسل یا وضو کرنے کے واسطے اداے نماز پنجگانہ کے طیار رہتے ہین

ذکر نماز کا

اوقات معینہ پر موذن رخ طرف مکہ کی کرکر آنکہین بند کرلیتا ہے اور ہاتون کو اٹہاکر اور مکان بلند پر چڑہ کر عربی زبان مین جسمین نماز پڑہی جاتی ہے اذان دیتا ہے مقصود اس سے یہہ ہوتا ہے کہ اور ون کو

۲۷۲ اطلاع آپہونچتی وقت نماز کے ہوجانے کی — ہر ایک ترک اذان کی آواز سنکر بہت ہی انکسار کی صورت مین کلمات عبادت کے پڑہنے لگتا ہے اور سب کام کو چھوڑ دیتا ہے خواہ وہ امیر ہو خواہ غریب — ارکان سلطنت معاملات ملکی کو معطل رکہہ کر نماز مین مشغول ہو جاتے ہین — سوداگر آدمی خریدار سے گفتگو موقوف کرکے دکان ہی مین سجدہ کرنے لگتا ہے — بڑے سے بڑی تعریف جو ایک ترک کی کیجاوے یہہ ہے کہ فلانا ترک واقع مین مسلمان آدمی ہے وہ پانچون وقت کی نماز ہر روز پڑہتا ہے — اس شخص کے حق مین جسپر اشتباہ نماز نہ پڑہنے کا ہوتا ہے یہہ حرکت مضر ہوتی ہے — بدکار آدمی بہی ظاہری رسمون مذہب کیسے غافل نہین رہتے — دو یا تین بار مسجد مین ہر روز نماز پڑہی جاتی ہے — اور نصاری اس انکسار اور فروتنی سے جو وقت نماز کے ترکون کی صورت پر آشکار ہوتی ہے تعلیم ملے سکتے ہین — مسلمان اپنے عمایم کو بہت کم سر سے اوتارتے ہین بلکہ مسجد مین بہی نہین اوتارتے اور عورتین نماز کے وقت مین ایک نقاب مونہہ پر ڈال لیتی ہین — آیات قرانی اور نام خدا اور اُسکے پیمبر — اور حضرت علی اور انکی آل کی سونے کے حرفون مین بیچ دیوارون مساجد کے لکہے ہوتے ہین — نماز کے وقت سب آدمی ایک ہی فرش پر بالاتفاق نماز پڑہتے ہین قطع نظر اس سے کہ کوئی بڑے رتبہ کا شخص ہو یا ادنٰے درجہ کا — بسبب نہ لحاظ کرنے چہوٹائی اور بڑائی مرتبہ کے اسوقت مین مقصود انکا ثابت کرنا اپنے یقین کا ثبات پر

باب ساتوان

اسبات پر ہے کہ خدا کی نگاہ مین سب آدمی برابر ہین — کافرون کے 273
لئے حکم قدم رکہنے کا مسجد مین نہین ہے مگر صرف بادشاہ یا قاضی کے
حکم سے انکو اجازت مل سکتی ہے

جمعہ کے روز جسکو اہل اسلام متبرک سمجہتے ہین وہ اسقدر اجرائے امور ذکر دنیوی سے باز نہین رہتے جیسا کہ نصرانی فرقہ پروٹسٹنٹ کا یکشنبہ کے روز جمعہ کا روز — یہہ روز متبرک شام پنجشنبہ سے شروع ہوتا ہے — اسوقت سے آثار خوشی کے بسبب روشن کرنے چراغون کے اوپر منار مساجد مشتہر کئے ظاہر کئے جاتے ہین — دوپہر کو روز جمعہ کے ہر قسم کا کام چہوڑکر مسلمان مسجدون مین جاتے ہین — اور ایک نماز جو نسبت اور دنون کے نماز کے مخصوص ہے پڑہتے ہین — مشایخ یا واعظ درس کہتے ہین — اسمین تعلیم اخلاق اور آداب کی دیجاتی ہے اور معرفت کا کچہہ مذکور نہین ہوتا — اس اثنا مین وہ اکثر نسبت قبایح تدابیر مملکت اور اہل دربار بادشاہی کے بہی گفت وگو کرتے ہین — بروقت وقوع کسی فساد ملکی کے درس دینے والے لوگون کو برانگیختہ کر دیتے ہین یا انکی آتش غضب کو ٹہنڈا — چنانچہ بسبب خوش تقریری ایک واعظ کی جسنے بیچ مسجد سینٹ سوفایا کے وعظ کہا تہا ایک کم زور اور نفس پرست سلطان کے دلپر ایسی تاثیر پیدا ہوئی کہ اسنے عیش و عشرت حرم سرا کی ترک کرکے ہمراہ اپنی بہادر سپاہ کے ننگری پر تاخت کی — جب مجلس درس آخر ہوجاتی ہے تب ہر ایک شخص اپنے اپنے کاروبار یا شغل مین مصروف ہوتا ہے — الغرض روز جمعہ کا

بیچ بجا آوری اُن فرائض کے بسر ہوتا ہے جنکے لئے حکم شریعت کا ہے
اور مضمون حدیث کا کبھی انکے دلمین سے محو نہین ہوتا وہ یہہ ہے کہ جو شخص
بدون سبب معقول کے تین جمعہ برابر نماز جماعت مین حاضر نہو تو وہ پیغمبر خدا کی
امت مین سے باہر تصور کیا جاویگا — نماز مین اکثر ذکر محامد الہی اور بے
حقیقت ہونے بشر کا ہوتا ہے — مسلمانون کو جناب باری تعالے سے
طلب کرنا آسایش دنیوی کا جو فانی اور زوال پذیر ہے منع ہے — دعا
کے وقت نماز مین فقط یہہ دعا مانگی جاتی ہے کہ عاقبت بخیر ہو —
ترک کسی قانون مذہب اسلام پر ایسی صدق ارادت سے عمل نہین کرتے
ذکر روزہ ماہ صیام مین
جیسا کہ روزہ رکھنے پر ماہ رمضان مین — روزہ خوار بطور ایک کافر
پابندی مذہب کے تصور کیا جاتا ہے اور گواہی دو آدمیون کی اُسکے روزہ
نہ رکھنے پر اُسے قابل مار ڈالنے کے کر دیتی ہے — طلوع آفتاب
سے تا زمان غروب اسکے کھانا پینا ہر ایک شئے کا موقوف رہتا ہے
بلکہ خوشبو سونگھنے کی بھی اجازت نہین ہے — مالدار اور صالح
مسلمان دنکو عبادت اور یاد الہی مین گذارتے ہین — آرام طلب امرا
نیند مین دن کاٹتے ہین لیکن محنت کشون کو تکلیف روزہ رکھنے کی خوب
معلوم ہوتی ہے جبکہ ماہ رمضان شدت گرما مین آتا ہے تب روزہ
رکھنا بہت مشکل ہو جاتا ہے اور معاملات دنیوی دن بھر ملتوی رہتے
ہین لیکن رات کو بازار مین چراغون کی روشنی بکثرت ہوتی ہے
اور مسافرون نے جو قسطنطنیہ کو گئے تھے حال چراغان ہر کوچہ
برزن کا اس مہینے مین بہت تعجب کے ساتھ بیان کیا ہے —

باب ساتوان

قہوہ خانہ صبح تک بند نہین کئے جاتے اور بسبب اسکے کہ نصاریٰ اور ۲۷۵
یہودی دونو وہان جاتے ہین کوچہ اور گلیون مین ہر ایک مذہب
کے آدمی نظر سے گذرتے ہین — ہر شب اس مہینے کے اہل دربار
نوبت بنوبت ضیافت ایک دوسرے کی کرتے ہین — اسوقت
مین ترک پابند حجاب و شرم کے نہین رہتے اور یہی ایک وقت تمام
سال مین آتا ہے جبکہ دوستون اور اقربا مین بالاتفاق مجتمع ہوتے اور
گفت و گو کرنیسے رابطہ محبت اور اتحاد کا زیادہ استحکام پاتا ہے —
عمدہ ضیافتین شب کو کیجاتی ہین اور اگر وہ قانون جس سے موجود رہنا
عورتون کا مردون کے دسترخوان پر منع ہے موقوف ہوجاتا تو
ہنگامہ صحبت خوب گرم ہوتا

ذکر حج کا مکہ کو

ہر ایک ملک مین جہانکہ اہل اسلام بستے ہین حج کرنا مکہ کا نہایت ہے
موجب ثواب مسلمانون کے حق مین گنا جاتا ہے — عورتین اور
عالیمرتبہ آدمی اور وہ لوگ جو اپنے خدمات کو چھوڑکر نہین جاسکتے
بوسیلہ کسی اپنے دوست کے یہہ ثواب حاصل کرسکتے ہین اور یہہ طریق
شرعاً جایز ہے — بادشاہ وقت بہی اس کار خیر مین شریک
ہوتا ہے اور اگرچہ ہر ایک زائر اپنے اپنے زاد راہ سفر کی تدبیر کرلیتا ہی
تب بہی سلطان اعظم احتیاط طرق و شوارع کی کرتا ہے اور چیدہ چیدہ
سپاہی لشکر شاہی کے واسطے محافظت کاروانیون کے مامور کئے
جاتے ہین۔ ہر سال دمشق اور
قاہرہ سے متقی اور عابد مسلمان روانہ ہوتے ہین اور بسبب اجتماع

 ترکون اور حبشیون افریکا اور ایشیا کے صحرا زائرون سے بھرجاتا ہے
— ایکطرف سواحل بحر ظلمات سے اور دوسری طرف دور دور کے
اضلاع مشرقی سے زیارت کرنے والے مکہ کے سفر کرتے ہوئے
نظر آتے ہین — خوف وخطر بیابان کیسے زائرون کو بسبب جوش
مذہب کے کچھہ اندیشہ نہین ہوتا لیکن غارت وتاراج اس گروہ عرب
کے جو آوارہ وسرگشتہ پھرتے ہین اور نہ لحاظ مذہب کا اور نہ خوف
قتل ہونیکا رکھتے ہین انکا ایسا ناک مین دم لاتے ہین کہ زائرون کی
ہمت اور انکے عزم مین خلل واقع ہو جاتا ہے — اثناے حج
کرنے مین انکو خیال تجارت کرنیکا بھی لگا رہتا ہے اسلئے کہ مصرعہ
چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار — بیشمار اونٹ کاروانون
کے ایسی اجناس ہر ملک کیسی لدی ہوئے جاتے ہین جنکے لیجانے
مین کچھہ دقت نہین ہوتی اور جو جلد بک جاتی ہین — مکہ مین فقط انبوہ
زائرون ہی کا نہین ہوتا بلکہ متمول تجار بھی فراہم ہوتے ہین اور بیچ
عرصہ قلیل انکے قیام کے اس شہر مین میلہ مکہ کا اتنا بڑا ہوتا ہے
کہ شاید روی زمین پر اور کہین کم ہوگا — معاملات بڑے سوداگری
کے وہان کئے جاتے ہین اور جلدی اور نہونا شور وغوغا کالین دین کے
وقت اور معتمد ہونا انکا ایکدوسرے کے نزدیک داخل اکسیر مین —
بڑی بڑی اجناس تجارت کی وہ چیزین ہوتی ہین جو ہند مین پیدا ہوتی
ہین یا وہان بنتی ہین اور کاروانی انکو بروقت مراجعت کے مکہ سے
بیچ ہر ایک ضلع ایشیا اور افریکا کے پہنچاتے ہین — یہہ اجناس

باب ساتوان

ہند کی ایسی مختلف الانواع ہوتی ہین کہ ہر ایک ملک کے آدمی انکو ۲۷۷
خرید ستے ہین خواہ وہ تربیت یافتہ اور مہذب ہون یا محض نر
تربیت یافتہ باشندے افریکا کے انکو ویسے ہی شوق سے
ے ہین جیسے کہ عیاش وتن پرور اشخاص ایشیا کے سے وہانسے
تھان بلبل اور چھینٹ بنگالہ اور دکن کی اور شالین کشمیر کی اور سیاہ
ر کی اور ہیرے گلکندہ کے اور موتی کلکاو کے اور دارچینی لنکا
مصالح مولوک کا کے اونٹون پر بار کرکے لاتے ہین

ذکر ان ماکولات کا جو ممنوع ہین

مسلمان ایسے کہانون سے بالکل احتراز
جو حکم قران سے حرام قرار دئے گئے ہین ان کا کہانا سبب
بقدر ضرورت ہوتا ہے بجازت اور بعضے اور سلطانون
استعمال مسکرات کے مسلمانی کے نام کو داغ لگایا لیکن اسطرح
ہت ہی کم ہوئے ہین امام اور فقہا پرہیزگار اور بہت
تے ہین لیکن گروہ درویشون کے باوجود تارک الدنیا ہونیکے
بیشتر اوقات خلاف احکام حدیث کے عمل کرتے ہین

ذکر شراب کا

یہ نہین کہہ سکتے کہ سب ترک میخوار ہوتے ہین لیکن جسقدر
احتراز اور اجتناب شرابخواری سے ملحوظ خاطر تھا اسقدر
ہے جان نثاری بروقت بجا آوری اپنی خدمت مفوضہ
ابانہ میکشی کرتے ہین اور حالی انکی گرمی صحبت کا ساتھ نصاری
ن کے اظہر من الشمس ہے بڑے مرتبہ کے آدمی
خواری کرتے ہین بسبب اندیشہ محتسب کے اپنی حرم سرا میں

۲۰۹ مین مخفی رہتے ہین اور اسطرح سے یہہ حرکت بد انکی نمونہ واسطے اور
لوگون کے نہین ہو سکتے

ایشیا والون کی رائے مین یہہ بات مستحکم ٹہر گئی ہے کہ سارا لطف اور مزہ شراب کا اُسکی خوب نشہ آور ہونے مین ہے ـــ خوشا مستی کہ از میخانہ در بازارم اندازد ـ یکے گیرد گریبان وہ دگر دستارم اندازد ـــ ترک اسی لحاظ سے چھوٹی جامون کو جنسے اہل فرنگ شراب پیتے ہین ناپسند کرتے ہین اور ایرانی جب کمال نشہ مین ہوتے ہین تو واسطے بجا ہونے اس حرکت کے جو اُنسے سرزد ہوئی یہہ کہتے ہین کہ اگر ایک جام مے کا پئین یا تمام قرابہ گناہ دونو صورت مین برابر ہے ـــ سخت نشہ آور شرابین جو زنیٹ اور کورفیو سے لائی جاتی ہین سر بازار بیچے جاتے ہین اور برانڈی شراب لیونٹ مین افراط سے ہے قول آن مسلمانون کا جو شرابخواری کرتے ہین واسطے تسکین ملامت اپنے دل کے یہہ ہے کہ آگ جو ہر تصفیے کو پاک کرتی ہے شراب کی برائی کو رفع کر دیا ہے اور کہ پیغمبر خدا نے کسی مقام مین تخصیص واسطے منع برانڈی کے نہین کی ـــ یونانی جو متصل کی بحر کے جزیرون مین بستے ہین جہانکہ انگور خوب ہوتا ہے بیشتر تجارت مے انگوری کی کرتے ہین ـــ انگورستان اکثر مال ترکون کا ہوتا ہے لیکن وہ خود محنت شراب کشی کی نہین اوٹھاتے بلکہ یہہ خدمت کفار کے لئے معین ہے ـــ حاکم وقت بہی اغماض عین اسطرف سے کرجاتا ہے انکے لئے انگور بونے سے انکی زمین بیچ منع نہین کرتا اور زمین جو تینے والی اور سوداگر شراب کینچے باج

ہے

ذکر افیون کا

ہون کا علما اور مجتہدین کو پسندیدہ معلوم ہوتا تہا — بہت سخت
مباحثے درباب اُسکے حلال یا حرام ہونیکے وقوع مین آئے
استعمال اسکا شرعاً ممنوع نہین ہے اس سبب سے مئی پرست
شراب کا نعم البدل جانتے ہین ع سرِ افیون بسلامت چہ شد ار
سبزی از بزم اگر رفت سیاہی بر جاست — اگرچہ لفظ
ایک کلمہ تحقیر اور تذلیل کا واسطے بد وضع اور بدنہاد آدمی کے
ین ہے لیکن باوجود اسکے اکثر ترک افیون کا استعمال کرتے

ذکر قمار کا

قماربازی حکم شرع سے منع ہے اور ترک اس حکم پر عمل کرتے
رنج سے انکو بہت ذوق ہے لیکن باعث اُسکے مہارت
شغل مین طمع فایدہ کی نہین تصور کیجا سکتی بلکہ کوئی اور امر ہوگا
مرط کرنا کسی امر جزوی مین بہی انکے نزدیک خلاف احکام

ذکر مسلمان کرنیکا

ہے — خواہش اپنی دین مین لانیکی غیر مذہب والون کو مدت
مسلمانون مین سے جاتی رہی ہے اور ترکون کو سوا اپنے مذہب
کے اور جمیع مذاہب سے اسقدر تنفر ہے کہ غیر مذہب والونکو
ہب مین لانا انکو ایک امر کمتر اپنے پایہ سے معلوم ہوتا ہے
بعض اوقات ایک مسلمان مذہب کے جوش مین آکر یا بسبب
اپنے دوست کے جو نصاری مین سے ہو اُسکے سر پر ہات رکہہ کر
ہے کہ اے بار تعالی اس کافر کے سینہ درونی کو نور اسلام سے
اور اُسکے دلمین یہہ خواہش پیدا کر دے کہ وہ تیرے مذہب کو

اختیار کرنے سے — جبکہ مسلمان کسی جوان نوخاستہ سے جو ذی استعداد اور فہیم ہو یہہ کہتے ہین کہ تو مذہب اسلام کو قبول کر تو وہ ایسی انداز سے بیان کرتے ہین جسمین عین مصلحت اور کمال منفعت سمجھی جاوے اور تقریر ایسی رغبت انگیز ہوتی ہے کہ بیان سے زیادہ ہے — تلقین کرنے مین طریقہ علم اخلاق سے تجاوز نہین کیا جاتا اور اگر مخاطب مبہم جواب دے یا خاموش ہو رہے تو یہہ علامت اسبات کے لئے تصور کیجاتی ہے کہ اب زیادہ اس امر مین مخاطب سے گفت و شنود کرنی نچاہئے — مسلمانون کو اگرچہ یہہ اجازت ہے کہ وہ واسطے اعتقاد لانے کافرون کے انکے مذہب پر خدا سے دعا مانگین مگر چاہنا رحمت کا جناب باری سے واسطے انکے شرعاً منع ہے — انکا مقولہ یہہ ہے کہ دعا واسطے اپنے لوگون کے جو پھر زندہ ہونگے مانگنی نچاہئے اور نہ ناپاک کرنا اپنے پیرون کا قدم رکھنے سے اوپر مزار ان اشخاص کے جو دشمن خدا اور مخالف پیمبر خدا کے ہین

گرجے ہر ایک ضلع ترکستان کے نصاریٰ کو اوپر شرط ادا کرنے ایک مقدار زر معین کے اجازت بننے کی حاصل ہے اور طماع ہونا ترکون کا باعث قائم رہنے ان نصاریٰ اور یہودیون کا ترکستان مین ہے باوجودیکہ وہان سکونت پذیر ہین — ان کافرون سے شاہان ترک اور عہدہ دار جلیل القدر بہت روپیہ حاصل کرتے ہین اور حمایت بادشاہی انکو بعد خرچ کرنے زر کثیر کے نصیب ہوتی ہے — طریق تعلیم اہل اسلام کا یہہ ہے کہ وہ پہلے تعلیم و تلقین کرکے لڑکون کے ذہن نشین عقائد مذہب

متعصب ہونیکا مذہب مین

ارے اور یہود کی ڈاہ لیتے ہین اور بچون کو یہہ سکہایا جاتا ہے
نی یا یہودی کو اورون سے بسبب نام گوار کے ممتاز کرلین —
کے ساتہہ اہل اسلام انواع انواع کی حرکات ظلم اور بے رحمی کی
— انکو تو زک کے ساتہہ سواری مین جانا اور بجانا گہوڑون
ریڑ ہنا کلمات حمد کا بآواز بلند اور ہرایک اور کام جس سے
زنا ستفاد ہو منع ہے — انکو اجازت نہوا سنے نئے معابد
ہے اور اگر پرانے کلیسا کے شکستہ مقامون کو درست کرین
مین روپیہ بہرنے سے خرچ فقط درست کرنے پہلی عمارت
رجاتا ہے — مکانات انکے سکونت اور عبادت وغیرہ
بلند نہین بننے پاتے — اگر وہ بازار مین چلتے ہون اور
ت فرومایہ شخص بہی گذرتا ہو تو انکو اسکے لئے راہ چہوڑ دینی
— انکو یہہ بہی حکم ہے کہ لباس مسلمانون کی پوشاک سے
اور سوائے چند شہرون کے انکو گہوڑے پر چڑہنے کی
نہین ہے — اگر ایک نصرانی خود ایک مسلمان کو سزا دیوے
نون وہ مارا جاتا ہے لیکن اگر ایک مسلمان ایک نصرانی کو
لے تو خون بہا دیا جاسکتا ہے — عدالتون مین گواہی
ن کی برابر شہادت صرف ایک مسلمان کے ہے —
قات کے اُنسے ترک لفظ سلام کا زبان پر نہین لاتے
سلام اور اسلام اور مسلمان کا ماخذ ایکہی ہے اور اگر
سلام کے وقت لفظ کافر یا سگ کا نصرانی کے نام پر

اضافہ نکریے تو اُسسے بڑا خوش نصیب جانا چاہئے
ایک خاص فرقہ نصرانی پر ترک اسقدر ظلم و زیادتی روا نہین رکہتے
ذکر فرقہ وہ فرقہ میرن کہلاتا ہے ۔ ملک اہل آدمیون کا کنارہ کوہ لبنان
میرن کا سے ٹری پولی تک ہے وہان سے نشیب پراترتے ہوئے
زمین مختلف اقسام کی اور آب وہوا طرح طرح کی صنوبر کے درختون سے
لگاکر جو پہاڑ پر ہین اور باوجود کثرت برف کے اوپر سپید ہے کہر طرح کے ہین
انگورستان اور درختون توت اور زیتون تک جو نشیب مین واقع ہین نظر آتی ہے موسوم ہونا
اس فرقہ خاص کا نام فرقہ میرن کے بسبب نام کسی عبد یا عابد کے ہی اس گروہ نے پانچوین صدی مین بسبب
جہگڑون کے درباب مجسم ہونے حضرت عیسے کے کلیسا مین فتنہ برپا
کیا تہا ۔ یونانیون نے مسائل مذہبی مختلف اس فرقہ خاص کے
مسائل سے اختیار کے اور خاندان قسطنطین کے بہتونکو اس فرقہ مین سے
قتل کیا اور جلا ڈالا ۔ بارہوین صدی مین مقلدین میرن نے طریق مذہب
کلیساے روم کا اختیار کیا اور مولوتہی لائٹس کی غلطی راے مین
شریک نہ ہے وہ غلطی یہہ تہی کہ مولوتہی لائیٹس کہتے تہے کہ اگرچہ
حضرت عیسے کی ذات مین اوصاف بشری اور یزدانی دونو موجود تہے
مگر طبیعت ایکہی تہی ۔ بڑے پادری کی بزرگی انمین محض براے
نام ہے اسوا سیطکہ پادری لوگ سب پرستش کے اُس سے اور پادری
بنا لیتے ہین اور اُس قانون کو پسند نہین کرتے جسمین پادریون کو
نکاح کرنے سے امتناع ہے ۔ یہہ خانقاہ قدیم کینوبن کی
امام قطب الطاکیہ کا کہلاتا ہے یہہ لقب جان میرن بانی فرقہ

فرقہ سیرن کا تہا — تمام رسوم مذہب کی انمین بلےکسی نوع کی مزاحمت کی
بجالائی جاتی ہین — اونمین نولیشپ اور ڈیر سو پادری ہین — ہر ایک
گانو مین ایک مسجد اور ایک پادری اور زنگ ہے — زنگ رکہنے کی
اجازت نصارے کو اپنے معابد مین بیچ کسی اور ضلع ترکستان کے حاصل
نہین ہے اسلئے کہ آواز زنگ کی منتقی مسلمان کے کان مین کریہہ معلوم
ہوتی ہے — انکو اختیار سبز عمامہ باندہنے کا اپنے علاقون مین
حاصل ہے اور جگہہ مین اگر ایک نصرانی ایسی حرکت کرنے تو اُسکی جان
جاوے

ذکر خیرات اور مہمان نوازی اور مروت کا

خیرات کرنا

جسکے لئے قران مین بہت تاکید ہے ترکون مین ہمیشہ جاری ہے اور یہہ کار
خیر ایک خصلت منجملہ خصایل ترکون کے ہے — رشتہ دار لغایت لدار
ترک کے اور بیگانہ آدمی بہی اُسکی سخاوت سے متمتع ہوتے ہین اور کم
نظر آنا فقرا اور مساکین کا ترکون کے مکان پر باوجود بے انتظامی ملک
کے دلالت کافی اوپر کمال سخاوت ترکون کے رکہتا ہے بیچ ہر ایک
شہر ترکستان کے کاروان سرائین واسطے آسایش مسافرون کے
اور دار الشفائین اور لنگرخانہ وغیرہ تعمیر کئے گئے ہین — اور
راہون مین واسطے رفع احتیاج تنگدست مسافرون کے سرکار
رعایا کی حسن سعی سے سامان مایحتاج کا موجود رہتا ہے — مہمان
داری ممالک شرقی کی اسقدر ہے کہ ضرب المثل ہوگئی ہے — ترکونکو
بیچ دلجوئی اور غمخواری مسافرین کی خیال اختلاف مذہب کا نہین ہوتا
وہ سب سے علی العموم ایکہی طور پر پیش آتی ہین یہی حال نصارے کا ہے

جو محبت کہ نہین امتیاز خویش و بیگانہ کی اصلا نہین کرنے ب
کے رو سے ہر ایک مسافر استحقاق خاطرداری اور دلجوئی اور حمایت کا
رکہتا ہے ۔ اگر کوئی آدمی ایک عرب سے طلبگار اسکی
ہو تو اسکا وحشیانہ عزم ٹہنڈا پڑ جاتا ہے بلکہ وہ اپنی جان
ڈالنے کے لئے واسطے حفاظت اپنے مہمان کے مستعد ہو
انکا مقولہ یہہ ہے کہ آخر پاس بالاتفاق نان و نمک کہانے ک
اور اگرچہ امرائے عالیشان بروقت سرزد ہونے کسی جرم عظیم کے
شخص سے اسکو اپنے گہر مین پناہ نہین دیتے مگر چہوٹے جرمون کی
مین وہ اس مجرم کو اپنے سایہ حمایت مین رکہتے ہین جو ان کے
پناہ لینے آتا ہے

کی فقط بشر ہی کے ساتہہ منحصر نہین بلکہ وہ تمام حیوانات سے ب
کرتے ہین اور قرآن مین یہہ مرقوم ہے کہ حشر کے دن حیوانات سے
بہی باز خواست ہوگی اور عوض اون تکلیفات کا جو انہون نے اس
دنیا مین ایکدوسریکو دی ہونگی لیا جاویگا ۔ ترک بسبب رقت قلبی کے
صید افگنی کو ناپسند کرتے ہین اور پرندون کو بہی بہت ہی کم
مین ۔ اور دوسرے روایت اشخاص کے دریافت ہوتا ہے کہ
خدا ایک بلی کو جسنے گہر مین پرورش پائی تہی بہت پیار کر
بردبار شکل اور سبلے پروایانہ طریق تہی کا مطابق ساتہہ غرور اور
ترکون کی ہے ۔ اگرچہ ترک بلیون کو اپنے نزدیک نہین
دیتے اندر اس امر مین بہت محتاط ہین مگر گہر دن مین پالتے

پر اسقدر نظر عنایت نہین رکہتے — یہودیون کی کتاب سماوی مین
اکثر مقامون کے مرقوم ہے کہ سگان ایشیا کے کتے سے بہت احتراز
کیے ہین — اُس سے چہوئے جانے کو بہت بدجانتے ہین بلکہ نام
کا ایک کلمہ سخت تحقیر کا ترکون مین ہے — اگرچہ کتون کو گہرون
احاطہ مین یا صحن مسجد مین آنا نہین ملتا مگر گلی اور کوچون مین وہ عفونت
ہوئے پہرتے رہتے ہین اور تمام کوچہ کو غلیظ اور ناپاک کردیتے
— لوگ ترکستان کے انہین ٹکڑا کہانے کو دیتے ہین اور ترڑنی
صاحب بیان کرتے ہین کہ اکثر وصیت نامون مین لوگ کچہہ تدبیر
اور انکے کرجاتے ہین — دیہات مین بہ نسبت شہر کے خبرگیری انکے
نے پینے کی بہتر کیجاتی ہے اور گلہ بان اور خانہ بدوش قومین انکو
حفاظت مین رکہتی ہین

ذکر متعدد نکاح کرنے اور طلاق کا

مشرقی مین بموجب قول برک صاحب کے کرنا متعدد نکاح کا اور
دینا مذموم ہے اور اگر کچہہ غلطی قوانین مین واقع ہوتی ہے تو لوگ
حسن عادات کے سبب سے گویا اسکو اصلاح پر لاتے ہین —
مسلمان اُن ملکونمین ایسے فاسق نہین جیسے کہ مالدار نصاریٰ ہوتے
لیکن ترک بیشتر ایک بی بی سے محبت کرتے ہین — طمع انکو طلاق
سے باز رکہتی ہے اسواسطےکہ اگر طلاق دیا جاوے تو بی بی دعوے
اسباب جہیز کا جو وہ لائی تہی کر بیٹہے — باعث طلاق کی اور
ان دو ہوتے ہین ایک تو ناموافقت دونو کے مزاج کی اور
زنا اور یہہ دونو باتین ترکونمین کم ہوتی ہین — باعث اسکا

۲۸۶ یہہ ہے کہ زن و مرد مین اتفاق ہم صحبت ہونیکا کم ہوتا ہے ــ عورتین مجمع
عام مین نہین آتین اور نا کتخدا کوئی نہین رہتا پس ناموافقت مزاج کی اور زنا
کاری کم وقوع مین آتی ہین

ذکر ہادیان مذہب ترک کا

اب حال ہادیان مذہب ترک کا دریافت کرنا چاہئے ــ چونکہ قران
ایک گنجینہ احکام الہی اور شرعی کا تصور کیا جاتا تہا اور خلفا گنجور اوسکے تو وہ
خود ہی ہادی طریق مذہب اور واضع قانون اور منصف بنتے تہے ــ
خدمات امامت اور بادشاہی اور عہدہاے عدالت سب انہین مین منقسم
ہوتی تہین ــ ہمنے ایک اور باب مین بیان کیا ہے کہ سلیم اول نے مرتبہ
خلافت کا حاصل کیا تہا ــ سلطان ترکون کا بہی سلطان دین کہلاتا ہے
یا بادشاہ اسلام اور ظل اللہ ــ کاربرداران خدمات کے جو بادشاہ
کی ذات سے تعلق رکہتے ہین علما کہلاتے ہین ــ یہہ علما تین قسم
کے آدمی ہوتے ہین اول رہنمایان مذہب یعنے امام دوم اہل شرع
یعنے مفتی سوم حکام عدالت یعنے قاضی ــ بڑے بڑے امام
علما مین داخل ہین اور کم رتبہ کے نہین ــ وہ لوگ جنکو بیشتر امور
مذہبی سے تعلق رہتا ہے پانچ قسم کے ہین اول مشایخ جو مسجدون مین
درس و وعظ کہتے ہین دوم خطبا جو بادشاہ کی اجازت سے جمعہ
کے روز خطبہ اوسکے نام کا پڑہتے ہین اور امور مذہبی کو اسیطرح
سرانجام دیتے ہین جسطرح کہ پیمبر خدا اور خلفا کرتے تہے ــ
سوم وہ امام جو اور دنون مین کاروبار مسجد مین کیا کرتے ہین اور جو
ختنہ اور نکاح اور تجہیز و تکفین کے وقت رسوم مذہبی کو بجا لاتے ہین

چہارم موذن — پنجم خادم مسجد کے

مسجد مین تعداد ہادیان مذہب کی مختلف ہوتی ہے — بادشاہی
ون مین ایک شیخ اور ایک خطیب دو یا تین یا چار امام اور بارہ موذن
بیس خادم ہوتے ہین — سوا اسے چودہ بڑی مسجدون قسطنطنیہ کی
طلبا کا اور کار پردازان مذہب پر فایق ہے — ہادیان مذہب کو
سجدون کے مفتیون کی منظوری سے جو دار الخلافہ مین رہتے ہون
لا سے سلطان جو پرگنات مین ہوتے ہین مقرر کرتے ہین —
بہت حقوق دیئے جاتے ہین اسلئے کہ تین سو برس ہوئے کہ وہ
دینے سے معاف ہین اور ضبطی انکے اموال کی ناحق نہین کی جاتی
تمام ولایت ترکستان مین ہادیان مذہب تابع رائے قاضی کے
پر بہت اختیار رکہتا ہے — قاضی کو اختیار مقرر کرنے اور
ون کا اور پہلون کے اور انکے موقوف کرنیکا درصورت وقوع
بد کے انسے یا بباعث انکی بے لیاقتی کے اپنی خدمات کے لئے
ہے — حکام عدالت کو بہی اختیار سر انجام دینے امور مذہبی
ہے اور بسبب تمول اور اس اختیار کے جس سے انکی طاقت
زیادہ ہوجاتی ہی یہہ بات ہے کہ انکا رتبہ اور ہادیان مذہب
مراتب زیادہ ہے — عادات اور اطوار مین کچہہ امتیاز
ہادیان مذہب اور باشندون شہر کی نہین ہوتی وہ سب
یاز ایک مجمع مین بیٹہے ہین اور ایکہی طرح کے کام کرتے ہین —
زیادہ متقی اور پرہیزگار بہ نسبت اور مسلمانون کے نہین ہوتی

 — تاثیر انکے کلام کی دنیاداروں کی ذہن بکقلم اوپر انکے صاحب علم اور ذی استعداد اور نیک اطوار اور اہل ہونے کے موقوف ہے — یہہ لوگ بہت کم معلم لڑکون کے ہین اور بڑون کی تعلیم کا تو کیا ذکر ہے اور کوئی صورت ایسی نہین جس سے وہ ہادی طریق نیک کے سمجھے جاوین — وہ صرف نماز بآواز بلند پڑھتے ہین اور ایسے کام کرتے ہین جو مالک بکنٹے کا خود کرسکتا ہے — ترکون مین رسم کفارہ اور توبہ کی جیسا کہ رومن کیتھولک مذہب والونمین ہوتی ہے نہین ہے — تمام رسوم انکی مذہب کی بلے وساطت ہادیان مذہب کے عمل مین آسکتی ہین اور آسکتے ہین

تاریخ مذہب اسلام

بیان صوفیون اور درویشون کا

مین بیان کرنا کچھہ حال صوفیون وغیرہ کا بہی مناسب ہے — وہ مسلمان جنکو جوش مذہب بہت ہے بنام صوفی اور فقیر اور درویشون کے بحر ظلمات سے لب گنگ تک پائے جاتے ہین ترکون کی سلطنت مین ایسے لوگ بتیس ۳۲ فرقون کے ہین — یہہ لوگ شب و روز اپنا صوم وصلوٰۃ اور تحمل تکلیفات جسمانی مین گذارتے ہین — اور چونکہ وہ بعضی رسوم بطرز عزایم خوانون کے اور وجد و حال کرتے رہتے ہین

ذکر فقرہ انکا

اور کئی گھنٹون بلکہ کئی دنون تک نام اللہ کا متواتر زبان پر لاتے رہتے ہین تو جہلا انکے بہت معتقد ہو جاتے ہین — سلاطین ترکستان نے قصدا انکے دفع کرنیکا کیا تہا لیکن اب ادب کرنا اس گروہ درویشون کا ساتہہ انکے تعصب مذہبی کے ایسا پیوند سخت رکھتا ہے کہ وہ اسکے کچھہ نہین کرسکتے — یہان سے معلوم ہوا کہ ان حاکمون کے اختیار

اختیار کی بہی جو مختار کُل ہوتے ہین ایک حد ہے — اگر بچشم غور ملاحظہ کیا جاوے تو جوشش مذہبی جمیع مذاہب مین اور بیچ ہر ایک قاعدہ حکمت کے یکسان پایا جاتا ہے — بنیاد اس جوشش کی یہہ ہے کہ متعصب آدمی دعوے اپنے ہمکلام ہونے خدا سے بے مزاحمت کرتے ہین — حکماء یونانی اور مسلمان درویش اپنے تئین بری ہوا و ہوس سے جانتے ہین اور دعوے کشف کا رکہتے ہین — حال مسلمانون کے جوشش مذہب کا ہم تمام وکمال نہین بیان کرسکتے لیکن چونکہ مقلدین مذہب اسلام نے اکثر اوقات مسائل صوفیون کے اختیار کئے ہین تو ذکر کرنے مسایل طایفہ صوفیہ سے کچہہ حال جوشش مذہب کا عموماً معلوم جاویگا

ذکر صوفیان اور انکا

صوفی ہمیشہ یہہ تلقین کیا کرتے ہین کہ عبادت خدا کی علی الدوام اور خواہش اس سے بالکل واصل ہونیکی ہمیشہ ضرور ہے اور خدا سب جگہ اور ہر شئے مین حاضر و ناظر ہے — اور وہ صدور جوہر اسکی الوہیت کو ساتہہ خطوط شعاعی آفتاب کے تشبیہہ دیتے ہین اور یہہ جوہر بقول اُنکے ہمیشہ نکلتے رہتے ہین اور پہر اُسی مین جذب ہوتے ہین — وہ واسطے پہر واصل ہونے انکی ارواح کے اُسی جوہر مقدس مین آمین بہر معتے ہین — صوفی کو اسبات پر اعتقاد ہے کہ روح بشر کی اور حیات جمیع مخلوقات کی خدا سے نہین ہے بلکہ خود ایک جُز اوسکا ہے اور حیات اُسیکے واسطے ہے — یہان سے واضح ہوا کہ خالق و مخلوق کی ماہیت مین اتحاد کمال ہے — بہت ریاضت اور غور درکار ہوتا ہے تاکہ مُرید اُس نوبت کو اس دنیا مین پہنچے جسمین خوشی جنت کیسے حاصل ہو

— جو شخص کہ مُرید صوفیون کا ہونا چاہے اُسکو بجا آوری رسو
مذہب اور اخلاق اور آشنا پرستی کی نہایت فرض اور اہم ہے
جب اُسکو عادت ذکر الٰہی کی خوب پڑ جاوے تب وہ طریق نما
ظاہر کا چھوڑ کر بجا آوری رسوم مذہب سے باز رہ سکتا ہے اِسلئے
دل اُسکا ہر آن اُسکی یاد مین رہیگا پس برتنے طریق ظاہ
کچھہ احتیاج نہین ہے — بعد اس رتبہ کے یہہ تصور کیا جاتا
کہ اُسے الہام ہوتا ہے اور وہ ملایک کی حالت کو پہنچ جاتا ہے
غلطیان جو ہمین بیشتر تہین جاتی رہتی ہین اور وہ صداقت کو حا
کرلیتا ہے اور حجاب جسم کا درمیان سے اوٹھہ جاتا ہے اور روح
اُسکی روح پاک مین ملجاتی ہے جس سے وہ تمام وکمال جا
تھے — صوفی اپنے مریدون کو یہہ تعلیم دیتے ہین کہ کہنا ا
صوفیون کا جنھین الہام ہوتا ہے بچون وچرا ماننا لازم ہے
ہے کہ عین ریاضت وعبادت مین جبکہ جسم زمین ہی پر ہوتا ہے
بشر کی حالت خوشی بہشت کیسے حاصل کرے — صوفی ایران
کے اگرچہ بہت مرتاض اور محنت کش ہوتے ہین لیکن اپنی اوقات
اسقدر تحمل تکلیفات مین بسر نہین کرتے جیسا کہ عابد اور زاہد
ہند کرتے ہین — بڑے بڑے صوفی جو مسائل تصوف
کرتے تھے بسبب اپنے علم اور پرہیزگاری کے بہت مشہور
ہوئے ہین — اُن صاحب طبعون مین سے جنھون نے تصوف کو
فروغ دیا ہے شعرا اور سخنور مشہور ہین — ایرانیوا

تا کیطرف رغبت خاطر بدرجہ کمال ہے — نہایت فرومایہ
ن کے بڑے بڑے شہرون کے لکہنا پڑہنا جانتے ہین
ار شعرا سے قادر سخن کے انکی زبان پر ہین بلکہ امی سپاہی
سے نکل کر واسطے بہت خوشی سے سنتے اشعار محبت
ئی خوش آواز گاتا ہو یا قصہ جنگ آپنے بزرگون کا بیان کرتا ہو
نی ہین — وہ لوگ جنکا اعتقاد یہہ ہے کہ ارواح پہر اپنے
یعنے خدا کے پاس بازگشت کرین گے ہر جنکی طبیعت
ح و بدایع شعری کو عطائے خاص ربانی تصور کرتے ہین
جلال الدین کی جسکے اشعار دلکش ہین یہہ قلم بندہی کہ ہر نقشے
اسقدر پتر ہے کہ ادنے سے ادنے پیڑ بہی بیچ تلاش
لگی ہے اور مصنفات جامی کی جسکی ہر سطر روح افزا ہے
شیخ شیراز کے اور کلام خواجہ شیرازی کا ایران کے
عقائد کو شامل ہین — انہین بزرگون کے قول کو صوفی
کیا کرتے ہین اور بڑے بڑے مصنف بہی جنہون نے
مسائل صوفیون کے لکھے ہین انہین شعرا کے کلام
دیتے ہین اور یہہ تصور کرتے ہین کہ سخنور ان
کشف و معرفت تہی — صوفی یہہ تلقین اور تعلیم
درگذر اور پرہیز اور خیر اندیشی سب کی مدنظر رکہنی
ہ بدرجہ کمال معتقد تقدیر کا ہے — انکا اعتقاد
جو خدا سے نکلی ہے بے رضا اسکے کچہہ نہین کرسکتی

اور نہ کرسنے اس امر کیسے باز رہ سکتی ہے جسپر وہ تحریک دیتا ہے مصرعہ
بے رضا ئے تو یکے برگ نجنبد ز درخت ــ بعض اہل تصوف کی
یہہ رائے ہے کہ وجود بشر کا معدوم ہے اسلئے کہ ذات باری مبداء
ہر شئے کی ہے پس ضرور ہے کہ ہمچیز پہلے ہی ہو ــ وہ گروہ صوفیونکا
جو بدرجہ کمال معتقد باز گشت کرسنے ارواح کا مبداء حقیقی کو ہے امید وبیم
روز امید وبیم کا قایل نہین ہے

بیچ ہر ایک ملک مشرق کے جہان تعلیم تصوف کے باب مین دیئے گئے
ہے فقہا نے شکایت تا بتر کرسنے اُس تربیت کے اوپر دل لوگون
کے کی ہے ــ وہ لوگ جو تصوف کے پہلے مرتبہ مین ہین اوپر طریقہ
مقرری مذہب اسلام کے عمل کرتے ہین ــ علما کہتے ہین کہ خطر
عظیم جو بسبب اعتقاد کرنیکے صوفیون کے مسائل پر پیدا ہوتا ہے
وہ یہہ ہے کہ رفتہ رفتہ نوبت ایمان سے کفر پر پہنچتی ہے ــ ایک
اعتراض قوی صوفیون کے مذہب پر یہہ ہے کہ اُنکے مذہب پر اطلاق
لفظ مذہب کا نہین کیا جاسکتا اسلئے کہ واقع مین وہ کچھہ مذہب نہین
ہے ــ جہان کہین کہ مسائل اُنکے جاری ہین دہان اعتقاد اور
ایمان کا ٹہکانا نہین رہتا اور نہ کوئی ایسا طریق معین دین داری کا
پایا جاتا ہے جو سمجھہ مین آسکے ــ اگرچہ اہل تصوف کا مقولہ یہہ
ہے کہ اُنکے مسائل سے بیچ اوضاع اور حال اُنکے معتقدین کے
کچھہ خلل واقع نہین ہوتا مگر واقع مین یہہ بات نہین ہے ــ اُنکے
ذہن مین یہہ بات جاے گیر ہوجاتی ہے کہ یا سداری رسوم مذاہب

مذہب کی محض ایک فرض دنیوی ہے اور رہائی اس بند باشواری سے
بسبب ترقی علم یا کثرت ریاضت کی صورت پکڑتی ہے — یہہ گروہ پیمبر
کی رسالت کا تو معتقد ہے لیکن مسائل کو بموجب انکے تحت لفظی اور
ظاہر معنیون کے تعبیر نہین کرتے مگر معنی مقصود سے غرض ہوتی ہے
— وہ یہہ تعلیم کرتے ہین کہ پیمبر اور انکے جانشینون کو حق تعالے اپنے
وسیلہ درستی اوضاع اور اخلاق خلق اللہ کا گردانا ہے لیکن اہل تصوف
کا یہہ رتبہ ہے کہ وہ ذات باری سے ہمکلام ہوتے ہین پس چاہیے
کہ لوگ انکی صدق ارادت سے متابعت کرین اگر انکو راحت اور
آسایش اپنی روح کی مد نظر ہو

یہہ مسائل جو ہمنے بیان کئے صوفیون کے ہین — غرض مورخ کی بیچ
بیان کرنے ان مسائل کے متعلق ہے اسلیے کہ سب معزز ہونے صوفیون
کے اولاد موسے ساتوین امام کے تحت ایران پر فرمان روا ہوئے
اور دو سو سال سے زیادہ حکمران رہے — اہل تصوف کے نزدیک
یہہ ذکر اس سبب سے عزیز ہی کہ کارمی تہا اور اسپینسر زمان سلف
کی نے مذہب صوفیون کا اختیار کیا تہا اور زمان حال کے فقرا اور
درویش بہی اُسکے معتقد ہین — حکما کی بہی غرض تصوف کے مسائل
سے متعلق ہے اسلیے کہ درمیان بڑے بڑے مسائل مذہبی برہمنان
ہند اور عقلاے زمان قدیم اور اہل تصوف کی بہت مشابہت
پائی جاتی ہے — حکماء ہند بہی اسبات پر گفتگو کیا کرتے ہین
کہ روح بشر کی فنا نہین ہوتی اور کہ وہ خدا مین سے نکلی ہے اور

بیان مشابہت کا درمیان عقاید صوفیون اور معتقدین افلاطون کے

آخر کار بعد تذلیل اور آوازہ گردی کے پھر اپنے مقر اصلی کو مراجعت کرے گی — ایرانی مصنفات فلاطون کی بہت تعریف کرتے ہین اسلئے کہ درمیان طریقہ اہل تصوف اور اشراقین کی بہت مشابہت پائی جاتی ہے — پیشما ازز مانہ فلاطون کے فیثاغورس کہتا تھا کہ روح بشر کی روح پاک خدا کے سے نکلی سب ہے — فلاطون کی بھی رائے یہی نہے اور وہ اسبات پر دلایل لاتا تہا کہ روح جبتک جسم مین ہے تب تک گویا وہ حالت قید مین رہتی ہے اور اس پر یہہ نیتجہ متفرع کرتا تہا کہ آدمی کو لازم ہے کہ ریاضت کرے تاکہ روح کو جسم کی قید سے رہائی دیکر خدا کی روح مین شامل کر دے — ایک بڑا مسئلہ اہل تصوف کا یہہ ہے کہ ذات واجب اور ہیولی الٰہی ہین — یہہ مسئلہ فلاطون کا نہین ہے بلکہ حال کی بہر دی گرنیوالو مسائل فلاطونکا — فلاطون کا قول یہہ ہے کہ جہان مین دو چیز مین ایک خدا اور دوسرا ہیولی اور کہ یہہ دونو ازلی وابدی ہین اور کہ ہستی ان دونو کے ساتھہ ہے مگر وہ دونو الٰہی نہین ہین — مسائل فلاطون کے درباب الوہیت کے ایسے بعید الفہم ہین کہ خود سیسرو جنے اسکی مصنفات کا ترجمہ کیا ہے انکو بخوبی نہین سمجھہ سکا — رسالہ تیمی اُس کے بہتیرے فقرون سے صاف جہان پیدا ہے کہ فلاطون خدا کو خالق دنیا کا خیال کرتا تہا اور جو چیز دنیا کی کہ ہم دیکھتے ہین وہ اسی نے بنائی ہے تو پھر ہر ایک شے بنتی ہے اپنی ذات سے یعنے ترتیب محض

ہے لیکن قابل قبول کرنے اشکال اور تبدل کے ہے لیکن حال کی پیروی
کرنیوالے فلاطون کے یعنے ایم نونی اس اور پلوٹی اس اور اوروان
نے [illegible] حکیم فیثا غورس اور مصر کے پادریون کا اختیار کیا
[illegible]ت واجب اور عالم الٰہی ہے — فقط تصور مین امتیاز
درمیان اُن دونو کے ہو سکتا ہے — لیکن تمام اہل تصوف اور
مقلدین فلاطون کی رائے یہہ ہی کہ ہیولی کچھہ نہین ہے صرف ایک غلطی فہم کی ہے

تمت تمام شد .